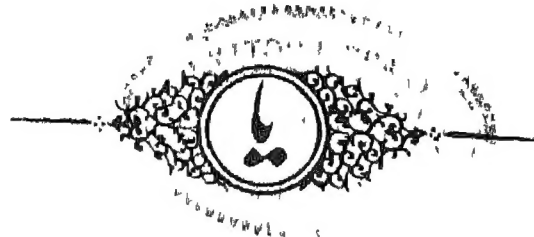




خمخانہ خلد

۲



بوستان رشید



مکالمات حضرت رشید علی الدہلوی

صرف ٹائٹل نظامی پریس کھٹو میں چھپا

مدیر نشر

۱۰۰۵۰

الحمد لله که جلد اول مرثی حضرت ملک الشعراء جناب شیخ مرحوم علی الله

~~~~~ (جکاتایکشی نام) ~~~~~

# نخجای خلد اورنگ پیشانی

~~~~~ ( ) ~~~~~

مرتبہ عجمہ الشعراء جناب شیخ احسن صاحب ید بیرو و جانشین

ملک الشعراء حضرت شیخ مرحوم

~~~~~  
با تمام سید جعفر حسین ملک مطبع

نور الاسلام رکاب گنج قدیم لکھنؤ مطبع گردید

عمر

جلال حقوق مطبع سید محمد جعفر و سید کاو حسین شدید محفوظ بن

قیمت

# اظہار حقیقت

جناب رشید مرحوم کے انتقال کے بعد ہی سے اکثر مومنین اور بالخصوص مرحوم کے تلامذہ برابر متقاضی رہے کہ مرحوم کا کلام شائع کیا جائے۔ مگر مجھے بعض مجبوریاں ایسا روکے ہوئے تھیں کہ تعمیل احکام اجاب سے قطعا قاصر رہا۔ یہاں تک کہ چند حضرات نے تو اپنے نزدیک یہ رائے قائم کر لی کہ ”شدید“ درحقیقت جناب رشید کے کلام کو اپنا کمر بٹھانا چاہتا ہے۔ چنانچہ ناچیز کے بعض مرثیوں کو مرحوم کی طرف منسوب کر کے کافی شہرت دی۔ اگرچہ میں ان بے سرو پا باتوں سے ذرا بھی متاثر نہ ہوا تاہم سرخ اسکا ضرور ہوا کہ دنیا میں ایسے بے بصیرت افراد سے خالی نہیں جو ایک استاد کامل اور ایک مبتدی کے کلام میں منسرق نہیں کر سکتے۔ زمانہ کا یہ حال دیکھتے ہوئے میں نے بھی اپنے کلام کا رنگ بدل دیا۔ پھر بھی ان با وضع حضرات کے خیال نہ بدلے۔ میرے محترم دوست ممتاز الدین اکبرین جناب مولوی سید محمد صادق عرف بن صاحب برادر مکرم مسیح العصر جناب حکیم سید محمد قاسم صاحب عرف صاحب عالم صاحب اور سید جعفر حسین صاحب مالک طبع نور الاسلام نیز دیگر مخلص اجاب نے مجبور کیا کہ مرحوم کے کلام کی اشاعت کا سلسلہ کسی نہ کسی طرح شروع کر دوں۔ اجاب کی خوشی کے خیال سے جلد اول مرتب کر کے خمخانہ خلد تاریخی اور بوستان رشید دوسرا نام رکھ کے مدیہ ناظرین کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آئندہ بھی سلسلہ طباعت و اشاعت کلام جناب مرحوم جاری رہے گا۔ بشرطیکہ کم از کم دوسو فرمائشیں جلد دوم کے لئے اہل ذوق کی طرف سے موصول ہو جائیں۔ اور حسب وعدہ مرحوم کی سوانحی بھی پیش کر کے ان کے فرائض سے سبکدوشی حاصل کر دوں گا۔ اس جلد کے آخر میں کتبوں نے اپنا ایک مہر شیعہ، سلام، اور چند رباعیان اس لحاظ سے شامل کر دی ہیں کہ ارباب نظر انصاف کریں گے کہ دونوں کلاموں میں کتنا فرق ہے۔ اور اہل حسد کا خیال کہاں تک صحیح ہو۔

نیازمند

ہیچوان سید سجاد حسین شدید

حضرت مالک شعر جناب رشید مرحوم

رکاب گنج قدیم

لکھنؤ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۲۰ء

## حکیم ابن حنفیہ حضرت شریف مرہوم

ناظرین کرام! السلام علیکم۔ میں جس بزرگ کے کلام کا ایک مختصر حصہ آپ کے سامنے پیش کر کے نصرت دینائے شاعری کی ایک بہت بڑی ضرورت کو انجام دے رہا ہوں بلکہ آپ کی ملی ارز وادب کا کوپور کر رہا ہوں۔ مناسب تھا کہ انکی سوانح عمری سے بھی کچھ اطلاع دیتا۔ اگرچہ رشید کو اسکی ضرورت نہیں کہ ارباب سخن سے انکا تعارف کرایا جائے۔ سب جانتے ہیں کہ رشید کون تھے تاہم اضافہ معلومات ناظرین کے لئے یہ امر ایک حد تک مفید ہوتا لیکن میری مجبوریان ابھی اجازت نہیں دیتیں۔ خدانے چاہا تو آئندہ اس دلچسپی میں حصہ لوں گا۔ اگر ارباب ذوق نے اس جلد کی کافی قدر کی۔ امید ہے کہ جلد دوم جلد پیش کی جائیگی۔ حسین وہ مرثیہ ہونگے جہاں مقیاب ہونا از محال نہ مانا جائے تو آسان بھی نہیں۔

خانہ ان انیس مرحوم میں انکے نواسہ جناب سید مصطفیٰ میرزا صاحب عرف پیارے صاحب رشید مرحوم علی اللہ مقامہ کی ذات ایسی ہی بزرگی رکھتی ہے جیسے شب ماہ بین درخشندہ ستاروں پر بدر کمال کو حاصل ہو۔ رشید کے پیر بزرگوار کا نام نامی جناب سید احمد میرزا صاحب برہنہ اور بزرگوار جانا۔ سید محمد میرزا صاحب انس دار و نہ علیا حضرت نواب ملکہ جہان صاحبہ مرحومہ تھے جو شیخ ناسخ مرحوم کے ارشد تلامذہ میں ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ رشید کی پیدائش ۱۷۰۱ھ ہجری الاول ۱۷۸۷ء یوم بارش شبہ جملہ بازار راجہ لکھنؤ میں ہوئی اور تحصیل علم میں صغیر سن ہی سے مشغول و متمک ہر بہانہ تک محقور رہے ہی عرصہ میں فنون پہنچری کے علاوہ فلسفہ منطق۔ ادب حکمت۔ فقہ اور علم معانی و بیان میں دستگاہ کمال حاصل کرنی اور علم عروض و قافیہ میں اجتہادی درجہ پر فائز ہوئے۔ علم رمل و نجوم و جفر میں بھی صہارت تامہ حاصل کرنی اور تمام عمل ہوڈ رمل و عاشور ترک نہ ہوا۔ ابھی انکی عمر کا دسواں سال تھا کہ شاعری کی طرف توجہ کمال ہوگئی اور جناب سید حسین مرزا صاحب عشق مرحوم و جناب سید مرزا صاحب عشق مرحوم سے تلمذ حاصل کیا و دونوں بزرگواروں نے ہر بہانہ کھینچ کر کی طرف توجہ فرمائی یہاں تک کہ کسی وقت اپنے سے جلا نہ کرتے تھے اور برابر شعر گوئی کی مشق کراتے تھے۔ تاہم ایک سال کی عمر میں دونوں شفیق استادوں سے سند تادی پائے اور دونوں استادوں کے شاگردوں کی نظروں پر صلاح دینا انہی کے ذمہ کر دی گئی۔

رشید نے اپنی رنگینی طبیعت سے اپنے نانا انیس مرحوم اور اپنے چچا اور استاد قشق مرحوم کے کلام کی طرف توجہ کر کے دونوں جدا گانہ رنگوں کو ملا کر اپنا نیاز نگ پیدا کر لیا اور اپنی خدا داد قابلیت سے اپنے کلام کا ذکر چار دانگ عالم میں بجا دیا علی الخصوص مرثیہ میں بہار اور ساقی نامہ کی ایجاد میں آپ کو اولیت اور زبان کی شستگی و ورنگی میں فضیلت کا شرف حاصل ہوا۔ رشید سے صاحب کمال نے دنیا کے کسی امر میں دلچسپی نہ لی۔ سوائے لوح الہیت کوئی دوسرا کام نہ تھا اور اپنی عمر کے ۳۴ سال اسی شغل میں کاٹ کے ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ یوم پہار شنبہ بوقت صبح انتقال فرمایا اور اپنے گھر کی مسجد کے نیچے دالان میں جہاں اپنی زندگی میں زیادہ تر بیٹھے تھے مدفون ہوئے۔

رشید شہر سے باہر پہلے پہل غالباً سسی تشریف لگے اور اسکے بعد راپور جانے لگے کئی سال تک راپور تشریف لگے۔ لیکن ایک سال حسب معمول طلبی کا تانہ آیا صرف خطایا اسکا عکس ہوا ہو۔ بہر حال بہت نازک فراج تھے۔ ناگوار ہوا۔ پھر باوجود احباب کے اصرار کہ نہ جانا تھا نہ گئے۔ تھوڑے تک کہیں نہ گئے اور نہ جانا چاہتے تھے۔ اسی حالت میں حیدر آباد سے طلبی ہوئی۔ انکار فرمایا۔ گو بہر عسرت میں بسر ہو رہی تھی۔ نواب بہرام الدولہ بہادر چونکہ بہت تدردان تھے موصوف نے مختلف کوششیں کیں۔ آخر کار حکیم میرزا فتح حسین صاحب مرحوم کا ذریعہ (جو رشید کے گھرے دوست) اختیار کیا اور حکیم صاحب موصوف نے یہ جبر رشید مرحوم کو حیدر آباد بھیجا اور بکر بہت رشید مرحوم گئے اور مرتے مرتے یہ وضع باقی رہی۔ مختلف مقامات پر رشید مرحوم تشریف لیجاتے تھے۔ منجملہ ان کے کلکتہ میں نصیر الملک مرزا شجاعت علی مرحوم سفیر ایران کے یہاں پلٹے چھوٹے نواب صاحب کے یہاں صفر آباد راجہ اصغر علی خان صاحب مرحوم کے یہاں سلیم پور راجہ احمد علی خان صاحب کے یہاں تشریف لیجاتے تھے۔ آخر عمر میں بعض شناس عالم نے رنگ زمانہ دیکھتے ہوئے لکھنؤ میں پڑھنا ترک کر دیا جس کا تعلق ان کو بہت تھا اور رہیگا مختلف تدبیریں کی گئیں اور کامیابی نہ ہوئی۔ آخر کار کانپور محلہ بیکا پور میں بھہ کوشش مجلس مقرر کرانی گئی۔ اور بعد مدت و التجار رشید مرحوم کو پڑھوایا اور یوں اہل لکھنؤ نے اپنا آرزو پوری کی۔ لکھنؤ میں رشید مرحوم جس کثرت سے مجلسیں پڑھتے تھے قابل بیان نہیں خصوصاً عشرہ محرم میں صبح کی نماز کے بعد سے دس بجے شب تک سلسلہ خواندگی مجالس جاری رہتا تھا اور مومنین کے اختیاق کی یہ حالت تھی کہ مرحوم کی پالکی سے آگے ہو لیتے تھے۔ سالانہ مجالس کی فہر لکھنا طویل کا باعث ہوگا۔ لہذا صرف ستر مرثیے کی مجلس کا تذکرہ کافی سمجھنا چاہیے۔

مرحوم سجاد حسین صاحب کارخانہ دار زردوزی کے یہاں ہر سال ماہ ربیع الاول کے تیسرے  
اوار کو نیا مرثیہ پڑھتے تھے۔ جو دیندیاں روڈ پر موصوف کے مکان کے برابر کے میدان میں ہوتی تھی  
مجمع کی یہ حالت ہوتی تھی کہ اس وسیع میدان میں تل رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

## زودگوئی

رشید کی زودگوئی کی یہ حالت تھی کہ ایک سال مرحوم مرثیہ نہ کہہ سکے کہ حیدر آباد جانے کا زمانہ  
آگیا۔ نواب صاحب کی تاکید پر فرائض تھی کہ نیا مرثیہ ضرور مرحوم نے حسب معمول سیکند کلاس کا  
پورا کمپارٹمنٹ زود ڈکرایا۔ اور لکھنؤ سے گاڑی کے روانہ ہوتے ہی مرثیہ شروع کر دیا حیدر آباد پہنچتے  
پہنچتے مرثیہ تیار ہو گیا جسکا مطلع یہ ہے۔ ۴ کر بلا میں شہ دالا بہ ستم ہوتے ہیں۔

## حیدر آباد کی مجلسین اور رشید کی معجز نما آواز

مرحوم جس مکان میں پڑھا کرتے تھے حیدر آباد میں ایسا وسیع مکان مناسب مجلس  
شاید کوئی نہیں ہو جو شاد نجانے نام سے غالباً اسلئے مشہور ہے کہ رؤسا کی شادیاں اکثر اسی مکان  
میں ہوتی ہیں۔ اس مکان میں مجمع کی یہ حالت کہ صحن مملو۔ کمرے مملو۔ دالان مملو یہاں تک کہ کونڈوں  
پر لوگ بیٹھتے تھے۔ باوجود اس کثیر مجمع کے رشید مرحوم کی مہین آواز ساری مجلس پر چھائی رہتی تھی  
اکثر حضرات نے تجربہ کیا ممبر کے قریب بیٹھے اور پھر مکان کے آخری دالان میں بیٹھے۔ بعد کو بیان  
کیا کہ ممبر کے قریب رشید کی آواز کا جس طرح سامعین پر اثر ہوتا ہوا تھا ہی آخری دالان میں۔

## رشید کے متعلق غلط فہمی

اکثر حضرات کو میں نے یہ کہتے سنا کہ بہار اور ساقی نامہ رشید کا حصہ تھا اسکے معنی یہ ہوئے کہ  
رشید مرثیہ کے اور مقامات میں مثل بہار اور ساقی نامہ کے کمال نہ رکھتے تھے حالانکہ صاحبان بصیرت  
پر روشن ہو کر رشید نے مرثیہ کے حدود قائم کر دیے اور جس مقام کو شروع کیا بدرجہ کمال پہنچا کہ اپنا حصہ کہہ  
اسکے ثبوت میں موجود امراتی ملاحظہ ہوں اور اسکے بعد آئندہ طلبہ وں میں ہر رنگ کا رشید کا کلام پیش  
کر کے ثابت کر دوں گا کہ ہر رنگ اور ہر مقام کو رشید نے اپنا حصہ کر لیا ہے۔



رنجِ اصغر کا ہر اشکون میں دانی چاہیے  
 تشنہ لب کی نذر کو تھوڑا سا پانی چاہیے  
 آئے ہیں عباس غازی نہ کر کے کچھ دے  
 صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی چاہیے  
 یہ بھج کر کچھ تھے شہ اب بلا لطف حیات  
 یوں بھر اگر تو عمر جاو دانی چاہیے

باباں کو دفع دیا کتنے مشکل نبی  
 چاہئے والدین کو آخر کچھ نشانی چاہیے  
 کچھ رہ جاتے ہیں لب ہر سار پر دفع عیا  
 کہ نہیں سکتے شہر والا کہ پانی چاہیے  
 اکبر اصغر کو حصے عمر میں کیوں کم ہے  
 کچھ میری چاہئے اب کچھ جو چاہیے

بڑے شہ قاصد سے کہنا پیغمبران مارا گیا  
 پاپے پر پیغامِ زم زانی چاہیے  
 تیجِ قاتل سے لائے دیتے ہیں حضرت گلا  
 اب نہیں ہی سپاسِ قاتل سے فرماتے تھے شاہ  
 ایسی وعدہ کی وفا میں جانفشانی چاہیے  
 بمان دعو کے ذرا سے تھوڑا سا پانی چاہیے

کیا کہیں کو نہ چھلپیں تہنگی شامِ غمور  
 بونٹوں کی کھنکھ کی ہو پانی چاہیے  
 اگر مقصد سے بھر جائیگا دامنِ ایشید  
 اسے علی کے لال تیری مہربانی چاہیے  
 کیا لکھیے خاکِ تربت سرورِ نبائے  
 دلیں ایک اور دل کے برابر چاہیے

ہیں شہ غصب میں فوج ہے ہر حساب  
اس وقت زور لگا کر خوشتر بنائے  
ٹوٹے ہیں دل غریبوں کے پانی نہیں ملا  
ہر سو حکمتیں دل صدیقاہ حسین  
مجموعہ جو جو کے در کرتا بنائے

ہر جا کے غرق کشتی امت مجال کیا  
شیر خنجر صبر کو سنگ بنائے  
سب زمین مارو ہیں شے ہر تر  
سب اب بیدیں رہیں گے بنائے  
حداد روئے جاتے ہیں لو کیا ہے  
تسلی صحن کے لیے جو بنائے

شہ دامن رضا خدا کو دیں گے طویل  
انیا فن مزار کی چادر بنائے  
کہ تے ہیں حج اشک ہمارے بنائے  
خوردن کے کان کے لیے گھر بنائے  
اصغر کو لیکے جاتے ہیں شہ کا شہ بنائے  
یو آئینہ ہاتھ سے کیوں کر بنائے

مغفون نکال جاؤ ہزاروں تم سے شہید  
لگے دستہ ان گلوں کے غفور بنائے  
بہا اصغر زندگی کا حوصلہ جاتا رہا  
بچی ہے غافلش اور مشغلہ جاتا رہا

سکے لون ہوئے پست ناکوں بلون بین شاہ کے  
دل جاگیرین جس قدر تھا فاصلہ جاتا رہا  
پیسے عابدین سلاسل کا سینا اسل تھا  
ظالمین کی منفرت کا سلسلہ جاتا رہا  
جب گناہ مارے گئے عباسؑ کی شکل نبی  
بولین صفرا اب دماغے کا لکھ جاتا رہا

کانٹون کے چھپتے عابد کوئی انیا سوا  
زخم پیدا ہو گیا جو آبلہ جاتا رہا  
دو جہن شہ نے دکھایا اپنا زور و اختیار  
اس طرح رو کا زمین کو زلزلہ جاتا رہا  
کچھ مسافر جانبِ بخت کے کچھ سوئے خلد  
کرلابین انتظار ام قافلہ جاتا رہا

نہ کھکی چوبِ بستان سے زلف شکر کیا ہوا  
کیا رسول کبریا سے سلسلہ جاتا رہا  
بجائے شاہ مٹی ہو گیا زینب کا دل  
وہ وطن کا شوق اور وہ دلوں جاتا رہا  
ہن برین صبر کوشش و شوق لکھتے ہوئے  
جاتا ہے دل کو تیر سیریلو کیے ہوئے

اُس فوج سے نہ کیوں دل شغیر پر قوی  
جہاں نشانِ بوقتِ باندھے ہوئے  
میرے گناہ تو لٹی ہے رحمتِ خدا  
قدسی الگ کھڑے ہیں تازہ لپٹے ہوئے  
کہتے تھے شاہ لپٹے تھے کبریا کر دین  
امت کی بھی نجات کھیلو لپٹے ہوئے

جنب قاب کجی سے باز ارشمن  
 ہم لکھ رہے ہیں تھوڑے سے آنسو لئے لئے  
 غم سے لاش لے چلے اکبر کی جبین  
 مان و تک آئی ہاتھوں پر کیویئے ہوئے  
 قحطی سے زخم کھائے نین شاد گلے نین  
 کر بڑھایا جو دل جیسے ہے تیرا پین

کجی کے عجیب اک کین کسانین شے فرمایا  
 علی اس کے زنیہ سے اب کیون تیرے پین  
 نکل آئی پین موہین کو زور و نیم پین  
 خبر معلومی ہے پیہ سے حضرت شکیرتے پین  
 بیان ہو دیئے کجی کے غم و شکر تے پین

فرشتہ دور ہے پین نبرین میں ٹھکے پچھلوان  
 زین کو زلزلہ ہے شاہ خیر گم آنے پین  
 غم کو کہ پین گویا ام بلیا رنج موتی پین  
 کہ پین سے کان تک جب تفریق کیرا تے پین  
 چہ پین پورے غم ہاتھوں پر لاسچ کی  
 پشورین دفن کی کر تے تے پیرا تے پین

کجی کے دل کا پین مدح قیامت کی  
 پین کے غم میں ناواہ شکیرتا تے پین  
 پین ہے جی ناواہ ہے منظور عابد کو  
 فقط اس واسطے تھا غم ہوئے زنجیرا تے پین  
 کہ پین پین اکبر دور سے پین ہر سے اعدا  
 شانے کو رسول اللہ کی تصویرا تے پین

رشدید اچھے ہیں سب اج اور شام و رات میں  
زبان پر لفظ یا اکثر دم تقریر آئے ہیں  
تھا کو نسا صدہ جو تھوڑا گندرا  
دل سے نکلے تھی تھوڑا گندرا  
میں اپنے بزرگ ہوتے دیکھ کر

باج  
پنچام ہے موت کا پیرام پیری  
انسان دوسرے ہے جو گم پیری  
کر صبح کے بعد شام ہوئی ہے شام پیری  
تاریکی کی بجائے شام پیری  
پیری کی بجائے شام پیری  
خیر خیر دلال نہیں رہا نہیں

مشرقی کر کے بیدار شبنم کی  
صبح وہ ہے جس کی کبھی شام نہیں  
رہا ہے  
آخر میں دم نہ سراق پانا ہون پان  
میں سے عدم کی سمت جانا ہون پان  
پیری سے نہیں ہون ہم سفر ہے نزدیک  
دل چھو گیا جھک کے اٹھا ہون پان

رہا ہے  
کیا بات ہے کس غم سے تھک رہا ہوں  
نیت و طاقت میں کمی پانا ہوں  
پیری تو جوانی کے گران قدر نہیں  
کیا بوجھ پیرا ہے کہ دبا جاتا ہوں

گلزارِ شب سے نکلا لکچر  
 پیرا گرا پیرا نہ بھلا لکچر  
 میری پیروی نہ راہِ عالم لکچر  
 مطلق و نہی لکچر لکچر  
 کہ پیرا ہی تو اتنی مٹی ہے نہ لکچر

دست ہے جدائی کا الم باقی ہے  
 اک علم ہے یہ نشانِ غم باقی ہے  
 یوں بھلے کہ جو جانی سے ملا وقتِ حال  
 جیسے اپنا کہ کہین غم باقی ہے  
 تیرا کہ اور شیریں کی غم باقی ہے  
 اب فصلِ تیغ ہے کہ کوئی ہے جو

پیر کی وہ ہے کہ جس کا دارا ہون میں  
چھپ جادون نظر سے ہے وہ لکھ تم سب  
وقت اور سے اب چھپ کا تارا ہون میں  
شیر کی سے خدائی ملک پرانی توئی  
وقت انگریجی کا مری توئی

باب ۱  
 کہتے ہیں جوانی جیسے وہ رات کی گئی  
 چوٹی نے زبان کی فصاحت کھو دی گئی  
 بول تو تادم کہ رات گئی بات گئی  
 افسوس ہے اس وقت جوانی نہ ہوئی

۲  
 جب شب تکی شہر دین کی گلی گلی گلی گلی  
 صبح کی سردی ہو آج شب کے گلی گلی گلی گلی  
 کہیں کی قافلہ شہرین خبر ہونے لگی  
 چرخِ اختر شہر بے روح نظر آتا تھا  
 ماہِ اک دیدہ ندیوں نظر آتا تھا

۳  
 کرتی تھی اردلِ منہم کی پاپالی رات  
 فکر و اندوہ و درد سے نہ تھی رات  
 زمین پویش کی غراہیں ہوئے کالی رات  
 دس دہائی تھی خبر تھی شہرِ حالی رات  
 شور و غم تھا عمرِ گنہگار تھی  
 دل اڑے جائے تھے جب نہ گھر تھی

۴  
 کہتے ہیں دشتِ بین ہوتا ہو سہاگِ شرب  
 قافلے ہوتے ہیں ہر جا سے روانِ شرب  
 کہلاوا لون کو تھی نیند کہاں آخر شرب  
 موت کی فکرتیں تھے پھر چوہانِ آخر شرب  
 وہاں تھا اب نہ ہیں شامِ جوانِ شرب  
 دہشتِ بین توں صبحِ جوانِ شرب

۵  
 تو تھے طاعتِ معبود میں شاہِ دو جوان  
 پائی فرصت جو نمازوں سے کچھ جوان  
 بیگانہ روئے نگین شہر کے ہوئے اشکِ جوان  
 چرخِ اکبر نے پیغمبر کیا ہزارِ جوان  
 پہاڑِ آب ایسا ہوا اور نہ نوبت آئی  
 واہ سے صبر کر کہ بہت شکایت آئی

۵۰

گر می یی تھی کہ سینہ یں لگے جانتے تھے  
 صحن یں پھون کوئی کسے تھے  
 زانو بے شاہ یہ تھی تھے م  
 کہ یہ فاطمہ زہرا کی مسکینہ ہونے  
 یہ اس طرح کی تھی کہ یہ مسکینہ ہونے  
 یہ جیب تر کے ہیں کہ صدائے تھی

۵۱

مشتک آہ دل نیت ملی جاتی تھی  
 ات وہ جاتی تھی جان چلی جاتی تھی  
 تھی ہوا اگر کہ تھی بھی جاتی تھی  
 چاندنی سایہ کے نشہ دہی جاتی تھی  
 تھنتے کاموں کا عجیب حال ہوا جاتا تھا  
 صفت بڑا تھا پچیس جو عیلا آتا تھا

۵۲

دن غم میں تھے تھکتے لگتی تھیں  
 ہوا تھکتے لگتی تھیں تھکتے لگتی تھیں  
 ہم ہوا تھکتے لگتی تھیں تھکتے لگتی تھیں  
 پھول رونا تھا ہم کو لگتی تھکتے لگتی تھیں  
 بولی تھکتے لگتی تھیں تھکتے لگتی تھیں  
 شاہ جو کہ تھکتے لگتی تھیں تھکتے لگتی تھیں

۵۳

راے لہتا تھا کہ ہوا تھکتے لگتی تھیں  
 شاہ تھکتے لگتی تھیں تھکتے لگتی تھیں  
 دریا تھکتے لگتی تھیں تھکتے لگتی تھیں  
 بیوی تھکتے لگتی تھیں تھکتے لگتی تھیں  
 تو خالق سے جہان علی کے تھکتے لگتی تھیں  
 فخری بی بی زاد و خاں بھو جا تھکتے لگتی تھیں



۱۵  
 رو کے کرتا تھا وہ پیا سونکا خیال تھا  
 العطرش کی بھی صد ادب سے آتی نہیں اب  
 بہ غصب پیاس کا صد نہ اٹھا کرے اب  
 کس قدر یکسویں ہے یاد میں یہاں غصب  
 ایک لڑکھن سب نے تم یکسویں کی تم کوئی  
 مجھ کو جوت ہے کہ رات لبر کوئی

۱۶  
 ذی شرف ہیں لکھو احوال میں سب  
 دیگر فاطمہ و عید و کراہ میں سب  
 حیف ہے کسی مصیبت میں گزرا میں سب  
 کیا کیا کیا نہ کرین یکسویں ناچار میں سب  
 شکوہ شام نے جو جرم و خطا لکھ کر ہے  
 سب نے دنیا کے لئے دین سے تم کو چھوڑا ہے

۱۷  
 صبح ہونے کی نہیں طور پر ہے میں سب  
 جان پر میری نبی ہے اسی غم کے مارے  
 خون میں دو بے جو یہ عمر بقی قدا کے لئے  
 کہیں اگر دون سے میرے نہ لگیں لگا رہے  
 زیر شمشیر لگا شمشیر کا جب آجائے گا  
 سارے عالم پر خدا کا غضب آجائے گا

۱۸  
 دیکھو نہ کیونکر قلم یاد شرم نیک سر  
 یان رہو لکھا تو جس غم سے پوچھا کیونکر  
 عزم باجہ تم کیا ہے کہ عداوت سے ہو کر  
 ہاؤن ہو جاؤں سوئے یاد شرم لکھو  
 ہاؤن ہو جاؤں سوئے شرم نیک علی جاؤ لکھا  
 فوجین روئیں کی اتنی اور ہر طرف لکھا

۳۷  
 رہے شکستہ تھا کبھی باغ کی قمر کیا  
 نظام کی نیلے جام فرس شاہ ہوا  
 گلوں پھولوں کو جیتا تھا وہ پابند و جا  
 کبھی کتنا تھا جو یاد دہانی تھا ہوا  
 رستہ حق پہنچا ہی نہیں تھی تھکے ہوئی

۳۸  
 تھا خود اس فکر میں دل تھا شہنشاہ  
 سوتے شوق نظر آنے لگے سالانہ طلوع  
 اور بندوبست کیا صبح کے تارے نے دھوے  
 کی اذان کے لئے اکبر نے مناجات شروع  
 ہوئے سب روئیں کھڑے ہوئے لگے تیار  
 جمعہ میں طائر جان صحت کیلئے تیار

۳۹  
 شب عاشق و درد میں کبیر کی حشر نے  
 نیم دامن کے عالم میں حشر کی حشر نے  
 عید و فرزند و برادر پہ نظر کی حشر نے  
 من و عن ایسا ارادے کی خبر کی حشر نے  
 کونہ کچھ خبر کیا اور نہ اسرار کیا  
 سب نے آقا پہ قدا ہوئے کا اقرار کیا

۴۰  
 آج اس کے اٹھا جلد وہ شہید کے امام  
 دور کر پائی وہ غم کے لئے آریا غلام  
 دل پہ بھرا کیا کہ آنکھوں کے پھلنے کے جام  
 خیر و دور کے دھوکے کی تین غصہ باری  
 طرہ بخیر دور کی تین غصہ باری

۷۷  
 اوٹھے شیکر اور ہر گھر گیا قرآن تمام  
 بابر آئے لگے خیمہ سے شہزادیک غلام  
 آئے دروازہ کے نزدیک منتظر تمام  
 پیدہ اوٹھا تو برآمد ہوا وہ شہزادہ بھی تھی  
 نوبت صبح لعینوں میں اودھ بھرتی تھی  
 علم فوج خدا نیت علی تجبی تھی

۷۸  
 شہ نے جو خیمہ میں دیکھا تھا وہاں دیکھا  
 بیرون کو خاک پیسے لکڑی دیکھا  
 چوڑی کھنکھاسی کو گدہ جانب اکبر دیکھا  
 روئے ایک جد ہر گدہ نے پیسے طاعت باندھی  
 کہ سچی جو شہ نے نہ کھادھا کر دیکھا  
 چھپے صفت باندھ کے انصار نے نیت باندھی

۷۹  
 بڑے چپکے فریضہ سے ادا شاہ حجاز  
 ہاتھ اوٹھا کر کہا مہبود سے لے بندہ نواز  
 میرا اللہ چاہت ہے یہ آخر تھی نماز  
 صبر و ثابت قدمی میں بھی رکھنا ممتاز  
 ہاتھ اوٹھا کر کہا مہبود سے لے بندہ نواز  
 صبر و ثابت قدمی میں بھی رکھنا ممتاز  
 کان میں باپ کے کچھ بولنے کے کہا اگلے

۸۰  
 رکھ کے تہ تیغ اوٹھا جان دل شاہ نجف  
 بجائی کو ساتھ لیا اول چلے خیمہ کی طرف  
 جاکے دیکھا حرم ارشادہ میں باندھے کچھ صفت  
 تیرم کا ہوا قلب شہزادہ شہزادہ کی طرف  
 بھائی کو ساتھ لیا اول چلے خیمہ کی طرف  
 جاکے دیکھا حرم ارشادہ میں باندھے کچھ صفت  
 تیرم کا ہوا قلب شہزادہ شہزادہ کی طرف  
 بھائی کو ساتھ لیا اول چلے خیمہ کی طرف  
 جاکے دیکھا حرم ارشادہ میں باندھے کچھ صفت  
 تیرم کا ہوا قلب شہزادہ شہزادہ کی طرف

۵۲۱  
 کوں کہ فرمائے الگے یاد شمشک قلیب  
 حاضر اس وقت جو بین سامنے دیکھی ہیں قلیب  
 بو بین بین چچ کہوں در در نو بین یہ کہ قلیب  
 نہ تھ جو حیدر صفدر کے لڑا ہودہ کے  
 کہ کہے بعد جوان سپین لڑا ہودہ کے

۵۲۲  
 کہ کہے پتہ بھائی سے حضرت نے کہا لوی بھائی  
 کہ کہے سلیم پھر و گرد خدا ہو بھائی  
 یہ نشان دین تھیں تم آکر دو عادی بھائی  
 کہ قدر بھائی ہیں یہ تھیں دیکھو بھائی  
 کیون نہ ہو حیدر صفدر کی نشان دہی ہو تم

۵۲۳  
 جی چکا جبکہ علمدار دلاور کو نشان  
 حرم ایک سے ملنے کو پڑھے شاہ زمان  
 جو شہنشاہ تھے ابھی بی بی پونے نشان  
 رنج کہ کیا قافلے کے لال نے سوئے میدان  
 زینت اکبر کو نہ مان لوں کہی قاسم کو  
 ہے چلی موت جو انان جی ہاشم کو

۵۲۴  
 پوٹھے تھے بیان رفا منتظر شاہ امام  
 آئی تو صبر کی صد اور پوٹھے شاہ امام  
 پردہ در کے تریب کے جو چکا تھے امام  
 کہ سب اور بھٹے کے کہے کہے اب تھے امام  
 نذرین عباس کو در شاہ کو تھے امام  
 علم احمد غفار کی تھے امام

۶  
 ہاتھ  
 ناکمان شور ہوا سرور نشان نکلا  
 ایک مدت سے جو تھا دل میں ارمان نکلا  
 باغ فردوس کے دروازہ سے فوان نکلا  
 درے بغنی علم سید زینان نکلا  
 جوش یان سب کی برائے طلب نام آیا  
 دان مصنفین جسے لکھیں جنگ کا حکم آیا

۷  
 بند حضرت ہے جو اوچے سے لٹکے کپڑا  
 دشت زنگ ریح کھائے ٹھو سے بھرا  
 رن بین پھیلا علم بن پر تو غور بھرا  
 لہلہانے اکا سترہ ہوا سر نکلا  
 بے لعل لیکے اک سمت صبا جو پوچھی  
 بلکہ اسے لکھنے کی کہ بیدار آ پوچھی

۸  
 صبح کا وقت نہانا وہ ہو کی سردی  
 چھپنے کی جگہ کی صبح کی گویا سردی  
 پھر چھپنے کی جگہ کی صبح کی گویا سردی  
 دی صدا کا نیپ کیل کے کہ پیدری  
 عشق بیان سے یہ عالم نہیں چچا لیا  
 کوئی چھوٹا ہے تو دکتا ہے کچا لیا

۹  
 جس طرف دیکھتے صبح کی آفتاب  
 نہیں خالی لگی قوت سے برداشت کیا  
 کوئی جانب دہن غنچے کا اور کب کیا  
 کو کہین بنو خواہید ہم آتش کیا  
 ابتدا فصل بیماری کی بجائے کم کیا  
 آج تو ہر کلمہ کی تازہ پوچھا عالم کیا

۱۲۹  
صنعت حق سے بڑا کیا تھا ہر اک حرف و بیان  
لوئے ملک سے جو پختی تھی صدائے بیدیں  
طرف انداز کے چھپے تھے نہ لکے لکے  
لاکھیں لکھائی تھی ہر امر تیر زلف سنیل  
صاف کرتی تھی خودی میں شاکستن کی  
کہ نہ اک بات سے خالی تھی زبان سلو سن کی

۱۳۰  
مکھ دلیپ میں جو ایندین ہیں ذرا اگر گم  
خواب غم کی طرح ہو گئے ہیں کاشے نرم  
اس قدر زور سے کی اٹھکی جاتی ہے اندر ہی شرم  
چلیں ملا بیل نالان کو شکیلیا کی کام  
پھول ہے دریا جاکر لاد صحرائی کا

۱۳۱  
بارہ داری ہے حسیناں چین کیسے کر  
انچے پتوں میں دھڑونے چھپنے ہیں نہ نظر  
نہ راجہ کی یہ نظر جائے یہ ہے پو نظر  
اتنی ہے کوہ سے پانی کی برابریا در  
قیمت آئی ہے بہت ارکے بیابانوں میں  
ایسے منہ واسے ہیں غنچوں سے اگر بیابانوں

۱۳۲  
آپ جو ہیں نہ کسی طرح سے ٹرا پانی  
جوئی سخت میں ہوا سر بھی اونچا پانی  
مگر ان کے شوق سے ہے ستر اپانی  
مگر اتنی آگ اور وہ ٹھنڈا پانی  
مگر جی کہہ دے کہ جو ہر سوئی  
اُسے ملک کو بھیجے ہیں کسی اور شہر کی

۳۳۳  
 طرہ باغِ حبان بن لکے پتہ کمر  
 زرخا تپا ہے اک نوحہ پتہ کمر  
 دل صبا کا تہین لکھتا ہے پتہ کمر  
 بیدین دیو اور دیو چوڑا ہے پتہ کمر  
 شوق یہ ہے چھیڑ چھیڑ ہے پتہ کمر  
 جب ہوا ہوا ہے پتہ کمر

۳۳۴  
 لکھنؤ لکھنؤ فر دوس سے ہر لکھن  
 لکھن کو فر دوس لکھن سے ہر لکھن  
 جب چلی یاد صبا بھڑکے پتہ کمر  
 پتہ کمر لکھن لکھن لکھن لکھن  
 جب اور لکھن لکھن لکھن لکھن  
 لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن

۳۳۵  
 جب نئی بات ہے نیم غری کی آہ  
 اور آہ ہے کو سیرۂ خواہیدہ نے آہ  
 ہر طرف باتیں ہیں لکھنے لکھنے  
 اور لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے  
 دل لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے  
 اب دراز چلی لکھنے لکھنے

۳۳۶  
 دل پتہ کمر کے لکھن آئی لکھن  
 و ما غولن بین لکھن لکھن  
 آہ لکھن لکھن لکھن لکھن  
 لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن  
 لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن  
 لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن

۱۱۱  
 اس زبان میں دیکھ کر خونخیز کر اب  
 کل سے فائدہ لازم ہے بیان مطلب  
 وہاں صفین ہم انگین اور بیان ہوا شویا  
 طلب یہ جو بگلی حیر کو طریا اور غضب  
 طلب سامان وغیرہ جو خیر جان کرنے کا  
 کل سے فرزند و برادر سے بیان کرنے کا

۱۱۲  
 خدمت شاہ میں جاتا ہوں دیکھو نوری  
 کیا نہ سنا جا چکھا ہوں میں دیکھو نوری  
 یکے خصت ابھی آتا ہوں میں دیکھو نوری  
 کیسی تلواریں آتا ہوں میں دیکھو نوری  
 شاید اپنے کو دیر اہل جفا ہے میں  
 میں تجھے تہین اٹا کر یہ کیا ہے میں

۱۱۳  
 کہہ کے یہ بچے لگا اسلحہ وہ با تو قمر  
 دی صدا لاؤ فرس ہوتی ہے چھٹا قمر  
 کہا بیٹے سے کہ بھروسہ کر سے ترش قمر  
 دوش پر رکھ کے سپر واپس راہ قمر  
 جان جانے کا نہ تھا فوت نہ مر جانے کا  
 فاقہ طعم ہو کہ ارادہ کیا مر جانے کا

۱۱۴  
 تم کو داکے چڑاؤں میں یہ چڑاؤں  
 اور کے ساتھ ہی ہوئے ساتھ ہی  
 کی اس نے سلائی ہوا دیکھا  
 دور سے ملنے لگے فوج شہر  
 تم کو لاکہ یہ ہے فوج میں غوغا کیسا  
 کب تک ہو گیا لشکر نہ دیا لاکہ



۱۴۱  
 بے پروا سدا کوک شخص نے دی جانے خبر  
 بولا ظالم اور سے لے آؤ بوا حسن نظر  
 پیک نے آئے کے کیا طر سے لیا تا ہم عمر  
 کس کے یہ اور غضب میں جز غازی آیا  
 کس کو است سے جوری چھپیر کے تازی یا

۱۴۲  
 در گیا طر کو نصرت دیکھ کے چین برابرد  
 چھپ چھپ کس عاصف لشکر میں جگھ لے لگاؤ  
 طر دی قدر نے غصہ سے کہا اؤ بد خو  
 میں تو اوس صفت میں ہوں جن میں میں علی ہو  
 دھیان ہے خوشتر کے میدان میں جب دن میں  
 صفت خوشتر میں ہم ہر ایک سے شراؤن میں

۱۴۳  
 بچے سے پکار کی باتیں نہ کر اؤ بد کردار  
 اناس میں میرا ہوا دیکھے بہت لیل نہار  
 اوعین خوب سمجھتا ہوں کہ تو ہے ملکار  
 قصد کچھ اور ہو تو میان سے کھینچوں تلوار  
 جان پر کھیل کے آگے جو برسے آیا ہے  
 چھپ چھپ کر تلوار نے بھڑکایا ہے

۱۴۴  
 دوسرے بات اوس زلیس کے بکھانے کو  
 اوس نے چھپ چھپ بیان کر ترا کو لانے کو  
 کیا کوں یا تو نیپا اوس کی توڑے آجانی کو  
 تو ہے عقل کہ آیا میرے سمجھانے کو  
 کی ہے جو بزم دی تیجے ترے کہے کو  
 جان سے لگا کر ہی ہم دال ہے شے کو

۱۱۱

برای آنکه کارهای تو بجا آید  
 بر آنکه تو بجا آید  
 بر آنکه تو بجا آید  
 بر آنکه تو بجا آید  
 بر آنکه تو بجا آید  
 بر آنکه تو بجا آید  
 بر آنکه تو بجا آید  
 بر آنکه تو بجا آید  
 بر آنکه تو بجا آید  
 بر آنکه تو بجا آید

۱۱۲

پوچھا کہ ادا کیا کیوں غنیمت خلافت دستور  
 مگر کیا را مچھے ادس میں انہیں رہنا منظور  
 جاؤں گا ادا کی طرف جبکہ انہیں کوئی نظر  
 نہیں تو اتنا ہوں گے کہ لیٹا ہوں جیت کے تصور  
 میں نہ آتا مگر آریا ہوں یہی کہتے کہ  
 اگر نہ جانتا ہوں تیری طرف رہتے کہ

۱۱۳

دل میں اک آگ لگی ہے یہ یوں کہ  
 اس لئے طور پر ہے یہ طور پر ہے  
 کہ نہ ہے باک یہ ہاتھ اور نہ کا بونہیں قدم  
 یہ قویہ ہے کہ سپاہی کا یہ اسلوب نہیں  
 زلزل چھاپتین انداز یہ چھاپتین

۱۱۴

موت کے آتش فشاں نے یہ ظالم کو جواب  
 تشنہ لب میں شہر والا مراد کی تیر تباب  
 پاپ چھوڑ کے ہوں کہ جاتا ہوں اور ہم چھوڑ کر  
 رکھوں کیوں یادوں کا بونہیں کہ پوچھا کیا  
 وضع کو جس میں زلزل کی پوچھا کیا جانے  
 چھکے جوابات یہ منظور اٹھتے تو کیا جانے

۱۵۵

مطلب  
 دیر سے فکر میں تھا دین مرا ہو چکا اب  
 نوکری جاتی رہے گی مجھے اسکا تعجب  
 دونوں ملعون بھی ہیں مردود بھی ہیں کب  
 تو بھی اس فاسق و فاجر ہے ترا حکم بھی

۱۵۶

پیر آقا ہے دل بجان رسول عربی  
 غمزدار حبیبی مالک عالمی  
 فاطمی و قرشی ہاشمی و مطلبی  
 ہے رضوانم نہ ملے کوئی کہ ہے بے ادبی  
 سارے آئینہ ہیں اسرار سادات اولی  
 خوب آگاہ ہے تو ختم ہے ہر بات اولی پر

۱۵۷

اسے نہ ہے صبر و خوشا حکم شہنشاہ عالم  
 تھام لی بینے عثمان اور نہ تاج کلام  
 تو کہ نہ در سے تاج ہے ترا شکر شام  
 کاٹ لون سر جو کپڑے مرے گھوڑی کلام  
 اسے نہ ہے صبر و خوشا حکم شہنشاہ عالم  
 تھام لی بینے عثمان اور نہ تاج کلام  
 تو کہ نہ در سے تاج ہے ترا شکر شام  
 کاٹ لون سر جو کپڑے مرے گھوڑی کلام

۱۵۸

کیون بنی سعد خطا کیا ہے شہرہ والہ کی  
 میرے آقا نے تیرے ساتھ بڑائی کیا کی  
 ہے عداوت تجھے نفاق پر زہرا کی  
 دیکھوے جاہلی دوزخ میں ہوں دنیا کی  
 کیون بنی سعد خطا کیا ہے شہرہ والہ کی  
 میرے آقا نے تیرے ساتھ بڑائی کیا کی  
 ہے عداوت تجھے نفاق پر زہرا کی  
 دیکھوے جاہلی دوزخ میں ہوں دنیا کی

غور سے دیکھو اگر کچھ نظمِ عمرت ہو  
تشنہ سے پانی کی تری فوج میں تو کثرت ہو  
دوب مر آپ خجالت میں اگر غیرت ہو  
تو نے وہ کام کیا جو کوئی کا ذرہ کو سے

من کے کہنے لگا وہ راندہ درگاہِ دودر  
میر تقی شہ دین کو دل و جان سے موجود  
دی صدا اترنے کے لغت ہے خدائی مودود  
لینے حرام سے لشکر کو ترسے اٹھو ا دین  
بان یہ بات اور ہے گرام یہ وہ کمر لڑا دین

بہارِ قتل بھی ہو جائیگی شاہ و دو جان  
تھم کھتا ہوں گے اور جو دمان آپ جو ان  
بوتے کو فکے اور ہر سب سے لشکر کی تشنا  
دانشوں آئے لگا پسینہ نہ جھجنا آسان  
پھر یہ تو شہرِ والا کے مقابل ہو گا  
پھر یہ منہ خلق میں دکھائیے قابل ہو گا

عقل مند اپنے کو سمجھا رہے تھے موشِ نین  
نارین جاتا ہے اور سانے سے غلبہ یں  
چل کر سناٹا کھاتے تھے دین شاہِ نشتر یں  
پھر نہ اٹھ آئیگا یہ وقتِ محمد دلِ یں  
یاب تو یہ کائناتیں نید ہوا اب الہی  
خواہ غفلت سے ہو بیدار سو بڑا ہے الہی

۵۵

پچھلے بٹ کر کما ظالم نے کہ تو نہ تو خساد  
خود بڑا کرتے ہیں یہ امر شہید نیک بناد  
حاکم وقت سے بے فائدہ کرتے ہیں جہاد  
کہ عین بیعت ابھی چل کر تو نہ تو گھر بکاد  
ورنہ یہ اوج نہ یہ سلطنت شاہی ہوگی  
مگر چکی کٹ جا لگا لگا کر بھی تباہی ہوگی

۵۶

ٹوٹنے غصہ لگا بڑا بچہ یہ کیا کہتا ہے  
تو بے سانسے آقا کو برا کہتا ہے  
جو طریقہ ہے ثواب اور سکھو خطا کہتا ہے  
غلط اور دشمن ارباب وفا کہتا ہے  
خادم شاہ ہوں دشمن ہوں شکر تیرا  
اب جو چھپ منہ سے کہتا ہے نہیں سہ تیرا

۵۷

پھر کہے آؤں گا تو خیر اسکا عین  
اوسکا ہے بھی اور تو سے شکر کو بھی  
یاد رکھنا کہ پہلے آئے سنار اور انکھائیں  
قدم سبط نبی دیکھنے کو جاتا ہوں  
تو بیان سے نہ مسمومین ابھی آتا ہوں

۵۸

علا کر تجھے بین جانے نہ دے لگا لگا شہناہ  
کسی بنیب سے کہا مرنے کہ بجان اشد  
بجدا ذہن میں آئی تعین یہ تیری سپاہ  
یہ ہے جنگ دیکھی ہیں علی ابن ابی طالب کی

۵۱۲  
 بنی خاندانہ کچھو کچھو اب اودانہ جام  
 ہے اود بکھنے کے پیکار کیا کچھو کچھو  
 حکم دیدون کے کچھو کچھو یہ کچھو کچھو  
 اچھی سواری کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو

۵۱۳  
 لکھنے پر کچھو کچھو اب اودانہ جام  
 چلے فرزند نے کچھو کچھو کچھو کچھو  
 میان سے عبید و خادار نے کچھو کچھو  
 جس کے قہر میں کچھو کچھو کچھو کچھو  
 اچھی موقع نہیں کچھو کچھو کچھو کچھو

۵۱۴  
 غنیمتیں چھو کچھو کچھو کچھو کچھو  
 ناگمان دیکھنے کے کچھو کچھو کچھو  
 دی صد اترنے کے کچھو کچھو کچھو  
 لے میں جاتا ہوں کچھو کچھو کچھو  
 جن سواروں نے کچھو کچھو کچھو  
 اولین کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو

۵۱۵  
 سب میں ایک کچھو کچھو کچھو کچھو  
 تیر دلا کہ کچھو کچھو کچھو کچھو  
 راہواروں کو کچھو کچھو کچھو کچھو  
 پھر کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو  
 یوں نکلے کچھو کچھو کچھو کچھو  
 نہ سے کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو

۵۶۵

یون ادڑا وہ کہ دل جاسر سدرہ چلیک  
ادڑ کا دم کمانوں کا سنا جب کس کا  
ساتھ چلتے مین ہو اکا بھی کچھ چو کا  
روکنا چاہا تو شکلہ کی طرح سے ہلکا  
دل موافق سے عدو دین کی جرات ہے  
اوچھلے کسی سے کہنا شاہ نے اڑتا ہے

۵۶۶

ایم اعظم شرم والے حفاظت کو رہے  
جلد انصار مند کے لئے گھوڑ و نیو چڑھے  
جلد کھنچ کر تیغ کو عیاں ملدار رہے  
دی صدر گھوڑے کو تھلے پہنچا دیں گے  
دور و فوج سے شہر پیکر کے شہید ہو چکا  
ہیں نہ کچھ پوچھو اسے شہر کہ مین اب ہو چکا

۵۶۷

لگتے پھر پھر کے قاقب مین جو آؤ قہ سوار  
شوق پاپوشی شہ مین ہوئے گھوڑا سوار  
نہیں ہونے قریب آئے بدل دی رفتار  
اب جو دیکھا تو اس آئے ہوئے جلتے مین  
لگتے پھر پھر کے قاقب مین جو آؤ قہ سوار  
شوق پاپوشی شہ مین ہوئے گھوڑا سوار  
نہیں ہونے قریب آئے بدل دی رفتار  
اب جو دیکھا تو اس آئے ہوئے جلتے مین

۵۶۸

دی صدر اڑنے کے محبوب الی کے حبیب  
بھر عصیان کے تمام مین پکڑے حبیب  
نا خدا چھ سا جاکھل لگے بندہ کے نصیب  
الود اب برری شہی ہے کنارہ کے نصیب  
تو اگر چاہتے تو قاقب جاکے کچھ پیر امیر  
پارہ ہو جاکے ترس لطف سے پیر امیر





24

مختص

نہ فرمایا عجیب جاں جہان فانی  
کہا کہین تو نہ کہی کچھ بھی تری نہانی  
موت کا کرم کہ اب ہوا شرم سے پانی پانی  
موت کی دیکھے اب مریہ بخت جھک جھک  
موت دس کے ہون جاں غنائیت جھک جھک



۴۷

کما جاتی تری از مینکند بر لائے خدا  
جامدین کو شہزادہ کے تختہ کویا  
اوس نے پوچھا پہ اجازت ہو جو جاؤں آقا  
نشاہت کی پیویاس سے بوسے اچھا  
یہ کہے پانی بھی زبان میں فیا در ہے  
کس ساقی بھی ہے پیاسیہ درایا در ہے

ہم  
بہچکا اذن غلام بہیم شاہ نجف  
بھڑے کیچا کپڑے عید و یاد کی طوت  
باری باری گئے مرنے وہ دوزخ شرف  
سب پر سے توڑ دے کی تہ و بالا ہر صف  
جان دی خدمت زہرا علی مین ہو چکا  
مے در باب و بول عربی مین ہو چکا

۱۷۰  
 کرم کے خدمت میں آنا آمادہ جنگ  
 جلد اسوار ہو کر پہنچ گئے گھوڑے کا لشکر  
 بچان کیا دیکھ کر دشمن نے سب سے پہلے آتش  
 دی صلیب کی چمک دیکھ کر سب نے پیٹیاں مار دیں  
 گھوڑے غلطی میں آگ کے خار دار ہو

۱۰۰  
 ایک چھوٹے پورے پانچ سو فاقا جاتا تھا  
 روہین ڈالے ہوئے تھے کہ چلو چلو جاتا تھا  
 کبھی کرتا تھا پیر نہیں کبھی آجاتا تھا  
 قصہ تھا پھیلے کہ لگا چلا گیا تھا  
 اب کبھیں پرین نہ ہو دیکھو کہ کبھی

۱۰۱  
 کھتا جاتا تھا یہ رتبہ مجھے ادا دیکھا  
 تھامین اک عمر سے ناشاد مجھے شا دیکھا  
 دل میرا خانہ برباد تھا آباد کیا  
 نارسے مالک فردوس نے آزاد کیا  
 جب نہ آزاد تھا سو طرح کے حکم تھا تھا  
 پوچھتے تھے تھے لگے تو شرماتا تھا

۱۰۲  
 اس نے فتح غم نہیں حامی عہد عادل بنا  
 خدیوین جاؤ گامین نار میں قاتل بنا  
 غم کوئی شہ کدیر روز نہ حاصل بنا  
 ہوا عیان چہرہ سب جنت کی سند لا با ہون  
 اسے خاک در شاہ شہد آ یا ہون

۱۰۳  
 کہہ کر یہ جابی بڑا فتنہ پورہ شوق  
 شیر نے زور سے کہہ کر کیا کیا برون  
 سب زمین چاہی کہ چھو گیا برون  
 دل تم یہ لالہ ش کی تین دن  
 سب ہو رہے تھے کہ کبھی قیامت آئی  
 مرنے والے تھے کہ کبھی قیامت آئی



۱۴۰  
 مژدہ اندازہ لگائی گئی ہے نہ دیا  
 موت کو نہیں کہ نہ بھٹے نہ دیا  
 لکھ کر پڑاؤں کے چھلے ہو گئے نہ دیا  
 قریب قریب غمت میں غم پیچھا کیا  
 اب میرے سر میں لاکھ پیچھا کیا

۱۴۱  
 جانا تھا چاروں طرف کے فرار کی جو لہان  
 قلم کو پیرا غم میں تھا وہ دریاں  
 اور کبھی کرتا تھا ہونٹوں کو چپ کر کے بیان  
 جو برس نام رسالہ تھا وہ اس میں لکھان  
 قلم اور اس میں لکھ کر دیکھا ہی ہے  
 وہی کبھی بخت برا بابر کا رہا ہی ہے

۱۴۲  
 قلم اعدا جو چہ تھا شاہ کا مہمان تیار  
 اگر اہل بے وقوفت چلے ہی تھے تو گوار  
 صورت پر ایک قصا دود رہا تھا نہ ہوار  
 جسم رہا تھا سر افلاک یہ جا کس غبار  
 بین جو کامل وہ نظر کر تے ہیں کہ عجبوں پر  
 خاک ڈالی فلک پر کہ سب عجبوں پر

۱۴۳  
 وہ کچھ بھائی بھائی تھے تو نزدیک فرات  
 وہ کچھ بھائی بھائی تھے تو بہ بد ذات  
 وہ کچھ بھائی بھائی تھے تو ایک صفات  
 وہ کچھ بھائی بھائی تھے تو انجانی بات  
 وہ کچھ بھائی بھائی تھے تو بے مہار  
 وہ کچھ بھائی بھائی تھے تو بے بار

چاہئے ایسا جو ان فوج کی سالاری کو  
جلد کر دیتا تھا ٹھنڈا جو ہر آن لاری کو  
نوشہ دار کی تھی کہ تھوڑی سی کو  
زور سے نہ دے دیا میں یہ لڑائی تھی  
پیکر دل جاتے تھے اور ہر ایک بازو کی ہر ایک بازو پہ جاتی تھی

نغمہ  
کھائے ہو نہ ختم ہو گئیں نہ پیر نہ بول  
کے آگے صاف زبان جب کوئی دشمن بول  
ہو گیا دوح اسوار جو تو حسن بول  
خون سے لال کیا ٹوٹنے جہان دن بول  
لا ختمی ٹھوکرین کھاتے ہوئے رہو اسے ساٹھ  
اور تے تھے طالع الجان تینگی جھبکا کی ساٹھ

۱۹۱  
نیکو نامی تھانویں سے ادھر گھر گھر دفنا  
گئی کہ ادھر کہ رہے تھے شاہ زمیں کے زقفا  
نیسے تھے بڑے کھلے صلیب ہے یہ بانی بنی  
نہ ہوا اس سے جو اک عہد بہان سا تھا رہا  
شع کہ آج کا میدان تیس پہا تھا رہا

[illegible]

۵۹۳  
 لکے یاد و بر بڑتا تھا دل شکر دیکھ کر  
 فوج ہو ش میں آئے تھے تھکتا تھا  
 سرور و شرم کے گونے میں نہ ہوتی تھی  
 صاف بالکل جو صفت جنگ ہوئی جانی تھی  
 نہ غازی میں وہاں لکے ہوئی جانی تھی

۵۹۴  
 جسم تھے اور نہ زمین نہ مکان تھے کچھ  
 رشت میں امن کی جا کوہ نے تھے کچھ  
 گریہ یاد و دل کے گونے تھے کچھ  
 دعا تھی فلک پر اس طرح ہوئی جانی  
 تو تھا دو پر اس طرح ہوئی جانی  
 سب زمین پاؤں کے نیچے ہوئی جانی

۵۹۵  
 واہ ریحی شاہ کے فحاشی شان شوکت  
 جسم سے آری تھی بیاغ جان کی شوکت  
 سانوں کی پوئی تھی دہری کی مارے شوکت  
 زلف و خنجر میں تھی سنبل گل کی صورت  
 دھن فوج کے بد اعمال ہوئی شہین  
 خون دیکھا تھا بہت لال ہوئی شہین

۵۹۶  
 گلے کرتا ہے بڑ بڑوہ دیکر غوغا  
 وار میں زور کے تاکٹ کے گریں دور عدد  
 غرق ہے غوغا کے دریا میں فرس تا زانو  
 دیوان یہ ہے کہ نہ بہ جائے رکاوٹیں ہو  
 جہ طہارت کا خیال اور دماغن اپنا  
 بڑتا جاتا ہے سمیٹے ہوئے دامن اپنا

۵۹۸  
جبر آبادہ دل پر فوج سپرد ہو کر  
سفر کی توری کر ظلم کا بازو  
سہل سے یوں ہر اک کو برباد کر دیا  
خود وہ تجھ کو جلا کر بھینس کر  
اگر تیرا سر نہ ہو تو تیرا  
سہل سے یوں ہر اک کو برباد کر دیا

۵۹۹  
مگر کیوں ارنہیں تیرے دل پر  
طوفانِ بلا آئے سب قتل ہو گیا ہے  
نہیں ہیں غریبوں کا جہان سنا ہے  
بڑا ہے کج فضا کی ہے سو آگھاٹ اسکا  
ابھیلا ہے کہ سب قتل ہو گیا ہے  
نہیں ہیں غریبوں کا جہان سنا ہے

۶۰۰  
ایسی خفاک ہے یہاں ہی دل سے دم جنگ  
کوئی ترسا جو قوی ہو تو نہ بھلے دم جنگ  
یہی کیونکر بچیں دیکھتے رالے دم جنگ  
کہ چھپ چھپائے اسے اور اس کو نکالے دم جنگ  
ایسی خفاک ہے یہاں ہی دل سے دم جنگ  
کوئی ترسا جو قوی ہو تو نہ بھلے دم جنگ

۶۰۱  
خون برساتے بیل دی اکہ دھڑکی صوت  
چراغ ایک کان کے تھے زہ کی صوت  
نہیں سے دب دب سے نظر آ کر کی صوت  
درمیان میں تھی زہ کی صوت  
خون برساتے بیل دی اکہ دھڑکی صوت  
چراغ ایک کان کے تھے زہ کی صوت

موت و زنا و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر

موت و زنا و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر

موت و زنا و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر

موت و زنا و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر  
 و زنی و کفر و عورت زنی و کفر



خاتم

خبر اعلان گرا کہ اس کے رہے کو کجا کجا  
جو کہ میں نے بھی لگا دیا خود سر کجا کجا  
ماہی سے روئے سے کہنی ہوئی کجا کجا  
خبر بھی لکھتے ہیں نماز اسے لکھتے ہیں  
خبر ہے خانہ برباد از اسے لکھتے ہیں

خاتم

لطف سے دور سے میں چلے کہ بابی  
خبر بھی لکھتے ہیں کہ اب کجا کجا  
خبر ہے اب کجا کجا اور بابی  
خبر ہے اب کجا کجا اور بابی  
خبر ہے اب کجا کجا اور بابی  
خبر ہے اب کجا کجا اور بابی

خاتم

کس بشارت سے وہ بڑے بڑے کجا کجا  
لکھتے گرتے ہیں وہ بڑے بڑے کجا کجا  
اوٹھ کے جب بشارت نکلتی ہے کجا کجا  
دوڑتا ہے یہ بشارت کجا کجا  
دوڑتا ہے یہ بشارت کجا کجا  
دوڑتا ہے یہ بشارت کجا کجا

خاتم

پیش بین فوج کے تھا گرم و غار و غار  
خبر ہے میدان میں کجا کجا  
خبر ہے میدان میں کجا کجا  
خبر ہے میدان میں کجا کجا  
خبر ہے میدان میں کجا کجا  
خبر ہے میدان میں کجا کجا



۱۱۱۱

وارد دلا کھین ایک بھی سہ سکتا ہے  
جب یہ عالم ہو تو دل پہ پین دہ سکتا ہے  
عزیز ہے نہ کچھ اور نہ کوئی اور سکتا ہے  
کھین کھین کھین بھی جو جسم سے بہہ سکتا ہے  
نہ پتہ چلا در خون شکر و صدا کے کہ پوچھو  
پوچھو کھین کھین کھین سے بہلت نہیں دہم کہ پوچھو

۱۱۱۱

آسمان بکھین کھین کھین سے بھی عہد قدم  
آگ بھی جوں کی تو تھ کر ہوا کا اکھٹے لگا دم  
زمین اور کھین کھین کھین کھین کھین کھین  
سہ سے عہد کھین کھین کھین کھین کھین کھین  
آئے جیب کھین کھین کھین کھین کھین کھین  
دی زمین نے یہ صدا کھین کھین کھین کھین

۱۱۱۱

بے بختی لگے ہر سمت سے دوڑ کے اتار  
عجیب آگہ کے بڑے فوج ختم کے اسوار  
اٹھوا اکا ہوا غل ہونے لگے پیون کے دار  
ایسا کھین کھین کھین کھین کھین کھین  
جب بہت غلطہ فوج لگے کھین کھین کھین  
شہ نے پر کر سونے عبا میں دلاور دیکھا

۱۱۱۱

بوسہ غلطہ سے کو فون سے اب ہٹ جائے  
ابھی لاشوں سے یہ میدان کھین کھین کھین  
کھین کھین کھین کھین کھین کھین کھین  
کھین کھین کھین کھین کھین کھین کھین  
کھین کھین کھین کھین کھین کھین کھین  
کھین کھین کھین کھین کھین کھین کھین

۱۱۱۱  
کہہ کے یہ تیغِ علی کے طعنے شوقِ امن  
غنیظینِ حضرت عبید اللہ کے دھڑکے  
راہِ اکبر کے اترے ہوئے دیکھا تو فوجِ غم  
جلدِ زحان دیں خفا طوطے نہ سر ابرو پہنے  
خو غازی کو خوش آیا تھانہ جا پوچھنے

۱۱۱۱  
جب بہت پاس گئے تو کلامِ کچھ کچھ  
مرد و چہرہ صفتِ شیرِ اعظم دیکھ  
شہرِ دیار سے گذرے مین بہت کم دیکھا  
پیشہ نمکان کے سرسارے شہرِ دین گئے  
دل چڑھی ہو ابالا نے زمین چھو گئے

۱۱۱۱  
کہہ کے زانو پڑ کر در کھٹکنا شہرِ داروے  
نہم کچھ پوچھ پوچھ کر بربطِ کاروے  
دو دو نواہن دامن ہوئے ترانہ کو بیلاوے  
پوشِ آہنگا نہ دیکھا کوئی چار شہر نے  
مہم پوچھ پوچھ کر کھ کے محبت سے بکار شہر نے

۱۱۱۱  
عشق کی کچھ نہ ہوا پکھلی محبت سے ادا  
شاہ کا زانو سے پاک اور نہیں ترن گدا  
تیرے قربان مین اے شہید شاہِ دوسرا  
نورِ ایمان سے جلوے بچھنے کھلا تاج  
سائے گلشنِ فردوس نظر آتا ہے



۲۵

گرجیوں کی طرح تو میں بھی گنہگار ہوں  
 میں ترسے واسطے خود کو تو میں نے جیادوں  
 پس اگر تو بولنا بھی جیادوں ابھی پھر آؤں  
 کہ میں فوج تیرا سے پانی لاؤں  
 کہ یہ جو حال ہے اس کے نہیں لازم بھلائی  
 کہ اس در پر تکلف نہیں لازم بھلائی

۲۶

گرجیوں کی طرف سے بادشاہیوں کی  
 ایک شخصیت کی عنایت سے نہ ہو کر  
 کہ میں کو تو میں سوچنے پر توتا ہوں اور اس  
 کہ میں چھٹ جائیں گے یہ کو تو میں  
 صفت میں پیاس کی تکلیف سے گزرے  
 جب ادھوپ بولا ہو کہ تو کیا گزرے

۲۷

ایک زمانے سے سنا جب میرے دل لانے  
 کہ میں نے اپنے آپ کی آہ وہ کی مولانے  
 روکے اور شکو کیا جان دل نہ ہرانے  
 ایک قطعہ نہیں میرے ہیں اہست افسانے  
 سن اگر طبع کے مکر نہ ہو بھلائی تیری  
 اون میں سے ایک مصیبت خدا کی تیری

۲۸

کچھ سے تیرے ہیں دنیا سے چوہا اور پند  
 کہ میں نے مری اولاد پر جا پانی بند  
 تیرے ہیں جام دکھا کر اور تھکین سب ظالم پند  
 شکر کرتا ہوں کہ صابر ہے میرے قورند  
 ایسا احوال کی گزشتہ شرح نہیں کی جاتی  
 اب تو بچوں کی مصیبت نہیں کی جاتی

۱۲۹  
 حیف صد حیف وہ ہنگام کہ آتا ہے یہ  
 دوست چھٹ جائے کہ بچیں نہ ہو یہ نصیب  
 غم بڑا ہے کہ سن بھی نہ چکھی ہو یہ  
 یوں جانے بہن جو کہتا ہوں وطن جانے کو

۱۳۰  
 چوہ دونوں مری ہم شیر کے ہیں نور نظر  
 عشق جان سے بھگتا ہوں کہ میں یہ کیم  
 زمین دونوں سے ہے ایسا نام و نشان  
 منہ چاہتا ہے تو کیا کرے اس کی بی بی

۱۳۱  
 قوت میں ڈوبیں گے تو نہ سہا نہ شادیاں  
 اچھی تازہ زمین پیچم ان کا زیادہ حال  
 دیکھو کہ پوتا ہے بیکر غم کے چچہ پامال  
 دل کو جب آتا ہے یہ مرہا کہی گئی

۱۳۲  
 دل میں طاقت نہیں کہ صبح ہو کہ ان بیان  
 پیارا بھائی مرا ہو جاوے گا کہ میں بیان  
 بچکیاں سے کام مرے سامنے یہ نہیں بیان  
 ہائے دینی ہو کہ مرے لشکر کا نشان

۳۳۱  
 تب تو سب ایک عجب کج منہ لو لگا دل پر  
 حلقی پو پو تر تم کھائے گا میرا اصرار  
 چھو نہیں سہ کی ابھی عمر ہے اسے نیک سہ  
 مین دن تو ملے مطلق نہیں پانی سے خبر  
 بچھی لڑتی ہے ردا شکون سے ہر تراوی  
 دودھ بھی خشک ہے پانی ہے یہ مادہ اور

۳۳۲  
 غم فرزند کا بھی دیر اڑھلا ہے جبر  
 چاہتا ہوں کہ پڑھے پو پو کے قرآن  
 خون میں ڈوبے گا جب نے سیکر یہ تر ہو  
 جو تردد کی جاگید دکھائے کیونکر ہو  
 فکر اس طرح کی ہے تن میں اسے جان نہیں  
 دل پیری میں جو اللہ بیٹے کا آسان ہیں

۳۳۳  
 غم کچھ غم نہیں مانی ہے مرادہ اور  
 صبر دیکھا کہ اوی پیری مردم ہے نظر  
 دل میں یہ پو پو کے توانا ہوں زیادہ مضطر  
 انکو رو دینا لگا کہ رو کر نکلا حرم کو جب کہ  
 انکے مرنے کی جو تحمید میں خبر جا نہیں  
 انکے نہ نسبت یہ الشکر اے

۳۳۴  
 جہاں کے نہیں کچھ خوف کہ نہ تھا ہونے  
 پھر یہ کیا بات کہ ہم ہونے اور اعدا ہونے  
 یہ کہ دو لکھ عدد در پہنچا انڈا ہونے  
 پیسے یہ ہوگی کہ زخمیوں کے دہشت دا ہونے  
 قبضہ کرے گی خزان قاطعہ کی کھیتی ہو  
 کہ اگر انہیں لے کر لے لے رہیں رہتی ہو



۱۳۷  
 بھگوانین لکھنیں کہ بھگوان  
 بھگوانین لکھنیں کہ بھگوان  
 بھگوانین لکھنیں کہ بھگوان  
 بھگوانین لکھنیں کہ بھگوان

۱۳۸  
 میرا خیمہ کہ یہ جو پیرا  
 میرا خیمہ کہ یہ جو پیرا  
 میرا خیمہ کہ یہ جو پیرا  
 میرا خیمہ کہ یہ جو پیرا

۱۳۹  
 لکھنیں یہ قصہ شاہ سے تڑپا جا تبار  
 لکھنیں یہ قصہ شاہ سے تڑپا جا تبار  
 لکھنیں یہ قصہ شاہ سے تڑپا جا تبار  
 لکھنیں یہ قصہ شاہ سے تڑپا جا تبار

۱۴۰  
 لکھنیں اب نہ بیان کر نہیں سکتا  
 لکھنیں اب نہ بیان کر نہیں سکتا  
 لکھنیں اب نہ بیان کر نہیں سکتا  
 لکھنیں اب نہ بیان کر نہیں سکتا

جہ سے نور سے بے نور ہو جاوے  
 خلق بین ہو گیا بینکے  
 دی مولود نے نواں بڑے  
 روشنی مہر کی لائے  
 معرفت تھی جسے وہ  
 کر رہے میرے فکاب میرے نور کی تھا

عاشق شہید موت کا بازار کھلا  
 گزرا کھلا کھلا  
 گویا در علم احوال  
 نظر پر قضا کی تھی  
 سدا کی خبر پر آج  
 سدا کی خبر پر آج

دست ستر تری گویا  
 سارے قدوسین  
 چھائی بدلی کی طرح  
 بے ادب نے گئے  
 جہاں جہاں تھی  
 جہاں جہاں تھی

جہاں جہاں تھی  
 جہاں جہاں تھی  
 جہاں جہاں تھی  
 جہاں جہاں تھی  
 جہاں جہاں تھی  
 جہاں جہاں تھی

۵۷  
 ابو عیان جو گل و بلبل میں بیشمار غنایا  
 ہم چھری کو نہیں بلبل کو صد افسانہ  
 واہ اے باد بہاری یہ تو تیرا ایجاد  
 نے گل کشید کہ اس میں ابھی تک ہے فساد  
 نچ کر شیشا دکھلا مریں کی وحشت سے  
 سر و نہاؤ کشیدہ ہی عیاں قمار سے

۵۸  
 مہر فیض جباری کی ہوتی شہرت  
 انتہا ہو گئی اندری گلوں کی کثرت  
 جہیز نزدیک کباب بلبلوں کو نہ نفرت  
 باغ میں رہنے کی جاگ نہیں تیری نیت  
 اتنا ہو گئی شہرت ہوئی کہ جسے کلمہ سیر پہیل  
 ایسی کثرت ہوئی کہ جسے کلمہ سیر پہیل

۵۹  
 میں تو سُن رہی ہوں تیری آواز  
 خاص ہیں پاس جو ہیں تیری آواز کی شان  
 اور نگاہیں کہہ رہی ہیں کہ کھلی ایسی زبان  
 جھپکی حکم ہر مرتبہ کہ وہ آواز  
 جب کہ جو جانتی ہو جو میں کہ جاتی ہوں  
 صبر گل خود کو تو فاطمہ نہیں لاتی ہوں

۶۰  
 لہجہ تو جانے کا اب تو کوئی لہجہ نہیں نام  
 کہ ہیں نہ اب تو کہم اور ہیں دن ہی نام  
 یاس کا ہو چمن صبح کا جیسے گنگنی نام  
 صاف ہے کہ تیرے سون کو عیاں ہو گئی نام  
 نہ ہی ہے آٹھ پر گردش ایام میں نام  
 عجیب لطف نہ ہو صبح میں شام میں نام





۳۱

تو نے کی صفتِ بکرت طغیانی  
بی تو جو پیش آئے کی ہوئی عجیبانی  
خبط کرتے کرتے کوئی تو بجا نادانی  
سے فوارے کے اب ہو گیا اونچا پانی  
چاہتا ہے جو مہر سے دین ہے ظالم کردار  
ثابت احوال پریشانی سے خاطر کردار

۳۲

فصلِ خزان کا نہیں چوین  
کھنڈتوں میں کھنڈتوں میں  
غش و کھلے باد بہاری نے بڑا لہریں  
کھنڈتوں میں کھنڈتوں میں  
قبضہ اب دوسرے کا ہو گیا بدلائین  
بعدت کی سیانی گئی گلشن کی زمین  
عشق دلی رسم ہے پینا پینا پینا  
گل خندان جو کرے جو تو دین پینا ہے

۳۳

آنکھیں پاتی ہیں مزل گل کا کر گیا پازنگ  
کیا قیامت ہو جو انسان کا ہو گیا زنگ  
واہ اک قطرہ شبنم ہے ہوا پھیکا زنگ  
ہی پوتا ہے جو تصویر کا ہو تجا زنگ  
خلق ہے باغِ قنار ہے کایانِ دشت زنگ  
کتے ہیں رنگِ قاجیکویدہ رنگِ نمین

۳۴

شانِ معبود کہ جب کھٹے روشن ہو باغ  
صبح تک شام سے جا بولتے پھر ہے پیرِ باغ  
شکِ خالِ رخِ محبوب ہے لالہ کا داغ  
کشتِ بو جو ہے اندر سے یس کا داغ  
صبح تک شام سے جا بولتے پھر ہے پیرِ باغ  
بہارِ خشکیو کا یہ بیکار ہے چرخی کا داغ  
بوجھایا ہے کہ شک کے ہے ہوا کرتی ہو

۵۲۷  
 جہ وہ تصویر چمن جیکے نہ جریا اتر اتر  
 گر مٹی آتش گل بوہ شگنی دریا اتر اتر  
 درختی لیلی ناشاد کا چرا اتر اتر  
 یہ چار ادھلی جو دیوار سے سایا اتر  
 ہاں بھول چکا نہ کچھ ڈر ہو امیرا تجھ کو  
 کیونکر آنے دیا کاٹھون نے نرد کا گھجھو

۵۲۸  
 انداز رنگ جیون قابل نظارہ ہے  
 گل صبر سگ کا بلبل بھی صدیوار ہے  
 صاف جیش بین زمین صورت گوارہ ہے  
 نہ چھپکی ہوئی ہے جو شش میں ذوارہ ہے  
 خوف دیوانگی ایسا بولایاں آئے کھری  
 تا سر بلع ہوا البر کو بونچا کھری

۵۲۹  
 سخت لوہے سے ہوا آتش سے بھی نہیں تم  
 آتی ہے دھوپ زرا سی تو بت ہوئی گریہ تم  
 گل کھلے بہار ہی نے کیا جب آرزو تم  
 چادر سبز سے منہ دہانک لیا آگنی تم  
 نازش اپنے پیو جو تھی خیر ذرا کھنٹے گئی  
 یہ چلا زور سے پانی تو زمین کھنٹے گئی

۵۳۰  
 بزم گلزارِ جنان سے ہے صحبت گل گل  
 روح سے ہے بزمِ محبوب گھر گھر گل گل  
 کوئی صورت نہیں مر خوب بھر صورت گل گل  
 بلبلیں پائین کی چل اور کرین گل گل  
 منہ مار کر پی پی گل کے جو خسار گل گل  
 شکر پھولوں کی بویا کی متھار گل گل

۱۵۴

خون کر کے بہت ناز و اداس ہیں  
گر جب جھڑتی ہے گل کی قیاس ہیں  
یہ طبیعت ہے کہ لڑتی ہے ہوا سے ہیں  
بجڑا ماننا کیا کرتی ہے جاس ہیں  
اس طرح خدمت گل تجھے نہ کی جائیگی  
تو دہم جلوے دے کے جی جاتیگی

۱۵۵

وقت نامیہ سے کوئی نہ پہچو چوٹا  
ایسا پھیلایا کہ غم کو نہ کیا پوٹا  
پون بڑھتا ہر اک گل کی قیاس کا ٹوٹا  
سب نہیں بل کہتی اس زور سے نہ چوٹا  
اپنی طاقت تو لکھ لکھ کر چوٹا  
بیلین بیلین چلنے کی آواز نہ چوٹا

۱۵۶

انک اک کا ہو اور کچھ آئی جو بیمار  
خجے خجے تھے کہ بیل نے بھی کھوئی منتار  
سدا صاف کسی کی نہیں مین تا بعدار  
ایک لکھ پین جو کچھ گا تو ستاون کی ہزار  
دیکھوئے دیر مین چوٹوئے اطور ہے کیا  
جب گلگون سے نہ دیر مین تو کوئی اور ہے کیا

۱۵۷

آپ غنی فصل باراب بھی تیرا بند نہیں  
کھجی خجی کی چلنے کی صدا بند نہیں  
تم گریہ فاطمہ آواز دورا بند نہیں  
نیدہ باغ کا دروازہ ہوا بند نہیں  
شوق اگر ہو تو پوچھ جا کے مین جانوئے  
آتے مین پھانڈ کے دیوار کو آنے والے



۵۶  
کیون رشید اب بھی خیال لگلیں ہیں تو  
غلہ کو جا چکے انصار امام کو سونے فوج غلہ  
اب ہا جا رہا ہے رن میں عزیز کا ابو  
کھپوں مسلم کے ہیں جانے کو سونے فوج غلہ  
کیفیت باغ میں مسلم کے جو بھی جاتی ہے  
اردھی دولت جو رہی تھی وہ ٹٹی جاتی ہے

۵۷  
نکلے ہیں فوج کو وہ شیر زبان تیغ کھٹ  
ادسے بچے ہیں یہ جس کا پیشہ ہے تیغ  
استغدر غریب ہے چائین ہوئی جاتی ہیں تیغ  
کبھی اعدا یہ نظر ہے کبھی حضرت کی طرف  
دیباں ہشت کو یہ دم بھڑین جلا بونے ہیں  
دیکھتے ہیں اونہیں اور پیر کے منہ روٹے ہیں

۵۸  
کبھی عباس سے کہتے ہیں کہ دیکھو احوال  
پوچھا ایک چین تو مارا رن میں پامال  
حکم دیدو کہ نہ اب بھگے کے کوئی سوال  
لوٹے افسوس کسی کو نہیں کچھ پیرا خیال  
دل بیتاب کو قابو میں نہیں باتا ہون  
خانہ ہوتا ہے خود مرے کو میں جاتا ہون

۵۹  
اب جوان میں نہ بن قین سا پون کا شفتی  
وہ حبیب میں مظاہر اچھین کا رشتی  
یاد تھے خوب و تو میں مسئلہ تھیں دینی  
روز و شب کرتے تھے ہر علم کے تحقیقی  
جب وہ ہنسے تھے مرا غنچہ دل کھلتا تھا  
اونکی باتوں سے مرے دل کو زلا ملتا تھا

۳۳۳

اسے یہ کو نہ کہو کچھ کئے دونوں کلام  
نام اہل جہان کے دعا اذن دین آقا نے امام  
چاہئے ہیں یہ کہیں آپ سے دعا ہے امام  
بکر و برقیہ میں تاخیر رہے دنیا میں  
دو لکھ کر آپ کے دریا میں ہیں دو صحرا میں

۳۳۴

بوسے شہ آواز ہوا تو کجکلیت نہ کرو  
دل میں تیرا چہ مرا قطع محبت نہ کرو  
روح کھیرائی عہ جلدی ہے خصلت نہ کرو  
مچھو کر غصے دو دم نے میں عجلت نہ کرو  
بہان عفو غصہ چھو کر کفار کے قاتل ہونا  
لوگ کے مہر جاوید جب لوگ کے قاتل ہونا

۳۳۵

سامنا پہلے پہل غم ہے کس طرح ہوں  
کیا قیامت ہے کہ نادانوں سے مرنا کو کہوں  
بیادہ دل مرے پامال ہوں زندہ میں ہوں  
اس سے بہتر تو یہی ہے کہ تین دنیا میں ہوں  
داع ہیں درد ہے کہ تو کو کہی چھلے تھیں  
کس طرح دلو دکھاؤں کہ یقین اسے تھیں

۳۳۶

بہاؤن کو جو بوسے ہوئے تھے دونوں نادان  
اب بھی لینا ہے عوض قیلہ دین و ایمان  
ہم تر پتے ہیں جو روتی ہیں بہن درداں  
چھوٹ کر بھائیوں سے لطف خور و خوار ہیں  
جاکے بابائے یمن کے کہیں اب تاب ہیں  
نہاں ہو کر بوسے ہوئے تھے دونوں نادان

۵۳۴  
 ان کے یہ سینے سے لپٹا کے اور غصہ میں پیار کیا  
 بڑے غصہ کیوں تو کو عوض دے گا خدا  
 چاہئے رحم تھیں امت جد میں اعدا  
 بھائی سے کہنے لگے رو کے شہنشاہ ہوا  
 اسد اسد کا ان بچوں نے دل پایا ہے  
 رو کو عباس مرے شیر وں کو غیظ آیا ہے

۵۳۵  
 اصل یہ ہے کہ مرے رخ سے ہوا غم آنکو  
 اجڑے اسکا خداوند دو عالم ان کو  
 پھینچوں کیونکر طرف لشکر اظلم ان کو  
 میں سمجھتا نہیں اکبر سے کبھی کم ان کو  
 بھکر ترشوش میں کب کشتے دل غم میں  
 اپنی اور بھائی کی اولاد میں کچھ نہیں

۵۳۶  
 دلوں سے دیکھتے ہو جو شش شجاعت انہیں  
 سرخ آنکھیں ہوئیں غصہ کی حرارت انہیں  
 حق چاہئے برابر غم قوت ہے انہیں  
 نیپ چڑھی آتی ہے یہ پیاس کی شہر انہیں  
 داغ اس سن میں گوارا ہیں بھلا کیوں کے  
 دل جلاتے ہیں مرا سوئے ہوئے لب ان کے

۵۳۷  
 عرض کی دو لوں سے تھو بہن غلام ابن غلام  
 چاہئی پہلی مصیبت میں تین آئین کام  
 پہلے دی جان تو کیسا ہوا بابا کا نام  
 آپ کے صدقے میں کیا پاشرف لے شاہ امام  
 ادن کو حاصل مر پاشکشن امید ہوئے  
 اس طرح سے جو مرے زندہ جاوید ہوئے

۱۲۵

دل میں ہے فائدہ نون بد افعال کریں  
خون سے درشت کو بھی نہ کھلی لال کریں  
زندہ کھڑوں سے اگر ادنیٰ نہیں پال کریں  
نہ رہے حاجت تشویر بھی وہ حال کریں  
ایک مدت سے ہے جس شے کی غرض مل جائے  
باپ کا بھائیوں کا اچا غرض مل جائے

۱۲۶

شر نے کبر سے کہا تھے ہو بچوں کا بیان  
ویدنی ہے یہ فصاحت یہ بلاغت و بیان  
یہ بھی ہے احمد رسل کے کھڑانے کا نشان  
یہ بچا ممکن نہ جواب انکا یہ جٹان  
کہا قاسم سے کہ دو نو میرے شیر زمین  
جبر عقیل اس نے ہیں یہ عقل میں بھی کتیا ہیں

۱۲۷

گوئیہ کچھ ہیں شجاعت میں کسی سے نہیں کم  
یہ وہ ہیں جو ہم نے ثابت قدمی ان کے قدم  
تجسس اور ان کے پردے سے بھی محبت باجم  
ان غرض حال رہے تھے یہ نہیں سلطان ام  
چلو تھے تھے کہ انھیں دہیان دغا کا نہ رہے  
بھول جاؤ زمین جو یہ یا تو زمین تو غصہ رہے

۱۲۸

کشتے تھے خون و خون کے گھجھاؤ انہیں  
تم کو ہم سن ہو را کھیل میں بلبلاؤ انہیں  
چین سے بیٹھو کہیں خیمہ میں سے جاؤ انہیں  
ناگمان مان نے صدارتی کہ بیان لاؤ انہیں  
کچھ سنو میں بھی جو مضمینی شہ و الابر  
مرنے کو جانے میں کیا یہ برباغت کیا ہو

۵۱۱ دو نو کھنے لگے ہوا زن نواب مر جاہین  
 مادر آزدہ بین ہم خیمہ بین کو کر جاہین  
 ہو مناسب تو بین سے کے برادر جاہین  
 شوق نے فرمایا کہ اچھا علی اکبر جاہین  
 اسے دیکھو نہ دیا اذن وغا کا بیٹے  
 جا کے کہہ آئیں کہ اب تک پھین روکا بیٹے

۵۱۲ لے کے ہمراہ جو اون کو علی اکبر آئے  
 طعن سے بولین جو مطلب ہے بر آئے  
 واہ ہم خوب لڑے فتح ہوئی گھر آئے  
 زندہ خیمہ بین چلے آئے نہ مر کر آئے  
 کہا اکبر نے اٹھیں مرنے کی رخصت ملی  
 یہ مصر تھے مگر آقا سے اجازت نہ ملی

۵۱۳ بو بین کس طرح کہا تھا سنو میں بھی آرا  
 عرض مطلب کا ہے ہر ایک سے انداز جدا  
 ہاتھوں کو جوڑ کے قد مونہ نہ کیوں کر رکھا  
 جا ابھی خیر سویرا میں دلا دون کی رضا  
 میرے اعزاز میں کیا کہ نہ کریں گے آقا  
 عرض نوٹدی کی کبھی رو نہ کریں گے آقا

۵۱۴ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت کو خبر  
 آئے خواہم سے اپنے غدار چھکائے ہوئے  
 عرض کی ازوجہ یہ مسئلہ کہ میں ہوں مضطر  
 میرے بچوں کو ملے اجرو شہادت کیونکر  
 سرخرو فاطمہ نہ ہر اسے رہوں نام رس  
 بین کہیں کی نہ رہوں گی جو یہ نا کام ہے

۴۶  
 بیچے پانچ مین دیکر اور نیندیں لینا کفن  
 لائی حضرت کے قریب ایک کوٹاں اک کوٹین  
 عرض کی دودھ نہ حاضر ہیں یہ لے شاہ فرین  
 آپ یہ دوہریان نہ بیچئے کہ ہم انکا بچین  
 جانین دیدین لے لے لے لے لے لے لے لے لے  
 کو بیچے ہیں لے لے لے لے لے لے لے لے لے

۴۷  
 عذر لکھ نہ فرمائیے اسے سبط رسول  
 اب تو اس لڑکے کا محتاج کا ہر یہ قول  
 منہ پر دامن لیا رونے لگا دیندہ بول  
 کہا جائیں کہ شہادت کی سعادت حاصل  
 ہو دین تسلیم کو گر دیکھو و صلے ہو  
 ہاتھوں کو جوڑو کے قریب دیکھو و صلے ہو

۴۸  
 جب قدم چوم چکے وہ گل گلزار نبی  
 دی صدر از نیل ناز شاد نے کیوں کھلائی  
 تہمتے بھی دودھا تھیں پختہ بار خستہ می  
 عرض کی یہی نشانی شاد سے کہ ہاں ہاں بی بی  
 دیکو پیغام مسرت کے علیے آئے ہیں  
 چھو میں جان آتی ہمارے کو جو یہ جانتے ہیں

۴۹  
 فرض پیتے کیا اس طرح کا پھرون ہوگا  
 فصل وہ ادھر ہی چھوڑی نہ یہ سن ہوگا  
 مہربان پھر نہ یہ شاہ ملک و جہن ہوگا  
 ان فرض آج جو ہے کل نہ یہ نہ ہوگا  
 اؤن دیکو تھیں مرنے کی دعا فرمائیں  
 اب غمور آپ بھی قدون سے جلاؤں ہیں

کہا بانوں نے گلے سے انہیں ہم بھی لٹکاؤ  
دل تڑپ نے لگا دو نوٹے کہا اچھا آؤ  
ہاتھ شاؤ نوپو دھو سب جھکے کہا جلدی جاؤ  
لو بیا سے مرے چھوٹے کا بیچ نہ کھاؤ  
دیر اچھی نہیں اب مرنے پر تیار ہیں سب  
دیکھو جو جس شہادت کے خریدار ہیں سب

سب سے ملنے لگے بڑھڑھکے جو وہ ماہ لقا  
وفا تو انہی خیمہ میں قیامت برپا  
گو درمیں پیار سے جب اکبر وفا تم نے لیا  
کہتے تھے بھانجیوں کیواسطے عیاش کیا  
دیکھو صدر مدد تھا کہ جاننا زحید ہوتے تھے  
ہاتے مسلم شہ دین کہتے تھے اور روتے تھے

کہتے تھے عیون محمد ہے بہت غم کا دوزخ  
ساتھ کھیلانے کے ہم آؤںے دیکھو کو نہ دور  
جلد تو آئیے اندر کو گر ہے منظور  
دیکھنا راہ ہماری اور خشت پر ضرور  
جام کو نور کو زور امت نہ لگانا بھائی  
جب ہم آئیے تو نور دس میں جانا بھائی

پٹی جب عیون و محمد سے وہ رشک کو کب  
بان یہ کہہ مری بخش صبر نہیں ہوتا اب  
بوسے زلیب کے لیے بھائیو تم آؤ گے کب  
وہ لپٹ جاتی تھی بڑھ کر جھلپوتے تھے جب  
وہ بدیم حال دل آپس میں بیان ہوتا تھا  
پھر کسے ایک کس سے گلے ملتا تھا اور ملتا تھا

۱۵۰

جبریل علیہ السلام سے ہوا اور زیادہ تم  
دن کو فوجوں کو بوسہ دیا کہ ہو اے اللہ  
جو فوجوں کو کھڑے کر دینا وہ جو یوں  
تھا جو جب حال غضب کی تھی جا آئی ہو  
پیچھے دو دو کے بین آئی تھی گھرائی ہو

۱۵۱

ہر تم کو کھلا فلک کی نہ ہو کھینچ کر  
وہ تم کو کھلا کر جس طرح ہو دیکھا پر  
آج بھی آج بھی کی تھی اور آج بھی نہ  
کیا تم تھا کہ نہ ہو جو لی جسے مان تالی کو  
کتنی آئی تھی یہ دیدار مسما خیر کو  
ان سے چھپے ہو خدا حافظ و نام کو

۱۵۲

جو آئے رہتا دیر میں کرام  
بہت تھے ہمراہ کہ تھے ساتھ شہنشاہ نام  
آئے دو دو کے فرسوں میں درین عالم  
بڑے کھور و نیم کھور تھے جیوں کی کیا سلام  
باکین اور تھے جیوں میں برقی کو شکر تھے  
موت کے فکر اعداد کو پیام آئے گئے

۱۵۳

آتش کے شہر ہمسلم کے تھے جو آئے تین  
حق کے باز اور تین دور تھے آئے تین  
فوجوں پہاڑ تھے کو پیش کر آئے تین  
دو فوجوں کو خبر دینا غصہ آئے تین  
دین کا سلطان ہوا دین سے سفر کر تین  
آپچی آئے تین جنت میں خبر کر تین



۵۱ گھوڑے آتے ہیں براہِ مین لہے نہیں  
 کہتے آتے ہیں کہ قمار نہ دلدل سے ہو کم  
 کہتی ہوتی ہیں اس راہ میں رکھا ہے قدم  
 لپوٹتے ہیں کام کے میدان اگر لپوٹا ہے

۵۲ یہ فرس شیر سے ڈر جائے ہیں لنگھتے  
 یہ ایک کچھ کر جائے ہیں وقتِ خیر  
 راہ اگر بال سے باریک ہو تو وار سے خیر  
 شتر بھی آگے جو روکے تو پاست کریں

۵۳ دونو یہ پھول ہیں رونقِ دولتِ بہشت  
 وہی مشہور ہوئے یوسف کشتانِ بہشت  
 یہ پھول ہیں کہ توتلے ہیں وان جا کے پھول  
 اسلئے قصہ جان ہے کہ جو انی لجا ہے

۵۴ جیہ قریب آئے تو بہشتِ نسل کے اعدا  
 غل ہوا حشر کا ہے وقتِ خدا خیر کرے  
 کیوں تو شکر کہ ہے پچھلے کسی سے ڈرے  
 غل ہو اور ہوا بظہرِ فیضون پیرے  
 کیوں تو شکر کہ ہے پچھلے کسی سے ڈرے  
 غل ہو اور ہوا بظہرِ فیضون پیرے  
 غل ہو اور ہوا بظہرِ فیضون پیرے

۵۱

موجہا پیچ کر برتن شربہ اگر کی  
فراغ اعدا کی نظر سے دم پیکر اگر کی  
پیچھے ہٹے زمین ہوا آخر کی صفت کیا اگر کی  
پہلے ہی حکم کو خیر کو نہ کی دیوار اگر کی  
بین عووض باب کا اس قلمین غم طہرین  
اب راقہ کر کے گئے گئے گئے گئے

۵۲

پہلے ان دونوں کی نہ کی کیا کیا تھو  
ان کی تلوار بھی ادھی ہو اٹھا ادا کیا تھو  
کو اٹھائے ہوئے ہیں ہر ادا عدا تھو  
بین بد افسوس کے ملکر جنگ سے کھینچ کر کیا تھو  
دو دوا عدا طرے نار سفر سا تھو  
ابو ہر ایک صفت ادھی ہو کر دو دوا تھو

۵۳

املاط دورے بنے بنے بنے بنے بنے  
بہ عجیب تیری رفتار کہ اور تے بنے بنے بنے  
کچھ پوچھ پوچھ کر سب تیرے بنے بنے بنے  
ان ایک ہم سسکتی زمین ایک تمل کی کہند  
یکم دونوں دونوں کی تابین سے کھانے بنے  
فوج جب بھیجی تھی بھلا صفت کھانے بنے

۵۴

کچھ کچھ زمین دنیا میں اڑا لی تھی  
ساتھ ہی ہو گئے معدوم نہ جا بین ہیں تھی  
بہ کر کے محو جہان سے نہ تھی موم نہ تھی  
آج لاٹھا ہے عجیب طے سے سرخی کا طے  
بہ کیا کو یاد ہو زمین سے کہ کوئی بیٹھا تھی

۵۶۹

دوبہم پھر کے یہ چھوٹے سے ٹیکے کا کلام  
جہاں ڈرنا نہیں کیا خبر یہ شکر کا نام  
جاڑو فوج پر لیکر اسد اشکر کا نام  
عرض کرتا ہے یہ چھوٹا نہیں کچھ ڈر کا مقام  
مستقل جنگ میں انسان دم بیکار ہے  
گھوڑا قابو میں اسے فیض میں تلوار ہے

۵۷۰

دونوں بھجائی بھی ہوتے توڑ کی تھی جنگ  
جاڑو کی حد میں فوج پھینک لی جنگ  
چلتے لاکھوں تیر و خور و شیر و خدنگ  
جاڑو نام کے بغیوں کو دکھاتے چورنگ  
دہیان ایک ایک طرف رشتے پھرتے لڑتے  
مٹھن تھے اگر فوج میں گھر کے ہوتے

۵۷۱

جوش میں آگے یہ کہتا ہے بڑے سے چھوٹا  
کردیاں بغیوں کو بڑا بڑا کھوٹا  
دن ہوں ایسے کہ پسند آئے لگے انکو قضا  
آگے ہر ایک کھٹے شمع پہ خود اپنا گلا  
ایک جیسا انہیں مارو کہ نہ پانی بھین  
آگے شمشیر دم تشدد دہاتی

۵۷۲

اس طرح انکو دباؤ کہ نہ اک آہ کرے  
یوں چلے پہلے کہ خود ذبح ہونے واہ کرے  
جان پر کھیل کے تم تم مدد شاہ کرے  
نوجوانوں کی قتل کرے صلات یہ براہ کرے  
جہاں کوئی نہ ہو خیر ایک نظر دیکھ آئین  
جہاں کوئی نہ ہو صلیب پر دیکھ آئین

حکم  
 بپ کے غم میں یہ غم غصہ کی طرف  
 نہیں آتی ہی جاتی ہیں صحر کی طرف  
 بھائی یاد آتے ہیں جیسے تپتے ہیں دریا کی طرف  
 پویش میں قون کی آواز یہاں سے

حکم  
 ساقیا جام میں لگ پلا اعدا کو  
 حال وہ کر کہ ہو جھٹکے لگلا اعدا کو  
 سے اگر موت کا پیغام جلا اعدا کو  
 جام دل توڑ کے بھی میں ملا اعدا کو  
 روئے منہ ڈھانک کے شیطان جو کھٹکے  
 بان بہت جلد لگلا ہو جسم ان کے

حکم  
 لکچرہ سے ہو عطا دے جو جیلا بیدی  
 نام جس بادہ کا ہے فضل جناب حدی  
 چاہتا ہوں مر سے اعمال کی دو جلی بیدی  
 پانچ تو میرے کہ تر الفت ہے لطف حدی  
 دین سے جیکو ملا یہ وہ اسلام حدی  
 میرے جو اردن کے دو تین مرا نام حدی

حکم  
 سب کو جان دیا تو نے لئے الفت سے کہ  
 لمبڑی رکھتے ہیں تجھے فقط اک پیغمبر  
 تجھ ساسی ملا کیونکر تو تازان کوثر  
 لکچرہ خالق نے بنایا سب سبوں کے بہتر  
 تو میکش جو ہو کم شاد رہتا ہے  
 کہیوں قصیری پہنچتے ہیں خدا کی جگہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب میرے دل سے نکلا ہوا ہے  
 اور میں نے اس کو اپنے دل سے لکھا ہے کہ

ساقیا تجھ کو ملائیے غلام کا تیرا  
سایہ جب خاک قدم تیری بنایا تیرا  
تیرے عشق کی آفت کا ملا ہے بادا  
قی بجانب ہے تیری توسل میں کی خواہ  
آری ہوں اگر کہیے کو فرشتہ بھیجوں

۱۷۷  
 نے کا دربار پر سے روح کو تاروٹے  
 جا چھلکے نہ کوئی زیر زمین شیشا ٹوٹے  
 جانتے آج تو منکر کی بھی تو باٹوٹے  
 تو تعمیر کی طرح دل نہ ہمارا ٹوٹے  
 چاہے یہ لپکے لپکے یہ منجھو اور عاتق  
 عالم پر جام ملے تار بندھے اسے ساقی

جان میکش کی چلی جاتی ہے جلد آسانی  
شہید ہے غم و اندوہ کا دریا سانی  
بادبان آج ہے تیرے تولا سانی  
دل مراد و تباہ ہے کشتے نے لاسانی  
حضرت نوح کو طوفان سے بچانے والے  
عالم ساحل امید دکھانے والے

ساقیا ایک نئی ٹھکانا بنون خبر

دور سے لڑ رہے ہیں حضرت مسیح کے پیروں  
 جھوٹے سیارے بھی ہیں کم سن چلی اپنی شکر پان  
 کو کہہ دیتی ہیں بہت پرندیں یہ تو جانی  
 تیر کی طرح ہر اس صفت سے اگر جانچیں  
 تیرا کر کے تیرے ہیں میدان میں جلد ہر جان

۵۷

پوہ تے تے ہیں جی را کہ ہے دور در کی ملیں  
 بن پریشان جو سردار تو لشکر کو ہراس  
 کوئی تھمتا نہیں میدان میں بدعتوں کو اس  
 تیرا ہوا ہیں ایسے کہ ہوا پیچھے ہے  
 پیچھے آئے ہیں اور کس قضا پیچھے ہے

۵۸

سروہ ہیں گزرو شان رخ و چرخ کا چین  
 رست و پا قطع کرین قلب کا بھی کچھ چین  
 پیچھے چھوڑیں تم اکجا دون کے کھر کھ چین  
 کہتے ہیں پائین تو جبریل کے پوچھی چین  
 پیچھے چلی جی دو دو ہیں ستارین ہیں جی  
 دو دو رخ اسد اللہ کی زائین ہیں جی

۵۹

دبید خون بہاتے ہیں پر شانی ہے  
 انہیں تران میں سمندر سے سوا پانی ہے  
 موعین جو ہر سرخسے یہ اب کی طغیانی ہے  
 لشکر شام جو کشتی طوفانی ہے  
 غن کے آنسوؤں سے زخم اپنی ہے  
 نبی پانی کیا اپنے کو پڑے کے ہے

۵۴  
 قرآن کا میں فوج استمگر کے لئے  
 آج بیوت میں ہر ایک بد اختر کے لئے  
 غمزدی و جان کے لئے ہیں تو بلا مگر کے لئے  
 بن کے یہ مار عذاب کے ہیں شک کے لئے  
 دیکھ برقی تھوچی تہ چپ ایک ایسی ہے  
 سانپ بن کھائے ہیں غصہ میں چپا کی ہے

۵۵  
 دونوں بچوں نے شکست میں تم کو دیا  
 کہ چھپیں پس سرحد کی لازم ہے تلاش  
 کسی جا بجا تم نگاہی لجاٹے کا  
 وار پیر دار جو کرتے ہیں تو سچا تلاش  
 انکو معلوم ہے وہاں آگ کا کٹ پیا ہے  
 دھوئے نار میں جانے کو یہیل باجہ ہے

۵۶  
 ابھی نہیں بیٹھیں تپہ پر کی شان  
 رن میں لا کہوں سے مقابل ہیں حیرت کی شان  
 گر علم پائین تو عباس کی حقیقت شہید کی شان  
 دونوں حضرت شہید کی شان کی شان  
 پہلی سیلے نے زنگوں کی طرح دریشان ہیں  
 اس گرنے کے بھی چھوٹے ٹرے کی شان ہیں

۵۷  
 وہ ظالم ہے کہ فوجوں کو ذرا نہیں  
 سنا بہت کا ہاؤں سے جو روپوش نہیں  
 کٹ گئے فرق گم کوئی سبکدوش نہیں  
 انبواد ٹھٹھے کے بھی قابل کوئی نہیں  
 تشنہ جام سے کفر ہر طور پر ہے  
 گر جسم سے تو بارگاہ اور ہر

۱۰

و اگر کس لطف سے کہہ سکتے ہیں یہ ماہ کامل  
 و اگر کس لطف سے کہہ سکتے ہیں یہ ماہ کامل  
 و اگر کس لطف سے کہہ سکتے ہیں یہ ماہ کامل  
 و اگر کس لطف سے کہہ سکتے ہیں یہ ماہ کامل

۱۱

حلاقت اس سن میں نہ تیر و نہ تیر و نہ تیر  
 صاف ہر صفت ہوئی ہاتھوں میں صفائی ایسی  
 کہ نہ تیر و نہ تیر و نہ تیر و نہ تیر  
 کہ نہ تیر و نہ تیر و نہ تیر و نہ تیر

۱۲

کہ جس کی بھی نہ زمانہ میں نہ کسی ایسی راز  
 کہ جس کی بھی نہ زمانہ میں نہ کسی ایسی راز  
 کہ جس کی بھی نہ زمانہ میں نہ کسی ایسی راز  
 کہ جس کی بھی نہ زمانہ میں نہ کسی ایسی راز

۱۳

جس پر ہر حال اس تشنہ کو پہنچان لائے  
 جس پر ہر حال اس تشنہ کو پہنچان لائے  
 جس پر ہر حال اس تشنہ کو پہنچان لائے  
 جس پر ہر حال اس تشنہ کو پہنچان لائے



۵۹۳  
 رن بین شیرون نے دیکھا یا نہیں اور آدا  
 ایک جلاو بھلا دود کے مقابل کیا تھا  
 دو بھان اسے تو ایک ایک تہ تیغ آیا  
 بین اگر صفت سے طر ہے ہو گیا ہر ایک ہوا  
 ساتھ چار اگر کہے ہوئے چاروں زخمی زخمی  
 سیکڑوں لائے ہیں میدان میں اور ان زخمی

۵۹۴  
 دیکھ کر پر سے بھان کر تھی ایک ایک بیان  
 ہر کے بچو پیٹھ ہوی مروت شاہ زمان  
 چاروں بیٹوں نے مرے دے نکلے امان  
 جلاوٹے مر گئے دو دھڑے بین و شیر زان  
 اون سے عزت ہے مری باپ کی عزت نے  
 یکساں دن سے ہے ظاہر تو بجا عسکران سے

۵۹۵  
 کھلے پیچوش میں دو کو صدوی الہار  
 رکھی عزت مری تم دونوںے پیاروں میں بنا  
 بے زرا بھوک میں اور پیاس میں اور ناشوار  
 سن بہت کم ہیں اور جمع ہیں اکھوں کفار  
 کھلی عزت مری تم دونوںے پیاروں میں بنا  
 بے زرا بھوک میں اور پیاس میں اور ناشوار  
 سن بہت کم ہیں اور جمع ہیں اکھوں کفار

۵۹۶  
 کھلے باد کی صدا فوج میں دے آسے دلیر  
 دونوںے چار طرف کو دیکھا لاشوں کے ڈھیر  
 پوڑی ہی پیاس کی عینے سے طبیعت ہوئی سیر  
 پوڑی ہی پیاس کی عینے سے طبیعت ہوئی سیر  
 مان یہ چلائی کہ ہے وقت وفا کا واری  
 منہ ہر کو نہ بھر سکے چھپ نہ ہٹنا واری

۱۲

و یہ چھوٹے بچے ہیں جن کو تم نے اس کے دل میں  
بات ہم شہنشاہوں میں نہ دیا ہے یہ مادر و زبان  
ابو بکر جیسے بچے جیسے تصدیق ہے جان  
نصرت شاہ کو تو حق الامکان  
تم نے نہیں دیا دن سے میری بات پوری جاتی ہے

۱۳

کیا ہے اب کیوں نہیں ہوتے شہنشاہان  
مطہن ہوں میں مضطر کو مری آنے قرار  
کب صدا دینی مارے گئے دونوں لدار  
پال میں اٹھوں کی روئے کو اب ہوں تیار  
لائے آئین بھجے وہ وقت دکھاؤ بیاد  
میں بچا آئی ہوں ماتم کی صفت آؤ بیاد

۱۴

یہ ان تو یہ حال ہے وہاں اگر وہ بچہ شہنشاہ  
اب لکھتے ہیں برابر سے عین شہنشاہ  
وہ بچہ اس بچہ سے پہلے کی طرح  
کچھ نئی دوسرے بچے کی طرح  
بہت وہ انداز یہ عالم ہو جو دم بھی نکل  
بگ بگ چھوٹے ہیں تو وہ بچہ بون سے قدم بھی نکل

۱۵

اٹھ بھی کرتے نہیں ان کے دل میں  
جس کے دل میں ہے سب اس کا نام مشکل  
جس کے دل میں ہے سب اس کا نام مشکل  
جس کے دل میں ہے سب اس کا نام مشکل  
جس کے دل میں ہے سب اس کا نام مشکل  
جس کے دل میں ہے سب اس کا نام مشکل

۱۲۱  
فل ہوا فوج میں وہ شیر جو لگا لگا کر  
فلک عزت و اجلال کے دو ماہ اگر  
جوش جرات کا یہ تھا گاہ اوٹھے لگا کر  
شہر سے عباس نے کی عرض وہ دیکھا کر  
ہر امداد یہاں عید و قافا جاتا ہے  
بھائی مسلم کا نشان آج ملتا جاتا ہے

۱۲۲  
شہرے ارشاد کیا جلد بیکار جاؤ  
نذر دیر ہو علی اکبر جاؤ  
رو کے فرمایا بھیجے کے کہ در بیکار جاؤ  
بھائی بھون سے کہا تم خیمہ کے اندر جاؤ  
بین بھی جاتا ہوں کہ تم تھارے ہو گئے دو  
فوج سب گزشتہ گھر ا رہے ہوں تم سے دو

۱۲۳  
اے آتے ہیں بیٹوں نے جو نیک کہا  
بھائی رو کو اتھین فرمانے والے شاہ بدلا  
کے پھرتے پورے اے اکھا نہیں جاتا اچھا  
یہ اگر جائیگیے ہو جا لگی آفت بیکار  
خارت اعدا کو دم رنج و توب کیلئے  
ساتھ کھیلے ہو سے بھائی میں بھائی کے لئے

۱۲۴  
ادھلے روئے ہوئے شہر کی طرف  
شہرین کہنے پہلے سب بیکار جاؤ  
گم و بھٹکے لگا لگا کر سب بیکار جاؤ  
خاک و خون میں اداں و دو کو غلطان دیکھا  
خاک و خون میں اداں و دو کو غلطان دیکھا  
خاک و خون میں اداں و دو کو غلطان دیکھا

۵۱۵

پس جب پوچھا تو کیا سنتے ہیں شاہ میرا  
کیسے ایک بہت کم بھائی ہمشیر  
وہ غلے میں تو درود نہیں کرتے جبار  
حضرت ایشاک نے پھر اٹھ کر تہ جبار  
وہ پھر گھر آؤ نہ ہوئی سہ عنایت شکر کی  
حق تعالیٰ کی زیارت ہے زیارت شکر کی

۵۱۶

جس کا شاہ دو عالم نے کہا دنیا  
بہن فوج بھی اس سے بڑا اتنا عطا  
وہ فوج لے کر آئیں میں بے در و کچھا  
ہم تو کہتے تھے کہ تہ نہیں بہت جلد آقا  
خیرہ پور ہیں دم نزع خضر آج  
خیرہ پور ہیں دم نزع خضر آج

۵۱۷

باتوں سے شکر ہے قہر کا پھر  
کہ زانووں پر خوب کیا شاہ نے پیر  
دو کھڑا جاننا نہ جانو نہ بہن کو بہ قرار  
اگر مہر میں جلو دیجیدین عین سب تدار  
عرض کی جب یہ دعا نزع کی شکل سے  
تہ یہ ہیں جو رادھانے کے بھی قابل نہ

۵۱۸

کہا پھر فرمایا کہ آہ شکر اٹھا لے تم  
اب کہیں کہہ دیجئے کہ سچ ہے تم  
بجلیاں آتی ہیں تم کو سچ نظر آتا کہ تم  
کہن ہیں یہ جو اشاروں سے بلاتے ہیں کہ تم  
درویش سے دو جام دکھاتے ہیں کہ تم

۱۱۱

شہزادگان نے کہا میں یہ تھا کہ دادا  
نام انھیں کا ہے علی پین بی میرے بابا  
بہ کٹو بھی ہے آئے کا تھا کہ چرچا  
مستطیع آتے ہیں تم دونوں کے لئے ہے

۱۱۲

یہ خبر سن کے جری مرنے پر تیار ہوئے  
ہچکی آئی تو عیان موت کے آثار ہوئے  
مضطرب اور زیادہ شعر ابدا ہوئے  
پاؤں پھیلا دیئے خاموشی وہ دل لرز ہوئے  
گئے کوثر کی طرف پیاس کے مابے دو نو  
رو دیئے سب جو کما شہ نے سدا رہے دو نو

۱۱۳

لاشے اوٹھوا کے چلے شاہ زمین سے خیم  
کھتے جاتے تھے یہ رورو کے شہنشاہ ان کی کلام  
خوشیدون کا ادب میں نہیں کوئی کلام  
ہے چلو دو نو دیر و ن کو آ بار ام تمام  
میرا اچھا بہت پیش خدا عالی ہے شقاوت کی  
اوس نے نانا سے یہ بیوی کی شقاوت کی

۱۱۴

مان نے دیکھا کہ اے شان آئے ہیں ہم  
دو نو کو لائے ہیں دیند حسن اور اکبر  
جائے یوں ہے لکھا آئے ہیں میرے کبر  
جائے یوں ہے لکھا آئے ہیں میرے کبر  
دو نو کو لائے ہیں دیند حسن اور اکبر  
جائے یوں ہے لکھا آئے ہیں میرے کبر

۱۳۱

گو دین قاسم و اکبر و خنجرین جیلان  
 ہلے سلم کے پیر اہل حرم سب جلائے  
 حال او سد جو بہین کا تھانہ اللہ دیکھئے  
 دوڑی کرتی ہوئی لورن سے اس جہان  
 رو کے جلائی تھی مانوس تھے جسے دونو  
 ہاتھ پھیلے تھے کہ دے دو بجھ لائے دونو

۱۳۲

ایسا عیاش کو تھاپا س شہ عرش وقار  
 چاہتے تھے نہ بڑھے رنج نام ابرار  
 چاہتے تھے جو با تم کے لئے زود غیر مسلم تیار  
 چاہتے تھے لگتی تھیں جہان ہا تھوڑے تھے  
 دیکھو رو واپس لگے کمان بین کہہ دیتے تھے

۱۳۳

شہ نے فرمایا کہ قواہرا خنجرین سے لگاؤ  
 رو واپس لگھوں سے کہو دیکھو کہ سب کچھ لگاؤ  
 کہ چکے دیو ہوئی ایسا نبین سے جلیکے لگاؤ  
 واہ سے صبر کہہ قاسم و اکبر سے کہ لاؤ  
 روئے اس نے یہ چوہ و اس شہ صفد نے لیا  
 کہ کپ کو مان سے لیا ایک کو خواہ سے لیا

۱۳۴

قلیدر دلا کے لٹایا د تھن کھول دئے  
 بوسین وہ دونو نفر کہہ تم بھی دئے  
 قواہ سے دیکھو کہ اس کے تھوڑے تھے  
 تم نے جو نہ کی قبر کی جان کے لئے  
 تم اور جو نہ کی قبر کی جان کے لئے  
 ہاتھ پھیلے تھے کہ دے دو بجھ لائے

حالا

ٹھہرتا کہ اگر موت سے بہت مامی  
چلوں تو دو بھین بیاہ کے کھڑی لاتی  
چلوں تو فرزندوں سے دولت یہ بھی لاتی  
رج خوش ہوئی جو ان چار کے کاندھے جاتی  
ہیں یہ رسم سے حال پر کھلنے والے  
اوپر لکے ہوئے مری لاش دھانے والے

حالا

بے کشید اب نہ بیان کر یہ غم آل عبا  
آریہ تو نے بیت خوب ببت خوب کہا  
تو یہ بربائین مطالب یہ بھیجے ابو خدا  
کو ن بیان دیکھا دیان شاہ سے پیا لگا صلا  
حال مسلم کے پیوں کا کہا اب کیا ہے  
تو یہ بربائین مطالب یہ بھیجے ابو خدا

بابی

وہ بابت بھی برس بھلے جاہلین کے  
کیا خلیا ہے جو گناہ سے جاہلین کے  
پر سے ہیں تم خشرین دیکھ لگا کون  
خستین اچکے اچکے جاہلین کے  
پر سے ہیں تم خشرین دیکھ لگا کون  
پر سے ہیں تم خشرین دیکھ لگا کون

بابی

پوری سے ہیں تم راہ جہان کیو نہ دین  
کے عمر بھر سے ہیں مزار ام بھر دین  
ہائے ہیں خلدین اسے فریاد اٹھاؤ  
پیران پو خدا نے کی ہے تحفیت از شید  
دیکھو نماز صبح دور کھست ہے

۱۴۱  
 رات غریب کی حقیقت میں غنیمت تھی تو  
 وہیم کہ شکر اتوارہ تیرا ہوتا ہے  
 ہر لمحہ غم شادی و طرب ہوتا ہے  
 ہر لمحہ غم شادی و طرب ہوتا ہے  
 ہر لمحہ غم شادی و طرب ہوتا ہے

۱۴۲  
 کہے راہوں نے سفر صہب کی راہوں کو صہب  
 بہت سے تھے کہ جو صہب کی راہوں کو صہب  
 بان لگا کر کہیں نہ لگتا نہ صہب  
 وہ سہی پیاں کہ شکر دین غریب  
 چوینا ہے کہ ہر لمحہ غم ہوتا ہے

۱۴۳  
 شب وہ سہی کی حق تو حکم شاد  
 جاتے ہو جاہل ملک کا یہ معمورہ  
 شہر سے وعدہ جو کیا تو دہ کر پورا  
 میں کا قوت محکم کر دین اور صہب  
 فوجین وہاں آئی ہیں ان کی کھیل  
 جو بان چیدین پھول پنا اور پنا

۱۴۴  
 ہیں اور حکم شکر کہ غریب  
 ہر لمحہ غم شادی و طرب ہوتا ہے  
 ہر لمحہ غم شادی و طرب ہوتا ہے  
 ہر لمحہ غم شادی و طرب ہوتا ہے  
 ہر لمحہ غم شادی و طرب ہوتا ہے



۵۴  
 قتل ظلمت کدہ قبر میں سبب شد و در  
 راہ پائی بنین جن سمت کو چائی ہو نظر  
 نمی نام نظر آئے ہیں بیان کے چھوڑ  
 مہین دیا کے کنارے ہے لچچی پائی ہو  
 ار تر نور شکستے آواز لگا کر  
 جب ہوا چائی ہو جب ہے کی صدا آئی ہو

۵۵  
 بیان روتی میں گرمی میں کج شباب  
 بنین جن کے لیے ان کو ہوا رات بایا  
 بنین دن ہو گئے بنین ان کو ہوا رات بایا  
 بنین دن ہو گئے بنین ان کو ہوا رات بایا  
 بنین دن ہو گئے بنین ان کو ہوا رات بایا  
 بنین دن ہو گئے بنین ان کو ہوا رات بایا

۵۶  
 دشت اس رات میں ہو شش شبہ قل جبر  
 تر پیچید اٹھاتے ہیں گھر میں صبر  
 جبر نادان جو ہیں ان کو چھپے ہیں صبر  
 دل مکہ میں کو چھپے ہیں صبر  
 جبر نادان جو ہیں ان کو چھپے ہیں صبر  
 دل مکہ میں کو چھپے ہیں صبر

۵۷  
 ہوائے فغان جو فغان کے مولا  
 جبر نادان جو ہیں ان کو چھپے ہیں صبر  
 دل مکہ میں کو چھپے ہیں صبر  
 جبر نادان جو ہیں ان کو چھپے ہیں صبر  
 دل مکہ میں کو چھپے ہیں صبر  
 جبر نادان جو ہیں ان کو چھپے ہیں صبر



۵۴  
 دکھا ہے وہاں حسن سبز قبا کا خلعت  
 چادر فاطمہ ہر اسے بیان ہے زینت  
 وہاں ہے ملبوس بین گلہاں خانگی گشت  
 بان ہے لکھی ہوئی خوشبود ہے باغ غشت  
 منتر کہ ایک دم آپس ہی کی تو شادی ہے  
 ورنہ بی زادہ اگر ہے یہ بی زادی ہے

۵۵  
 امین ج راستہ کرتی ہیں کین اراکون سے  
 جب کھلے پھول کہ ایام خزان کے آئے  
 دل ہی اپنی کف افروز خانے کے بد ہے  
 کہہ کر باندھے گئے تار نگہ حسرت کے  
 دونوں پیدا ہوئے دکھ درد کو دن بھر تک  
 رات نہ سوئی کوئی وہ یہ بنا کرنے کو

۵۶  
 دل بھر سے آتے ہیں تباہ و بکین دلہ  
 موت کا باظر کلائی یہ جو گنگنا گیا  
 بوجھ چھوڑی کوئی گلہاں مین ہوئے ہیں درخت سے  
 اپنی کی خبر ہے یہ ہے سب پر طرا  
 دیکھ کر اپنے ہی دلپائے جو مان لونی ہے  
 تباہ پائے کے غرض سنیہ زنی ہوئی ہے

۵۷  
 ڈالے بنوں نے جو غلہ غم پیش آئے  
 درم داغ جا بیک بین سے اٹھائے  
 یہ سب ان سے پانچون جاوڑم کھائے  
 اب ہے فکیرین ہیں کہ جس طرح کوئی مر جائے  
 بال ہونے کے پہر نشان کھلے جاتے ہیں  
 غور و خیر و کج ہے کہ بیان کھلے جاتے ہیں

۷۱

بہشت شہر کا سب کو بجائے شہریت  
 از قیون کے ہے یہ ہوئی آخرت  
 کیا وفادار تھی اندری اذن کی نعمت  
 ساتھ دودھ کے برابر لگے سب تابخت  
 اگر کیا چین اٹھا کر جو اذیت سوائے  
 شہر کے ہے جائے ہوئے تار و قیامت کو

۷۲

ان کو بان عید کو مروان کو ٹھاکر لکھ  
 بی بی ہندو کے لکھ کر لکھ لکھ  
 بہمن خان کی قصہ میر ہے زانو سے  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 غم بھی پکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 یہ اثر ہے وہی انک کہ دودھ لکھ لکھ

۷۳

بی بی بین دامن بن رہی تہ وہ مسر  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 جب لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 د لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۷۴

بہشت پر سورہ اخلاص لکھ لکھ لکھ  
 حق کی پوچھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 پوچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۱۲۵  
 آئے ہیں جیکہ درہن بیان ہے آیا بدو کھا  
 کہ یہ بھائی مددی زینب فطر نے صدا  
 لے کر فطر سے نرم سے  
 بچہ چاہے کہ یہ بچہ چاہے  
 عقیقہ چاہے کہ یہ بچہ چاہے

۵۲۴  
 جب کہ خطیب مقرر پر یہ ہوا افغان  
 کہ محمد بن قحطاف ہوئے سلطان مان  
 دل لگے کہ کیا حیدر زمر کا بیان  
 کہ چاہے بدوہ دن اور وہ زمانہ جب  
 کہ اولایا ہے

۱۰۰  
کہ عجیب فکروں پر مبنی سجان اند  
میر نخل تھا جہان احمد مختار کا  
جمع تھے اور بھی غیب طبع کے اند  
نابین برادوں سے ہرگز نہیں  
شعین اب تک اسی نخل کیلئے روئے ہیں

۱۵۵  
ایک کچھ بیابان زمانے میں نہ ہو گا البتہ  
بہتری رخصت نہ ہوگی نہ یہ سال کا جوڑ اپنا  
طرفہ تو تھی ہوتی نہ یہ سال کا جوڑ اپنا  
کھوٹا ہوگا اس طرح سے اٹھا کہ جتنی سہری رہا  
چاہیے کیا رہا تو قبر بھی تیار نہ ہوئی  
انگریزوں نے نہایت در تعزیت کیا ہے ہوتی

۵۷۷  
 انجمن کئی اٹھ کر گئے سلطان ائم  
 جا کے مشغول ناز و نین ہوئے سب پر  
 صبح کے طور نمایاں ہوئے شب پر  
 دین شست تم کرنے لگے تم شست  
 گی نہ ہر کی زیارت کو تم نے گنج  
 بیاغ غرض ہے بلوچوں کی تم نے گنج

۵۷۸  
 چھپ چھپ کھل کھل پھیلانور  
 تیرے کھیلے پیدا ہوا گویا کافور  
 ایشیادین سے کس نہ چلے اے کھیلو  
 اچھو کھو کی طرف بغیر ناز اے حضور  
 جوجہ شہت نظر قدرت پیری آئی  
 دشت کین باغ بنا بخل ساری آئی

۵۷۹  
 نور افروز ہاکی سب کہ مشرق کی چال  
 دین کو کیا دین پائے پائے چال  
 شہ جو قوم ہے یہ بھی کہور بہن بال  
 رقیہ شہ کہ غلامی بہت شال  
 عیون قہار کہو بہتے دین تو کھلتے دین  
 عیون قہار کہو بہتے دین تو کھلتے دین

۵۸۰  
 اناؤ شہ کے بڑھ کر شہ کی فخر  
 دار سے لاس کہ صاف دینی ہو کھتر  
 اناؤ شہ کے بڑھ کر شہ کی فخر  
 دار سے لاس کہ صاف دینی ہو کھتر  
 اناؤ شہ کے بڑھ کر شہ کی فخر  
 دار سے لاس کہ صاف دینی ہو کھتر

۱۲۵  
 گل کر تکی کوئے پیا مادہ جهان سبز ہے  
 گل غور و در ہے و دان کن تھیں تھیں کیا ہو  
 جوئے ہے کہین گزرا زمین اک کا جاتا ہے  
 بے جہان چین جوئے میں غصتا ہے  
 بے خون آریا ہے لالہ پیکانی ہے

۱۲۶  
 بن میں گل سے پھل کس کی آنکھ  
 دل پہ آفت کا پیرا میری آنکھ  
 سب میں قاتل کہ ہے تیری آنکھ  
 سبھی بچی بھینکے ہو گیس کی آنکھ  
 یہ تو بھٹکا ہے کہ چین ہو خزان گلشن کی  
 شہر میں کی طرح ہو گر ان گلشن کی

۱۲۷  
 جب طرے دیکھے اشد کی اک قدرت ہے  
 کہتے آئے ہیں یہ سب بن ٹہری دولت ہے  
 آہن سے نئی انداز نئی صورت ہے  
 دین غنچہ سون کی سی آفت ہے  
 بوسے گل باغ میں ہمدش صبا جاتی ہے  
 شکر لون نغمہ بیل کی صدا جاتی ہے

۱۲۸  
 بھٹی رویش زمین ایسے برابر ہیں گل  
 کہتے گل بیٹے فروغ ہے جی بھڑکے گل  
 حاجت پر کچھ طاووس چین پر ہیں گل  
 انہما ہو گئی بس باغ کے اجڑے گل  
 جب ہوا جاتی ہے بکری گل تر آئے ہیں  
 ترش میں کھڑکتی ہے شہر آئے ہیں

سب کہیں جا کر مشق یہ چاہی ہے  
اندرونِ بیہفت لالہ چاہی ہے  
صاف داغون کی سی ایسی کھٹا چاہی ہے  
گلی گریسین جو بہت بات یہ نظر آئی ہے  
کیر کیر کی سی جیسے پر دہن آئے ہیں  
روندے خبر جسنیان جو چمکے ہیں

جوشنِ طوفانی میں اتر کر کیا دریا  
ہوئی آواز گلشنِ فردوس کا نقشِ دنیا  
کہ اک سرو کا قد بر طعنا ہے صحرا  
خارِ کوس پہنے کی جا جو بینِ بالِ بال  
بلبلین گھبرا کے درختوں پر چڑھی جالی میں

۵۲۷  
 تعجب لطف خدائی سب کو غنی بنانداره  
 بیگمان ظلم کا عالم میں کھلا دینداره  
 فوج اعدا ہوئی تیاری کھلا دینداره  
 رشتہ کا ہوا ہر سمت بلند آوازہ  
 دین جو آمادہ ہوئے خار سم کر نیل  
 گلن زہر ابھی لکھنا ہوا چکر نیل

علم حضرت عباسؓ کھلا نہ تھا کسی صنف  
اور عزیز ایک طبع جن کو شرافت و شجاعت  
ان تمام کے لیے کہ در خجیب  
نہ ہوئے اندر نہ پنی اور نہ ایک کجی



۱۳۵

اگر اناس شجاعان عرب شیر و غنا  
 دافع ظلم و مہم تاج احکام خیر  
 صاحب جود و دہش مالک ملک تقوا  
 قاطع کفر شریف النسب ارباب وفا  
 زینت بی ایسے کہ ہونگے رہ حق میں ہرگز  
 ہر چہ کھون صفتین مہم نہ ہوں مشرک

۱۳۶

آرمہ بہر مطرب کہ ہوئی فلک آفتاب  
 سر فلک کہ نہ گئے شاہ ام کے جانباز  
 مگر کیا ایسی کجا بجز فلک سے ساز  
 بکسی اندازہ ہوئی حضرت کی طاعت  
 مگر ادھر سے گئے گلشن خست کی طاعت

۱۳۷

غم میں احباب تکے بادیش فضال  
 فرق دریاے شہادت ہے کہ لال کے لال  
 خون میں حضرت عباس کے کجا کی ہو لال  
 سر نہ زلوعم و حسرت میں شہادت درین  
 اب فقط قاسم و عباس ہیں ادا العزین

۱۳۸

عبد عباس کا ہے جادون میں کو جگہ  
 و بہر غم ہے اکبر مہر کی نگاہ  
 کہتے ہیں قاسم و شاد کہ سب جان اللہ  
 میری بابی ہے کہاں جا بگوئے آپ اوجاہ  
 اپنے چھوٹوں سے جدا ہونے کا غم کھانا ہوں  
 آپ کا خود ہوں اب کہوں جا ہوں

۵۴  
 آرمین قوت بازو سے نصیحتیں ابن علی  
 ہمدردی کا نذر ہے لاشے اچھی  
 آپ نے دیکھ کر خود اپنے آپ کی حالت پر  
 اپنے آپ پر غور کیا میں جان آپ کی حالت پر  
 ایک آقا پر خدا سرور تو خیر نہیں میں  
 کہ غلام ان کا ہوں گویا کالی کا قندہ

۵۵  
 چاہتا ہوں کہ اگر ملک ملک سے جاوے  
 اور نصیحتیں زیادہ نہیں کچھ ملے گا  
 میرے بارود پر ہے بابا کا وصیت نامہ  
 بہت آسان ہے کاغذ دیکھ دیتا ہوں  
 ابھی تم آسان سے اجازت میں لے لیتا ہوں

۵۶  
 جو لے وہ دوزخ بری جا تو ان غنیمتیں  
 تم سے مانوس میں ہو گیا شہنشاہ دین  
 جان سے بھگتیں بھلائی شہنشاہ دین  
 دل میں اسے کہیں دشا ذرا آجھو  
 دیکھ کر اب تم سے میں آباد ذرا آجھو

۵۷  
 تم نے میرا آپ کا ارشاد سنا  
 کہ میں نے سنا ہے کہ میں نے سنا  
 اب جو پہلے نہ سوئے لشکر جاوے گا  
 آپ میں اپنا لگا لگاٹ کے مر جاوے گا

۵۴۷

دو کے اُن دونوں دن نے کہا اچانک دکھاؤ  
 بیان تو امید یہ تھی لاشے ہمارے اٹھواؤ  
 حکم جو مودہ کو در شاہ کی خدمت میں جاؤ  
 یہی تیرا ہے سدا رو جو وفادارن کی لپٹ  
 کہیں گے گلزار شہادت کی مبارک ہر پھل  
 کہیں گے گلشن خشت کی مبارک ہر پھل

۵۴۸

نئی کہ یہ پورے ہوا منظر سے خوش خلق سوا  
 غم نہ شہید گرا جائے وہ باپ سے وفا  
 ساتھ ہی کھول کے غم کو بھی باز دیو دیا  
 عرض کی اس غلام آپ کے خواہان رضا  
 یا شہدین مری باری میں گذارش کی ہے  
 اس کو چھوٹے بابائے سفارش کی ہے

۵۴۹

سرفروغ سے جتنیجے کا اٹھا کر دے  
 دیکھا کا غم تو زیادہ شہر صفد دے  
 یاد کو کے بہت اشتیاق برادر دے  
 غش کی نوبت ہوئی یوں دلبر جیل دے  
 بے اس سچ میں مرنے میں انتظار کیا  
 یوں رضا آگئی کہ تم نے مجھے مجبور کیا

۵۵۰

گم آتا تو تابو کہ نہ بھی کی کہ نہ  
 بند سے میں اکبر عباس بھی نہ پھر  
 دسیان اس کا نہیں تم کو کہ ہو پوچھو مادہ  
 رات دن خون دل زار ہے کیسی  
 کہن ہو کہیں سہارہ جائے کیسی







۵۶۱  
 قاسم ادب بجایا کہ گئے بان تریب  
 منہ کو چادر سے چھپا ہے ہوا تھی غریب  
 بولی بان جاتی اتوں میں تیرا چھپ چھپ  
 ہے تو ثنا آپ کی تقدیر پر ہے میرے نصیب  
 سلطنت جاتی ہے اور ملک وراثت ہے  
 تیرے میرے مریضی کا عصا چھپتا ہے

۵۶۲  
 ایشیا ہے دہان کو نہ کی بن داری  
 تم نے کی ہے سفر خلک کی اب تیاری  
 تختین خاک ہوئی جاتی ہیں میری ساری  
 دل سے لکھو گئے کیے دیوی ہاؤس کی زاری  
 کہہ کو عود دل دین ہوا دوسرے کی نصرت لے لو  
 تم کو لازم ہے کہ اس سے بھی اجازت لے لو

۵۶۳  
 میں نے تیرے مرتبہ یہ سوچنے چھاتی کوئی  
 کہیں دنیا میں بھی دوکھا تو دین یونہی  
 رات کو بیاہ ہوا صبح کو موت پھوٹی  
 کشتہ میں میرے جلد خزانے کو ٹٹی  
 کہیں نہ روئے کربا مت کی بلاتی ہے  
 حق بجانب ہے کہ وہ رائد ہوئی جاتی ہو

۵۶۴  
 بان تو یہ نہ کہ غنا و بان تھی تیرے دل میں  
 دیکھ چھپا ہے ہوا ہے اب غم و درد سخن  
 اشک کے چھوٹے چھوٹے زبانی چرخ سخن  
 اچھل آ رہیں نہ ملنے کو بیان ابن حسن  
 نامے روکوں گی تو میں سینے میں گھٹ جا بیگا  
 آہ کرنے سے چلن صبر کا چھٹ جا بیگا

५७

ہونہا  
چھو تیریں کی گئی تھی تیرا دکھ بانی  
ہیں ادھر لاکھ عداوت اور ادھر تیرا دکھ بانی  
یہ کھڑی تھی قسمت نے تجھے دکھ لائی  
سب تو غم تھے یہ غم بوجھ ایسا دل کو  
ہے

Ref

سب سے پہلے تو معاویہ بن ابی سفیان نے کوفین و مدنیوں کی آغوشِ رحمت میں اپنے گھر کو بٹھا دیا۔

Рз

غمر اندہ کی تابین تھیں کہ نام کم ہے  
بچھو کے پس من دراز کے کب پر لگے  
کہ عراف کو خصلت عجیب کی ہے  
منہ کو جابے میں موت کی پوچھ رہا ہے  
اب تو یہ تو کم ہے جو کیا مسافر میں ہم

१५

۱۷

نہیں کیا تھی اور جان کنہ جان  
موت اک دم کی اے موت میں کھائیں کنہ جان  
دھیان سم ایسا یوں نہ دیکھ سکیں کہ  
یہ دریا مان نہ رہے کہ یہاں سے گزرے کہ



٢٤

۶۷  
 علم بزم رب رحمت تھارے گھڑین  
 شمع سے آئے نہ اس شمع کے ہر گھڑین  
 ہم جہین اوصافین جہی ہر گھڑین  
 فوج کھانا کھانا کھانا کھانا  
 ہر وہ جہی کھانا کھانا کھانا

95

خاتم  
میں جو بے شمار کتب و کتب خانوں اور ان کے  
میں جو بے شمار کتب و کتب خانوں اور ان کے  
میں جو بے شمار کتب و کتب خانوں اور ان کے



۱۷۵  
 حکیم محبوب الدین جبارہ زائنین کیون روٹی ہو  
 بہتر ہے ہم چھپتے ہیں تم ہم سے جدا ہو جی ہو  
 صبر لازم ہے کہ تم غلطی کی بولی ہو  
 تم گھٹنا جا جا ہے کیون جان خیر کھوٹی ہو  
 تم نہ رونا کہین ورنہ بھجنا دنیا ہو گی

پہنچان آتی ہیں گریہ ہو گلہ گیر ایسا  
مگر نہ ملے جا پہنچا بن صبر کرد بہر خفا  
اب کیوں آئے ہیں یہ جا بجا گئے سر و تن  
صاحب احسان کو دو دو میں مرنے کی رضا  
دیکھتے ہیں ہم شمعِ فناہ دلاؤ بوجھ  
ہر زہر آویسے ہر بیماریہ بوجھ

بہت کم ہوش ہو گیا ہوئی وہ بکری صفات  
کیا کہوں چھک کر تو میں سم آتی نہیں کہنی بات  
اب غم چھلے ہیں دل پر کون کون کھنکھناتا  
منہ تم جاتے ہو بیان ہو کے پیر پر عیادت  
روح شخصیت کا ماس بخور کھانے کا نہیں  
گر کہوں جاؤ تو دل مجھ سے پہلے کا نہیں

آپ کو کہنا ہے یہ اسے سب چھاپ کے فرزند  
سر ہو جب تک کہ وہ چلے اپنی فرسند  
آپ کو کہنا ہے یہ اسے سب چھاپ کے فرزند  
سر ہو جب تک کہ وہ چلے اپنی فرسند  
آپ کو کہنا ہے یہ اسے سب چھاپ کے فرزند  
سر ہو جب تک کہ وہ چلے اپنی فرسند

آپ کو کہنا ہے یہ اسے سب چھاپ کے فرزند  
سر ہو جب تک کہ وہ چلے اپنی فرسند  
آپ کو کہنا ہے یہ اسے سب چھاپ کے فرزند  
سر ہو جب تک کہ وہ چلے اپنی فرسند  
آپ کو کہنا ہے یہ اسے سب چھاپ کے فرزند  
سر ہو جب تک کہ وہ چلے اپنی فرسند

آپ کو کہنا ہے یہ اسے سب چھاپ کے فرزند  
سر ہو جب تک کہ وہ چلے اپنی فرسند  
آپ کو کہنا ہے یہ اسے سب چھاپ کے فرزند  
سر ہو جب تک کہ وہ چلے اپنی فرسند  
آپ کو کہنا ہے یہ اسے سب چھاپ کے فرزند  
سر ہو جب تک کہ وہ چلے اپنی فرسند

۷۷

کہہ کے اچھا لہجے طے قاسم ناشاد و جن  
 بسے رخت عین دی اب تو کوئی غدر نہیں  
 سن سے دل ہو گیا خاموش ہوئی وہ  
 جو کہ تھک گیا ہوئی وہ سو گشتین  
 یادِ عراہ کسی طور سے تھے حساب و  
 یاد کی اپنی نشانی تھے دریا حساب و

۷۸

آستین بھاڑ کے دی روتے ہوئے آٹھے  
 سخن میں آئے تو ملنے لگا ہر ایک گلے  
 ہاتھ یوں جوڑے کہ دل چاہے داؤد نکلتے  
 باغ عالم سے پیون کر نہ بھولے نہ بھلے  
 ان نے حق دودھ کا اندازہ نہیں لیا  
 ان کے حق دودھ کا اندازہ نہیں لیا

۷۹

لی کہ جب سب چلا شاہ کا وہ شیدائی  
 اور دل سب بھر غم کی ادا اسی چھپائی  
 خاک ڈرا تا ہوا عراہ تھا چھپو بھائی  
 سا تھرونی ہوئی مان بھیجے دنگ آئی  
 پاس پر دسکے کہا جاؤ خدا کو سوچا  
 اسے مرسا ماہ تھا جاؤ خدا کو سوچا

۸۰

اگر وہ دستور کہ دولہ کا ادب کرتے ہیں سب  
 خود بڑھے پردہ اٹھانے کو شہنشاہ عرب  
 عرف زو شاہ نے کی جھپکے قدم پر ادب  
 اس غلام آپ کا ادنیٰ سا ہی غیر طلب  
 شہ نے فرمایا نہیں صبر کی طاقت بٹیا  
 کیا کروں ہے یہ تھا خالصتِ محبت بٹیا

۱۷۰  
 پہلے شاہ شہزادہ خلیفہ کے برابر پہلے  
 مہر سہا یہ کہیے عیاس دلا در پہلے  
 ہوا نظر قائم کہیے ہاتھ میں اکبر پہلے  
 ایک میں اور مہر میں برابر پہلے  
 نور پیلار تو نظر طور کا نقشہ پہلے  
 غن ہوا جلد فرس لاؤ کہ دو دھار پہلے

۱۷۱  
 جب گیا پیش علی زین فرس یہ غازی  
 پاؤں رکھنے لگا بن کے زین تازی  
 سارے طاؤس چین بھول گئے طنازی  
 کیون نہ غصہ ہو کہ آیا ہے دم جانبازی  
 فرج تھرتی ہو دین اسپ کی ہر تہا ہے  
 گھوڑے رستے نہیں رہی کہ تیرا ہے

۱۷۲  
 شہزادہ بن عین کے نہیں کچھ تاخیر  
 بہت اب فرج کی ترقی ہے وہ ماہ شہر  
 دہرے میں جو اگلے آتی ہے بران شہر  
 غم سے مطلب یہ نہیں ہون منہ کی تصویر  
 منہج تیار ہے ظاہر ہے چہ ہے کہ تصویر  
 ہم کھلے ہے یہ کام لکھی کی تصویر

۱۷۳  
 سبزہ رنگ ہے کام لکھی کی تصویر  
 یاد میں سبزہ رنگ کے دل و آواز  
 چہرہ کا آئینہ صورت نئی دکھاتا ہے  
 ابھی نکلا نہیں خطرات پر تھا جاتا ہے  
 ان سے شہر سندہ بھی نہیں شمشیر  
 چوڑے ہڈیاں سال بھی آ رہے ہیں چاندی بن



۵۴۵  
 دین کی تپا بھی نہیں کوئی عذر  
 ہے کیا جان بچانے کو جو بڑے پہلو  
 زخم تازہ سے دوا تم نے کھلتا ہے جو  
 ہے پوچھو یہ ہے تم بھی دوسرے کی

۵۴۶  
 چاندنی زخمیو کو ہے رخ روشن کی ضیا  
 سارے زخمیوں کی چٹائی اور بجلی سے سوا  
 چمکیاں تھے بین صاف آتی ہوا آفتاب صفا  
 چارہ گر موت ہونے کا سفر کو سونپ کے

۵۴۷  
 ایک ہون ارغ و سبب نہ حالت شیر  
 قدم خوش مسابم نے نکالی تیرا سیر  
 کہ تو نے امر کرتے ہیں تعلیم کو  
 کی نہ رفت پر نظر دین جو بین اٹھ کر

۵۴۸  
 دین پر لاش ہو رہی تھی از کشت  
 دین جاتے ہیں سب پر دین از کشت  
 نوم کہ دینی ہی کو ہے کہ اک ضرب کشت  
 تھیں تھیں نے لے لیں کھینچ دین جان کشت  
 جھگ کہ چار طرف فوج شعلہ کشت  
 اب یہ ہر شہر میں ہے شہر کو کشت علی

۱۹۴

میں جانتے ہیں عدد آپ بڑھ جاتے ہیں  
 فوج کم کر کے دیئے جا چکے آتے ہیں  
 عربی ای این بڑھ کر آتے ہیں  
 اب کبھی محض کو قتل میں نہیں پاتے ہیں  
 مگر بڑھے چھین لئے جھنگ کا سامان بھی لیا  
 پتھریں بھی تھوپیں ہیں کفار کی میلیں بھی لیا

جب یہ دیکھا پس سجدے از حق نے کہا  
 تم ہی سب فرق سے رشتہ نہیں برائے ہو  
 کہنا غلط ہے یہ تو ہیں میری اس سے دغا  
 بھلا وہ وطن سے تڑپا ہے اسے روک نہ دلا  
 بچ کے میدان سے یہ طفل کمان جا بیٹھا  
 چھوٹا بیٹا مرا کافی ہی کپڑے لگے

ہرگز نہ ہو کہ کسی عورت کی بیکراہی ہو  
 نام برآجھین کے شکر و شکر کے اندر ہم  
 جان و دل خیر و نظر فاطمہ کے ماہ کا ہے  
 ہرگز نہ ہو کہ کسی عورت کی بیکراہی ہو

۱۵

میں نے یہ غلام بدین نے بڑھاپا ہمدرد  
سہی علی بن ابی طالب موت ہوئی سید عمار  
میں آج کل کی شکر کے کیا تیغ کا وار  
راہ قاسم نے جنتی تباوی اس کو  
ایک راستے سے تموار لگا دی اس کو

۵۹۰  
 اس کے جھلکی کو نظر آ رہا جو یہ حال زلزلہ  
 میں نہ بچ گیا تھا کچھ عین میں وہاں نشتر  
 اس نے لگ کر طرح سے لگ گیا اس کی جیبتوں  
 دی صدا موت سے آہستہ وقت میں ہون  
 تو بھی جانے کو جنم کی طرف آ رہا ہے  
 میرے پیچھے میں ہی اب بچ کے کھڑا ہوا

۵۹۱  
 جب دو چار کے کدہ مگر سب کا تورا  
 دہی جلا رہا کہ مادہ یہ دینے لگا ہوا  
 طاہر جان بچیں اسٹینپا ہوا  
 زور سے تلواریں آنا تھا کہ فی الحال  
 چوہ کھو دیا بالکل ستم آ رہی  
 پتہ ہوا دیکھ کر نہ دعویٰ رہا تکی کا

۵۹۲  
 واہ دی قلعہ کہ بیش میں نہ بقی بچھی کمی  
 یہ صفائی تھی ذرا بھی نہ کہیں گرد جی  
 برتن بچا کا پانی دیکھ کے اس طرح دی  
 دوسرے کا بھی کیا خون کہ وہ تھی ڈر دیا  
 گھٹ گیا زور جو ظالم کے پیچھے چھوٹ گئے  
 دونوں ہاتھ اذق بیدین کے لگے چھوٹ گئے

۵۹۳  
 تیرے سرکش دوسرے لگے بھی خوش آیا  
 یہ سب کچھ کو نہ وہ سے خوش آ رہا  
 تیرے سرکش دوسرے لگے بھی خوش آیا  
 یہ سب کچھ کو نہ وہ سے خوش آ رہا  
 تیرے سرکش دوسرے لگے بھی خوش آیا  
 یہ سب کچھ کو نہ وہ سے خوش آ رہا





منزل

مین بوجھوید کہ ار کی ہون شکر خوار  
پر پین اس کو تباہی سبب تباہ و فنا  
جائزہ فخر و عری جانب سے فخر و کام  
نامور کم کے لیے باپ چاچا اور دادا  
پین پر ہے غریب کی بی بی نذرین شامی ہو  
تم دے جان پینے نامیوں کے نامی ہو

منزل

کہہ سہا بے تو زبان گئی پائیں آؤ  
یہ بھیک جائے کہیں آنکھ نہ تباہ  
گرچہ بھوکے کہیں تعلیم سے فکراؤ  
بائیں چھ نہ نہیں دل تو بھٹکتے جاؤ  
اچھی کہن آؤ نہ گھبرا کے عالم کو سے لڑے  
اپنے دادا کی طرح لڑائی غم سے لڑے

منزل

بان یہ تھا کہ تو میرا نہیں نہ کمان میں بھڑا  
کادو یہ تھا کہ دشمنان نے لگایا گھوڑا  
کوئی بچکان کوئی سو فائدہ ثابت چھوڑا  
شمر آئی جو بوت اس کا ہوا دل تھوڑا  
ہوا نخواست کی ہوا سے سر کرش خالی  
تیر کوئی نہ رہا ہو گیا ترش خالی

منزل

سانپ لہرا گیا تیرے کو جو دھن میں کمان  
کھلے پئے بندہ باندھے تو ہوا وہ حیران  
نئی صورت کی عجیب آپ کی تیج بُراں  
مخ ہوا اس کی طرف کو جو لڑی کتک کمان  
دی صدر اپنے اُسے نہ سہیہ لگا حیدر  
کھاٹ کھانا چھو ہوتا آؤ سر مار حیدر

۱۱۱۱۱  
 دولوں با مقولہ کی زبان پر کیا گزراں  
 جان شہر کے کھنڈن کے فرس کو جو لان  
 خندہ کو برقی سے بھی جلدی تھی شہرستان  
 در کیا گزرا کو اور ہاتھوں آج اپنے ندی

۱۱۱۱۱  
 افق زمین بڑھا جو کم کے شمع عرب  
 دی صدا قائم نہ کیا ہے پائیز عرب  
 بہتھر بہکا بودرا دور اگر سے علقے سب  
 ایسا کا نیا جو سرا ہاتھ زمین تھا جو کیا

۱۱۱۱۱  
 آپ فرما لے لگے داہ ہر منہ ہے تو  
 بے کمالوں کا زمانے میں غراؤ فری تو  
 کچھ آک ان میں اب خاک کی پیوند ہے تو  
 فحشیت اب کم ہے جہاں میں نفس خنجر تو  
 کچھ نہیں اہل قوائے ہوں ہر اردن ہے تو  
 چار دن ہے یہ کام کے نچا چار دن ہے

۱۱۱۱۱  
 طو اس جنگ کا اہل شمع چھٹا بھی  
 دیکھو دیکھو نہیں کہیں اسے دم چھٹا بھی  
 چاہیے یقین کا نقشہ دم پیکار چھٹا بھی  
 دم کو طہری کی کہیں میان کی طہری چھٹا بھی

۱۱۱  
 شوق اس صحن کو کھتی ہے کہ طربستانِ دل  
 شوق میں لڑنے پھرے بین ہزاروں جلی  
 یہ وہ محبوب ہے جان اس کی طرف ہی مائیں  
 اس کے پانی سے تو بوش کی محبت تڑپا رہی  
 یہ وہ دریا ہے جسے دیکھ کر جوتیں آ رہی

۱۱۲  
 بدلا جاتا ہے ترافوق کے بارے نقش  
 دنیا ہو گیا تقدیر کا عالم یہ کہ  
 جسے خالی گئیے سب حیرت منا تھا ہوا  
 دیکھنا ہے ابھی جو بھڑکی تقدیر میں کچھ  
 کسی حیرت کو تو مٹا دینا ہو

۱۱۳  
 غم نہ آئی ستم ایجاد کو کھنچی تلو دار  
 چوہا جی بین بدین کرنے لگا پیچم دار  
 پیچھے سے کہ ہوئے آپ بھی آخر تیار  
 دی صدر اٹھ اٹھ کے یہ کار و دیار  
 روک لی سائے گھبرا کے کہ بھوت  
 چاروں طرف سے کیے اوس رات کے اس مہر شے

۱۱۴  
 شگ و پشیمانی گئی آنے لگا اس کو عرق  
 رپ نہانے لگے اب بھی ہے شوق  
 کہیں پھر آئے نظر آ کر ہر طرف  
 کہ ہر ادب و تہمت تر خیر جس جاے لگا  
 صید کیا شہر کے لیے نہیں جابے لگا

حلالہ

ہر لگا ضرب بڑھ آگے کہ ہر وقت ہیکار  
یون چلے تیغ کہ میں کیا ہے وہاں ہیکار  
رہن دین دین میں تین قدم جائے ہو کی ہیکار  
اس قدر کہ تھکا دے ہون کہ اپنی ہیکار  
جہاں کے قلب جگہ کو نہ چا ادا عالم  
لے جگہ کی کسی پہلو پہ تو ادا عالم

حلالہ

آزمائے کوئی حلویہ صفدر نے  
ہر کے اپنے کو چایا اگر اس خود سے  
واہ شاہ بابش صدا دی اس سب شکر نے  
تھم کے یہ دھیان کیا جان دل شکر نے  
ہو چکا طول لڑائی کو نہ تاج شکر نے  
جلد باب فیض شکر کی یہ شکر نے

حلالہ

ہر کے گویا ہوا وہ ہر شجاعت گنگ  
کسی چیز جی ٹھکے تو کہ گھوڑے گنگ  
کھوئی گنگ لگا دیجئے جیک کہ سرنگ  
بڑھ مارا کہ اس پودہ چوڑے گنگ  
اس طرف کوچ نہ دشمن دین سے نکلی نکلی  
ادرا دم دیکھے تلوار زین نکلی

حلالہ

بڑھ کے اکبر نے کہا اتنی لڑائی جانی  
واہ وا خوب سب تیغ لگائی جانی  
بھلا ہا تھو میں اتنی تو صفائی جانی  
شان سب حیدر صفدر کی صفائی جانی  
شاہ مسرور میں تعریف چاکر تے ہیں  
حکم شیر خدا میں دنا کرتے ہیں



۱۱۵

دست و پاس درین قابو بنج دل بوی جیاد  
چو کمری با جو سر کے لہو کی چاد  
سجی تہو لہ کے ادھر تھکتے ہیں اور گاہ ادھر  
چو چپے لاست دھات کہ جو غم نہ شکر  
نہ لہو نہ چلتے ہیں گھوڑے کی گرج

۱۱۶

ہر طرف چھوڑتے ہیں تباب بے بول و دوسرا  
دنیٰ میں میٹ کے سر غافل و شہر خدا  
سے کیوں نہ سہا ہیں جن سب تباب  
دیں اور ادین آفاکی دیئے دیتا ہے  
ابرا شیریہ میدان لے جاتا ہے

۱۱۷

ناگمان مہر خاک آگیا بالائے زمین  
دین شہر کیر کو آواز کہ اے سرور دین  
تین تین جھک جھکے لگانے لگے سنبلی کین  
جے جے خبر اب ہا دم باز پین  
زندگی ہوئی موت کا سامان ہوا  
میرے آقا یہ غلام آپ پر قربان ہوا

۱۱۸

یہ صبر اسے ہی بیسیا ختم سرور ڈرے  
نہ ہی تاب توقف نہ سفر در ڈرے  
نہ ہی تو بے ہوشے عباس دلا در در ڈرے  
نہ ہی کرے ہوئے غشکل چیمبر ڈرے  
دل نہ تیا تھا شہر دین کا جگر ملت تھا  
کشت فرج سے رستہ نہ مگر تھکا

۱۲۱  
 دبیر دیشہ تھے آواز شہنشاہ جری  
 جانتے ہو گئے کہ شیر خور کی بے خبری  
 ایک تو ہو گئی ہے شہرت درج کی  
 راہ مٹی بنیں اس ملک عدم کی سفری  
 مگر کھینچے نہ رہیں کوئی جا بجا رہا ہے  
 ابھی خست کوئی جا بجا رہا ہے

۱۲۲  
 گئے جیل تھے تھے شہنشاہ دین  
 کیا کروں اس غضب انگیزی جانی حش  
 اس کو قتل کروں یا نہ کروں نہ کفن  
 یادگار ان کی مری پاس تھا یہ چین  
 پھر کے غیر مین جو بیگانہ کی جاؤں گامین  
 بجا بی بی پھینکی تو کیا ان کو تباہ گامین

۱۲۳  
 نہ کہیں دبیر زہر اپنے جو رہا  
 ایک جانب کیا فتنہ شقی پر حلا  
 جان کر لشکر کین ان کی طرف سے بھاگا  
 غلام وہ تھا کہ ملک چرخ سے چائے تھے  
 جیسے جی گھوڑوں کی پیالے ہو جاتے تھے

۱۲۴  
 بہشت کی فتنہ توڑ دھو دھلیکے رخصت ہو  
 کہتے تھے آئی کی کس جانی مرے شیر کی بد  
 ایشی قدر پہنچے تھے برابر آسمان  
 سب علیہ علیہ نظر آگیا جب وہ مہر  
 رہا یہاں خاک پر غازی کوئی نہ رہا  
 ہو یہاں خاک پر غازی کوئی نہ رہا



۱۳۱۱  
 آئے بالین پرتو اس شمع کو جسے جان پایا  
 طوفان عالم غمی صورت نیا سامان پایا  
 خاک پر دفتر اعضا کو کبریاں پایا  
 کہا دین سے تجھے زندہ نہ مر جان پایا  
 وہ بیان ہر رائے دل کو دکھائے لکھ پایا  
 ان کو اس آس میں بھی جی کو آئے لکھ پایا

۱۳۱۲  
 جو ہے عباب سے شکر کس کو ملاؤں بھائی  
 کس دروغ دل تیب دکھاؤں بھائی  
 کس طرف ٹھوکرین کھانا ہو جاؤں بھائی  
 کس طرح لاش کے کھڑو کو اٹھاؤں بھائی  
 کہتے ہیں نہ جسے پالا تھا وہ یوں چھوڑ گیا  
 اس کا یہ حال جو بچکا مرادوں کو گیا

۱۳۱۳  
 خوب دوار شہادت کا ملا ہے رتبہ  
 نہ جتنی ملواریں بٹہ میں لگا ہمارے رفا  
 جو دو بابا، مولیٰ اور بھائی بھائی  
 حال ان آنکھوں کی پہلے بھی جی کی کھینچا  
 کل بیکارہ دل طشت کے اندر دھپکا  
 آج پھر میں نے دیکھا کراہنے میں دھپکا

۱۳۱۴  
 کہو کہ یہ لاش کے ٹکڑوں کو اٹھا یا اولاد  
 متوجہ ہوئے عباب علی اور اس عجب  
 یہ سب ایک جا جمع کھپا کر چار  
 لے چلے باز دھوئے غیمہ کی طرف تشریف  
 کہو کہ یہ لاش کے ٹکڑوں کو اٹھا یا اولاد  
 متوجہ ہوئے عباب علی اور اس عجب  
 یہ سب ایک جا جمع کھپا کر چار  
 لے چلے باز دھوئے غیمہ کی طرف تشریف

۳۷۷  
 دی صدمہ صحن نے کہ مرے زار و زخیم  
 آپ اٹھا تو جو دھڑلہ تم ایسے ہو خفیف  
 لاش کیوں رن کی اٹھا لا سکی کیوں خفیف  
 کر سکے کون جزا شکر تھاری تم کیوں خفیف  
 تم نہ یہ کہہ کر تے جو کی تم نے غنات بھائی  
 کون تراہی غلاموں پر یہ نفقت بھائی

۳۷۸  
 اپنے خورشید اشہین غیمین جاؤ ملنے  
 دھوپ کے سایہ میں بھوپ کیوں آتی آگاہ  
 زلفین پر گوند پائی غنہ سرخ شاہ غنہ شاہ  
 تم نے احسان کی حد کو ہی بردار داند  
 تم جو بد تھے ہو مری ہو کھجی جانی کہ  
 تم کو کما یا ہے نسبت تم بھجی شرم آئی ہے

۳۷۹  
 شہ نیم گویا ہوئے شاہ اندر اس کا لکھڑا  
 آپ کا دل کھینچ لیا کہ دل کا لکھڑا  
 آپ کے دل میں ہواں دھوپ کے سایہ میں جا  
 آپ کے دل میں ہواں دھوپ کے سایہ میں جا  
 اب ہر ساعت کہ درین آں دل جان نہ کر  
 سہلے ڈھیر چلی گئے غیمین میں تم کہ پیر  
 دھوپ میں چلی ہوئی ریت پر ہم پر پیر

۳۸۰  
 یہ صدمہ اشہ کی جھوپ میں گئی سب بکرائے  
 کہ ہم شہزادہ و در کے در پر آئے  
 ابراہندہ و الم کے در پر آئے  
 ساتھ قاسم جو نہ تھے نہ بیان دلیکین کا  
 قوت تلواری علی غنہ میں تم کہ پیر  
 لاش چھوڑ گئے میں مری کی قبر کے پیر

غوب دیکھا تو یہ کہنے لگتی قاسم کی مان  
 کہی ایذا ہوئی شیمیر کو خالق کی امان  
 لاش کو لاتے ہیں کشن کو سلطان زمان  
 دو گھا سوتا ہوا آتا ہے یہ ہوتا ہے گمان  
 آپ ہمراہ ہیں تو قیام طوسی جاتی ہے  
 طرفہ شوکت ہے نئی شان نظر آتی ہے

دور نہ آتا ہے کوئی جا کے بچھاؤ نہ  
 ساتھ ہے جان علی نور نگاہ آسمان  
 ایک ادنیٰ کیلئے کیا ہے بڑی کوشش و فکر  
 اسے جبین یہ صدوسی سال بلائیں ہوں درد  
 دل دین آتا ہے پھر دن گرد فدا جان کردن  
 شے سو بار جو قاسم دین قرآن کردن

و غصبت کھید کہ روتے چلے آتے ہیں غصہ  
 چاہے پوچھے کوئی اسلئے کیوں ہیں خمد و خور  
 اپنے ہم آقا پہ خدا ہوتے ہیں خدام ضرور  
 ایک پاس گیا یہ کہ ہوتا ہے دودھ و دھور  
 صدیئے ہوتا ہے پختہ قیمت یہ چھکاس کی ہو  
 ہوا انجام خیر اب تو فقی اس کی ہے

ان میں کرتی تھیں بیان جو ختم صفہ آئے  
 سر جھکائے ہوئے عباسی لا اور آئے  
 لاش ہاتھوں پہ اٹھائے سب آکر آئے  
 ہم کھینچا بپا ہڈیاں یوں کہ لے لے جھکے آئے  
 دل میں یہ درد ہوا شاہ آرم پھر جھکے آئے



۱۳۱

شہ سے زینبے کہا آپ اگر فرمائیں  
 روئے کو لاش پہ دوڑ کی دوامین کو لائیں  
 کہ حضرت نے کہا کہ آپ آپ کے بھائی  
 روئے کے بھائی کو کہہ کر اسے کہہ دیجئے  
 یہ بھی ایک قسم کا ادا ہوئے تو درہما جائے  
 لاش اٹھ جائے تو کھوٹا سالہ نہ پائا جائے

۱۳۲

کی سبکدوشی سے خود روئے کے یہ کبر اگر  
 اٹھتی کہتی ہوئی پر دین میں لگا لگا کر  
 اٹھ کر کھوٹ کر سفید دھڑی سر جاوے  
 ہاتھی صلیکے کر کے کی جودہ خستہ  
 بنجھ کر بان لنگہ لنگہ کی لکھا چھائی ہے  
 نہ کھینچ کر نہ کھینچ کر نہ کھینچ کر

۱۳۳

بھیکے لاش کی ہلو میں پکاری ہو کہ  
 اسے مدد گار حسین اسے بھگوان حسن  
 بے نصیب ایسا بھجا ہو کوئی تہ چین کہن  
 کہے کھوٹ کھوٹ بھجنا نہ اٹھالٹھلے یہ من  
 زینا بھجنا نہ ہر اک لشکر کی نہ خود ہو گیا  
 چوئے لگائے گا مری لدا داد کو وہ درہما

۱۳۴

تم تو خوش خوش کیے صاحب کی بخت  
 ہی تھیں درد دل و درجہ کی شدت  
 کس طرح اٹھے گا یہ بار مال فقرت  
 واہ وا خوب بنا ہی راہ و رسم اخفت  
 ایک شب بیاہ کو گزری تھی کو خود ہو گیا  
 دسے حسرت ہیں پر دین میں لکھا چھائی ہے

موت و قتل سے توفیق مجھ پر ہے والی  
کشت ابدی کی اس طرح کی کیا والی  
عجیب و غریب کی یہ ہے والی  
تم کو قسمت نے دیا جو اللہ تعالیٰ  
تم کو عجب و غریب کی یہ ہے والی  
ہرگز نہ کیجیج اس جتن سے کہ نہ تیرے

اس قدر دینی گرفتاریوں میں نہ ہونے جان  
 کہ دین بچانے کے لئے جانیں قربان کر دے  
 جو تو تاج و تخت پر غرور کر رہا ہے  
 یہ منظر کون دیکھے گا تو زخم  
 لگ گیا صحت اجا بچین دولہ ایہر  
 شہر کو دمان

Red

۵۵۵

بی شعیب ایں عرس نین سکتی دلاندر  
کیا پریشانی خاطر غمی قیافہ باندر  
اور یوں جلوہ کما کر اس کے کتے میں بانداں  
نظم یکسرہ اس کے کتے میں جہان افاندر  
دشمن عالم میں بدلتی بجای کجی  
دیکھنی چین پاک صلا دینے کے

٤٧

اے مومن! جو اللہ کے لئے جہاد میں  
 جہاد کرتے ہو، ان کے لئے اللہ نے  
 جہاد کی سب سے بڑی نیکوئی  
 جہاد کی سب سے بڑی نیکوئی  
 جہاد کی سب سے بڑی نیکوئی  
 جہاد کی سب سے بڑی نیکوئی

سلام  
 ختمِ لوح در مسامح جسبانی  
 سگتے مجھ کو پہلے بس بندگانِ جاگیر  
 ہاتھ آہن جب در زانِ دی کیستے  
 صاف کاغذینِ صدائے این غرار و زنجیر  
 ہونگے تو اس کی مہر  
 ہونگے تو اس کی مہر

فانہ کما ہی بخیر و برکت و بچہ کنی  
 یو بجای کر کیا کہ ساق جا کے لگا  
 کر بائیں جو ٹٹا دھوا غلام جا بنے لگا  
 کر لگ لگا کر لگے لگا خوشی میں کہنے لگا  
 کر گئے جا میرا خدا اسم و دے کر ان جا بجا

الحمد لله رب العالمین اور اسے تسکین بخندین  
جو جو بہت مینا چاہی رازِ قائل جا بجا  
خوشی پر جسے پہنچنے کے بغیر غلین  
بہت پر دیا ہے عصیان کی ملاؤ تھوڑا دین  
کوئی کبر و نفرت کا آستان جا بجا

کچھ دینا ناخف ہو پختہ گزشتہ کار  
بچہ تیار دے ہم بھی پھر کی کہ  
کراؤں کی کہ ہے آتا ہے کہ گریبان  
پاؤں کی کہ ہے گریبان





۷۵  
 انور جو ادنیٰ بنیں تیں خجین پالا  
 وہ مرنے کو جاتے ہیں نہ انداز نکالا  
 مسطوع کی فضل آئی ہے اندر سے  
 حقیقت بازو میں ہیں چھوڑے اپنے  
 تھاجن سے قوی دل و جی دل توڑا جین

۷۶  
 ہم نے کی عالم میں کی کہ نہیں چھوڑا  
 راحت ہوئی یا سخت کبھی منظرین مودا  
 جب امر کی ضد کی وہ کیا دل نہیں توڑا  
 پر اب غم داندہ سے دل توڑ گیا چھوڑا  
 ہم کچھ غم خیال غم کی کہ نہیں  
 ہم کچھ یکتا یہ جبرائی کا خلق سنگین ہے

۷۷  
 وہ گم زمین اور وہ تھائی واکام  
 یہ شیعہ ہیں کہ سان ہوئی جاتی ہیں تاشام  
 جب ہوگی زبان بند تو پھر چھوڑیں گے  
 دنیا میں نہ ہم نہ گئے نہ یوں چھوڑیں گے

۷۸  
 اللہ کے جبر کو کس کو سعت  
 سر کاٹ کے نہیں ہے کسین ایش شقاوت  
 عیاب ہیں پھر چھوڑے یہ نہیں سننے کی طاقت  
 ہو جائے جبرائی کہین جلدی تان و جان میں  
 اس وقت کو قاتل ہیں کہے نہ جہان میں

ع

اسے بھر کر ہم نے ارم سے شرم سے ہوا  
خادم قدوم پاک سے ہوتا نہ کجی دور  
بین امروہہ دہشتی کہ ہر وقت ہے محبوبہ  
اس بات سے خوش ہوتی ہیں بان باب پھجکا  
فرمانیں ہم اس باب میں غدر پکچا اقا

ف

ارشاد کیا تھا نے اسے حق کے خدائی  
بین بھجی کو مہی ہے محبوبہ ہون بھائی  
ہر کوئی ملکہ کا رقبہ ہون ہم سے جبرائی  
راٹھیں نہ ٹھیں روکنے والا تو ہر کوئی  
پہ سے میں ٹھہرے ہیں اساتو ہر کوئی

ل

ماں علی غم کے ہون ہم سے شکر اسرار  
اک کے کو جانیں سب کے شکر اسرار  
کی عرض وہ سمدار میں یا سید ابرار  
لازم ہے کہ سمدار کے آگے ہو سمدار  
مختار میں پھر جائیں وہ فردوس میں ہیں

ط

ان کو طر فوج سے تم جانے نہ دوں گا  
خود جاؤں گا یا نہ کہے عدم جانے نہ دوں گا  
میں آگے قدموں کی قسم جانے نہ دوں گا  
ہر پیش ہوں کہ راض یہ خادم نہ ہوں گا  
ہر کوئی طر فوج سے تم جانے نہ دوں گا

۵۷

شعخ کہا اچھا ہمیں جانے دو برادر  
کی عرض یہ ارشاد مسرتی میں دی بہتر  
منظر اہل زمانہ کو دکھائیں گلابین کنویر  
پھر لوگوں کو کہیں گے تجھے عباسؑ کی لاد  
انصاف تو کیجیے وہ وفادار کے لگا

۵۸

ان باتوں پر چوہ خندین کو بہت پیار  
پٹیا کے گلے بٹنے لگے عباسؑ کی بار  
قدون کی طرف جھپکے عباسؑ کی بار  
شہ نے کہا ہاں ہاں مسرتی میں سے غنوار  
طاقت ہے نہ اب صبر کا تقدور ہے تجھ کو  
پرچہ میں ہوں خوش دہی منظور ہے تجھ کو

۵۹

لیکن سنو غنوار سے غنوار نہ کرنا  
است ہے یہ سختی دم بیکار نہ کرنا  
غنیظ آئے تو بابا کی طرح دار نہ کرنا  
مانگے جو امان کوئی تو انکا نہ کرنا  
اعدائی بُرائی پر گہرنا نہیں بھائی  
مناجیے منظور ہے لڑنا نہیں بھائی

۶۰

عباسؑ ہو سے شاد ملی خوست میدان  
کس درد سے فرمانے لگے سرورِ دیشان  
سب نے ابھی کیا تھا ابھی کیا ہو گیا سامان  
کیا ملنے کو خمیر میں نہ جاؤ گے مری جان  
نادران کیلینہ کو نہ دیکھا آگے بھائی  
ابہر ہی سے مرنے کو طے جاؤ گے بھائی

۱۱۱  
 پہلے  
 پہلے کے پھرے گئے درشت شاہ دلاور  
 دیکھا کہ دین مضطرب ہے ایک پتھر  
 چھپا ہوا ہے صفین کی بیان کھوئے ہوئے  
 غم چھپا گیا منہرا شکون سے دھکیلی عباس  
 ان کی بکین کے حال پر روایا ہے عباس

۱۱۲  
 اکبر کو لکھتے تھے خود داد ہو سکے پتھر  
 دیکھ کر کہی زور سے اڑے شہر  
 کیا طاقت تارہ جہ جہ کی آئے پتھر  
 فرمایا کہ دل لکھو ہے ہوئے جا جا پتھر  
 دھڑ دھڑا جینے کا فرزا جا پتھر زینب

۱۱۳  
 ہم مرتے ہیں تبت کا سفر کرتے ہیں عباس  
 ہر موت میں چھپائی ہوئی ہے ایک ہی عباس  
 ہم بے نیل دل چوہ ہوا ٹوٹ گئی آس  
 انسو میں ہم کو آئی جو بالی نہ بخشن راس  
 روکین جو ذرا بھی تو خفا ہوئے ہیں تپ  
 ہم چھپتے ہیں ان سے یہ جا پتھر عباس

۱۱۴  
 عین کے ہوئے جمع ہم آگیا ہر شہر  
 عباس کی فرمانے لگی ہر شہر  
 اس حال میں ہم چھپ کر کے جا تے ہر بار  
 کی عرض علمدار نے اسے شاہ کی خواہر  
 مدد سے ہم شہر ہو کر رہ گئے اسی میں  
 مجاہدے غلام آپ کا عزت ہی اسی میں

۱۱۲

اُس دستِ مینِ دُنِ اکھ سوار ادا پڑ گیا  
 معلوم ہوتا اُن کو دُن کے جو کچھ مینِ آراد  
 غیا سار مین مر گئے سب میرے غور کا  
 اس گلشنِ عالم سے جو منہ موڑ کے جاوے  
 شہزادے کھا اور شاہ کو مین چھوڑ کر جاوے

۱۱۳

اب کیا کوئی قتلِ شہ دالا کہ سالان  
 اُس بابا نے گھر لے کر تجب سے کہا مان  
 کچھ فوج شہنشاہ کو بھیجا دین قربان  
 یا ان کو سزا دو کہ جو حیدر کے دل و جان  
 کیا دیکھتے ہو خود دیر اشد کھا دو  
 صدے گئی جا لے انھیں ملین ہی ٹھا دو

۱۱۴

کی عرض بہت خوب بھی ہے مینِ خاک  
 زوج بر سر کہا پھر کہ نکالو میری پوشاک  
 دھڑکی جلی جی وہ جگہ بگڑتو دلِ خاک  
 عباس بھی دان آئے بہت شاد و خوشاک  
 معجزے عشرت تھی فدا عینِ چین پر  
 نوحی عید کہ ہم ہوئے مینِ ملک شہزادین پر

۱۱۵

کچھ ہے جو بولنے لگا وہ شاہ کا شیدا  
 زوج نے کہا رو کے کہاں کا ہوا ارادہ  
 بولے کہ ہو جنت کی طرف قصدِ سفر کا  
 ممکن نہیں میدانِ مینِ جا کر آنا  
 نو عین نہ طرہ آئین کہیں اندھیر نہ ہو جائے  
 کہنا ہے جو کچھ جاوے کو دیر نہ ہو جائے

۱۱۳  
ببین کہ خدا کے لئے مرنے کو نہ جاؤ  
ماحب ہیں پیر میں بیوہ نہ بناؤ  
بزدلے میں سپرد فدا کو نہ دیک بلو  
شفقت سے انہیں سپا دو کیس میں بھلاؤ  
گھر سے نہ نکل جائیں کہیں سے نہ بھاؤ  
بھجے ہیں بھگتے کے نہیں بھج رہا ہے

۱۱۴  
کس سے کہیے کیا کہتے کس سے کہتے کو جانوں  
کس سے کہتے کس سے کہتے کو جانوں  
کس سے کہتے کس سے کہتے کو جانوں  
کس سے کہتے کس سے کہتے کو جانوں  
کس سے کہتے کس سے کہتے کو جانوں  
کس سے کہتے کس سے کہتے کو جانوں

۱۱۵  
میں بڑی ہوں مگر نہ تم جیسا نہ دل نہ  
میں بڑی ہوں مگر نہ تم جیسا نہ دل نہ  
میں بڑی ہوں مگر نہ تم جیسا نہ دل نہ  
میں بڑی ہوں مگر نہ تم جیسا نہ دل نہ  
میں بڑی ہوں مگر نہ تم جیسا نہ دل نہ  
میں بڑی ہوں مگر نہ تم جیسا نہ دل نہ

۱۱۶  
چلائی زور لپکی بکلا آئی ہے  
اس وقت تو قابو ہو نہ دل بکلا آئی ہے  
کس قدر کی آئی رہتا ہی مگر کھڑی ہے  
میں بڑی ہوں مگر نہ تم جیسا نہ دل نہ  
میں بڑی ہوں مگر نہ تم جیسا نہ دل نہ  
میں بڑی ہوں مگر نہ تم جیسا نہ دل نہ

۵۷۷

سے مرے پاس میں نے جا کر دیکھا  
 بیوہ بیویوں میں کیا کچھ بھجھکتے ہو  
 جا کر تمہارے دربار میں کھاتے ہو صاحب  
 مرے موصیات ابھی اپنے ہو صاحب  
 ہم آج سے اس حسرت داران میں لنگھیں گے  
 بیویوں میں رہیں گے کچھ بیوہ داران میں لنگھیں گے

۵۷۸

آج سے کون آج پھینک دے کہے آشاہ  
 فرما کہ ایسا نہ کہیں کچھ پیر  
 میں اپنا لگا لگا کر کے مر جاؤ لگا دلاؤ  
 بعثت عیسیٰ عزت کا ہے کیا تم نہیں آگاہ  
 دین کہیں تم ہر خدا تمام دینا  
 جاتا ہوں میں اب بولنے کا نام نہ لینا

۵۷۹

اسے کہیں ناچار خدا حافظ و ناصر  
 اسے مونس و غمخوار خدا حافظ و ناصر  
 آقا میں مددگار خدا حافظ و ناصر  
 بچوں سے خبردار خدا حافظ و ناصر  
 کافی ہیں کھالت کو جسم عقدہ کشائے  
 موحود ہیں شاہ شہد العبد خدا کے

۵۸۰

جب صحن میں آراہیدہ بدلاؤ کا جانی  
 شاہ شہد اکرتے لگے اشک نشانی  
 کی باریوں نے باندہ کے صف میں غولی  
 دی مشکل سکتی ہے کہ لاد رہیں پانی  
 تھا با توں پہ نادان کی غل آہ دیکھا  
 خدا کرے اچھا تھا ہر تھیں اس تھا چھپا

۳۳۳  
 وہ تھے وہ بھر کی مصیبت ہے عجیبو  
 وہ اتنی تھی چار چار پانی تھے دے  
 پتے تھے مگر زبان چاہا کون سے کھلیو  
 وہ کوئی تھی مافوقی نہیں گودن کیلو  
 گودی میں نہ لٹکا ہے سودا تھوڑی  
 پیچی ہون بہت نہ یونین سے

۳۳۴  
 جہان کے ٹیکٹین باغوں کے دل انگار  
 ایک ایک دل کے چار ان کو وہ جہاز  
 روئے ہوئے ہمراہ علیہ سید ابدال  
 عجیب ہے کہ آرمہ ہوئے عباس علیہ  
 جلدی تھی بہت تھے ہوئے آئے فرس کو  
 خدام بھی دوڑا رہے ہوئے فرس کو

۳۳۵  
 چہ قلم شاہ چڑھا ٹھوسے پہ غازی  
 بگڑے تھے ہی طافس خان انگلی تازی  
 عمر عشت نے دکھائی یہ نئی تعبیر بازی  
 غور ہو گئی کوئی رہمیدان کی درازی  
 اعدائے انجمن شیش شیش نے بدلی  
 جب نے صید کئے نظر شیش نے بدلی

۳۳۶  
 دی بیان سے ملو ار علیہ جانب دریا  
 لشکر کو وہاں شکر انکے نے بکلا  
 پائی کے تو دین ہے شکر کما سقا  
 جمع جاہیں صفین روئے کے امیر کارتا  
 اس وقت بھڑے منظر درازی سے جوار  
 شیر آ رہا ہے دریا کی تالی سے جوار



۱۱۵

ہاں ساتھی مہوش مجھ جلدی کوئی نہ جام  
ہر تے مری رنج ترستی ہے یہ جام  
مسکرت پیو کا لون میں صدائے شکر ہے جام  
یان ذکر ورائی کا ہے شیشہ کی لڑکے جام  
دریا کا لب جام میں دھارا نظر آئے  
ہون بہت کو کوثر کا کنارہ نظر آئے

۱۱۶

اب بربزینین کی کہ قریب اگر گیا شکر  
ہر گھاٹ میں جو تھا سب لب دریا گیا شکر  
پیشانی میں جو تھا سب لب دریا گیا شکر  
پہ آئے جو پہلے نظر آئے شکر  
تسلیم کو سر خم ہوئے سب اب خفا کے  
یان تک کہ سدا ہی تھو علم نور و خفا کے

۱۱۷

بڑھ کر صفت ادل یہ کیا دار کیا یک  
پیدا ہوئی شہسیر کی جھبکا ر کیا یک  
سب نظر آنے لگے کفار کیا یک  
سب فرج سے چلنے لگتی تلو ال کیا یک  
یوں ہاتھ کھٹانا ریدین پہ شہر و خفا کا  
یہی ہے کسی امت و غضب کے خفا کا

۱۱۸

سب طرح کی بختی اخصین اللہ نے قدرت  
میں اپنے محبوبوں کے لئے یہ رحمت  
اور دشمنوں کیوں کیوں اسلئے رحمت  
دکھلائے ہیں یہ علم گہی کا شجاعت  
سجدین پیر میں تو میدان میں  
دائندہ اور غنی اور حبیبی میں

۵۴۱  
شکست دہ عباد کی وہ شان علم کی  
مکمل کی بجائی بھی مہر کی چھائی  
آواز بھی آتی نہیں گویا جی  
پاپاں ہوئی جانی ہو سب بھی  
وہ شکر ہے تو سرین کر دین گویا

۵۴۲  
جب نے اٹھیں لو کا اُسے زندہ نہ چھوڑا  
فوسین میں بہت گرد گردل نہیں چھوڑا  
میں ہاتھ نہ ہوا گنگاں نہ ہوا  
جب بہت نظر پھرتی ہو پھر نہیں لکھوڑا  
کیونکہ نہ اشارے میں ہو وہ فوسین کی  
گوا کہ لکھام میں کی ہیں تار نظر ان کے

۵۴۳  
اڑتا ہوا فوسین گنگے میں دامن زین پر  
رکتا ہے کسی نہ پھر تارے کہیں پر  
ہے نقش کا پیرا دمہ نقش قدم کی زین پر  
کھلتے ہیں گل فوسین جی متحرک جلد گری سی  
ہو بیابان شیلہ بھی متحرک جلد گری سی  
کیا چاہی اڑائی ہو نیم گری سی

۵۴۴  
مگر بیچ کا ہے رشتہ جان کیلئے قطع  
مگر فکر فتح و ظفر کا ہے یہ مطہر مع  
ہو تو کی غنایت ہو کل اوصاف کا جمع  
مگر ہر کلمہ جو ہے ہوتی ہو یہ مرصع  
ناہین نہیں جادو سے ہیں یہ مگر اسے فنا کے



قصہ

دو جاہل صنفین جب تہ تیغ ہوئے سر کر رہیں  
سرد و جوشین جنگ کی دہانیں نظر آ رہیں  
اب ہاتھ نہ تھکے تھیں بھی زور بر سر آ رہیں  
یوں آنکلیاں پٹی میں کر بیٹھے ہیں سر آ رہیں  
در عقدہ جان کر دیا میرا ایک شیشی کا  
پہلے تیغ کا توشہ ہوا تیغ و زانیہ کی

نظم

بہارِ صفت ہو گئی وہ غول پریشان  
لاشون کی یہ کشت جو کہ ملک ہے بے پایان  
شکار کے ہر اک سر کو یہ کشتا ہو وہ دہشتان  
دیا یہ دعا کا ابھی سنگام نہ دیکھو کچھ  
آقا زین یہ حال آ رہی انجام دیکھو کچھ

لہجہ

اس طرح دبا فتنہ پر عزم سدا رنگ  
بین چار طرف ازنی دیکھتے ہو رنگ  
چاہے اپنے کانے کہ ہوئی تیغ قضا رنگ  
کمانی تھیں پرین کہ اڑا شامیو کمان رنگ  
ہر چھی اٹھیں دیکھو کسے نظر نہ لگی ہے  
ہر ایک کمان فتنہ کی چلائے لگی ہے

لہجہ

بھڑ بھڑ کے ہوئی ہوئی تیغ و سرکش  
کرتی نہیں دیا کو مصرت گرا سرکش  
ہے ناروین کا خون کہ تھوڑا سرکش  
ہی چھوین پانی اور سرکش آدھرا سرکش  
ہے غصہ کی حرارت ہی جو یہ حال ہوا ہے  
ہے گہری رقا کہ بٹھ لال ہوا ہے

۵۴۵  
 دُور سے جو عباس سوار سنبھالے  
 زخمی زمین جہان پہ یوں کی گئی کھیلے  
 بے پناہ لگے پیر و از بجا کے  
 شبِ ختم ہوئی صبح کا تار پھیل آیا

۵۴۶  
 اُڑ اُڑ کے فلک پہ گوجی گزشت  
 قدری مسرود ہوئے میلی تہی ریمت  
 یوں کھٹکے گئے منتظمِ خاندانِ قدرت  
 بھجی بھجے گئے کھنڈن کا شرفِ پاکِ شکر  
 بھجی بھجے گئے کھنڈن کا شرفِ پاکِ شکر  
 بھجی بھجے گئے کھنڈن کا شرفِ پاکِ شکر

۵۴۷  
 پہنچ گئے دم سے کہیں صلیت کہیں حیران  
 پہنچ گئے دم سے کہیں صلیت کہیں حیران  
 پہنچ گئے دم سے کہیں صلیت کہیں حیران  
 پہنچ گئے دم سے کہیں صلیت کہیں حیران  
 پہنچ گئے دم سے کہیں صلیت کہیں حیران  
 پہنچ گئے دم سے کہیں صلیت کہیں حیران

۵۴۸  
 جب کہ اٹھا لاشوں کو دن پانچ کی اٹھی  
 فوج کی چھکی بیاں تو قرین لگاٹ کی اٹھی  
 سہ کیا بین زمین کا بھی طبعی کماٹ کی اٹھی  
 جہرِ نظر آتا ہے ہر اک پوند لہو کی

۵۵  
 بوجھ اس کا یہ ہے خراج کو شکل عطا کرنا  
 جس کے لیے وہ ایک شکر اعلیٰ پرست  
 وہ بیچھلکی طرح شکر اعلیٰ پرست  
 قنبر کی مالا میلاؤں سے تراشنا  
 بن کھائی اور دیوں کی فتح  
 سب پر صفا

عبد بن باہلی اس اندک کی تصدیق  
ہے دونوں مبارک چم علم و فہم میں  
وہ حقے تجوید اندک تو ہے بازوئے  
این ان کے مددگار جو میں یہاں  
ان جن خطے لڑائی و میدان خون میں  
یہ جنگ مشابہت ہے براجم کے

فصل  
تھری گئے سب یون ہوتی ملو اور شری  
شکر کو ہوا غلب کا میدان با  
سب میں ہوتی اس منج کی تاثر جو ان  
علیوں کے پھر یون کی ہوا ہو گئی تھی  
نہج چلا علی یہ دنیا میں سے  
نہج چلا علی یہ دنیا میں سے

میں نے یہ سارا غم کے کوچے پر گذرانے کی بجائے  
 یہاں ہی اپنے دل کو اور وہ ٹکڑے بن جا کر  
 یہاں ہی اپنے دل کو اور وہ ٹکڑے بن جا کر  
 یہاں ہی اپنے دل کو اور وہ ٹکڑے بن جا کر

۵۶۱  
 یہ فونٹ بڑھا چھوڑا گیا ہے اب کوئی نہیں پہچانتا  
 مگر یہ سب کچھ غلط ہے کہ یہ نہیں پہچانتا  
 کہ یہ سب کچھ غلط ہے کہ یہ نہیں پہچانتا  
 وہ بیخ بنیں اور یہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ

۵۶۲  
 جرات کی مثال کے ہیں عاقبت میں مابین  
 بڑھتا ہوا دل ان کا جو کوئی نہیں کہتا  
 لطف بگڑا ہوا کہانی میں اسٹانین  
 بین زخم کو جان پیچھے والوں کی دکھانین  
 باقی ہے گانا نام یہ مرنے میں مزاج  
 یلواروں کی آبان کے لیے آج تھا

۵۶۳  
 ملو اچھی جی کبھی نام وہ میں سے  
 بالائے زمین نفقہ گزار کے بدن سے  
 اک کوہ بلا ٹوٹ پڑا چرخ کہن سے  
 گرد آڑے گئی بستیوں میں شہت میں تو  
 بڑھ کر جو کچھ نظر آئے ہیں سب کچھ  
 دو جا قدم ہٹ کے عین میں کھینچا

۵۶۴  
 گرجا اور مہم بن شرار سے اچھا کے  
 چل جاتی ہیں چھریان بھی شادی کی اچھا کے  
 دھارین ہیں روان خود کی دھار کی اچھا کے  
 دھارین ہیں اور تے میں کنارے کی اچھا کے  
 ہر ایک ادھر ایک ادھر گھاٹ اسی کا  
 اور کچھ میں جو کچھ وہ وہ ہر ایک کا

۵۷۵  
 یوں کو ڈوبتی ہے جب شہر کی گھنٹی  
 آواز اب کا تلوار کی غنیمت میں  
 زخمی ہو جانے سے لہجہ کی زنجیر  
 زخمی ہو جانے سے لہجہ کی زنجیر  
 زخمی ہو جانے سے لہجہ کی زنجیر

۵۷۶  
 وہ برق ہو جب بدن میں ہر جگہ کی گون  
 فیلکریاں تاج پر کمن جاتی ہیں رن  
 شعلے کی طرح آج بکلیتی ہے بدن کو  
 سوکھا ہوا آواز اور اس کے بدن کو  
 یان بھر جی قطرے کے لیے کہ نہیں ہوتا  
 ہوش کے سمندر سے لگتا نہیں ہوتا

۵۷۷  
 میں دونوں طرف مار ڈبوئے شہر کو  
 اب لگتے پچھتے ہیں ادھر کدو ادھر کے  
 جلدی تار کرتے نہیں واپس ٹھہر کے  
 بچھڑ چھڑ گئے ہیں سارے پرے شہر کے  
 لاشوں پر روانہ ہو کر جس دل میں بڑھا ہو  
 عباسی کا گھوڑا ابھی مگر لگتا ہے

۵۷۸  
 چھوٹے نہیں بھون کو سپہی تیرہ مہین  
 میرا اب جو مار لگے زخم ان کے سر پر  
 مگر کی صفیں لشکر اعدائے پر ہے  
 وہ خون میں بھرے تگیاں غصے میں جھریں  
 بالکل سب عیاں شان شہنشاہ نجف کی  
 سب غنیمت ہے پیدا کر ڈالنے کی



۱۲۲  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!

۱۲۳  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!

۱۲۴  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!

۱۲۵  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!  
 اے ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!

۱۲۵

عباب کی صورت ہو کہ تو قدرت باری  
دیرا کہ یہ حیرت ہو کہ پانی نہیں جاری  
دامن کی ہوا بن گئی ہے باد بباری  
نزدیک چھپ چھپ تیرا دل کی کھلی ہے  
ہے نرس کی شہی کہ کنارے ملی ہے

۱۲۵

دینے ہیں صد افق کو حال اب کہ کیا ہے  
سب لوگ کہان بین کئی صف اب کہ کیا ہے  
افسوس نہ کہ چھپ شرم ہے پانی نہ کیا ہے  
میدان سے تم ٹٹ گئے جلتی جا ہے  
قہقہے کی ترائی گئی افسانہ کو  
دیرا تو درد کا چھلکا کر ہم کو نہ روکا

۱۲۵

وہ سب ہیں کہ ہر حق جو برس صاحب صدام  
دم بھرنے لڑنے نام عرب کا کیا بدنام  
اب شک بھری تیرے میں جب بھی طلب جام  
کو شش ہوئی بیکار اب افسانہ بدنام  
گھر جمع ہوں رواہ یہ فتنہ بدنام  
دیرا کجی رک جا با ہی بدنام

۱۲۵

نہ لکھا تک آئے نہ کوئی سانسے آیا  
شیر پر سدرتے بھی منظر نہ دکھایا  
ہم نے تو طرائی کا مزار خاک نہ پایا  
دیرا یہ بھی ڈھالوں کا یہ ابر نہ چھپایا  
کیا نہ ترک اب بھی مسے آج نہیں شک ہے  
شیون کی چپ ہو نہ کماؤ کئی کوک ہے

۱۲۶  
 پہنچے  
 یہ کہتے تھے جو کہنے دریا نظر آیا  
 گھوڑے کھڑا تا ہوا وہ شیر نہ آیا  
 دل کچھوئے کیا کی رودانی کو  
 پیاسیوں کا خیال آ گیا منہ کو جگر آیا  
 غازی نے جو دیکھا کہ کنارے پہ تیرے  
 دھیان آیا کہ لب خشک سبب دلائی ہے

۱۲۷  
 سبزو دہ لب بثر کا سحر عادی ہوا کی  
 دل جلنے لگا یا دینی شاہ شہدائی  
 عباس عہد ار نے تادیہ بجا کی  
 ارشاد کیا دل سے یہ قدرت باغی  
 پانی ادھر اتنا کہ زمین شست کی تیرے  
 ہے آب ادھر ساقی کو نہر کا پیرے

۱۲۸  
 تم کہے بڑھے حضرت عباس دلاؤ  
 ہمارے بھکر کے گئے نہر کے اندر  
 دریاے بہت دور نظر آتا تھا لشکر  
 دیا پھر کے صدمہ مشک جو بہت لگو چلبک  
 رہا ہے نہ سمجھنا کہ ہے جاتے ہیں پانی  
 اب روئے آؤ کہ لیے جاتے ہیں پانی

۱۲۹  
 جب دوش پہنچا پیرہ دھڑا آپ بھر کر  
 اور پھر کے گھوڑے کو طے دلیر حیدر  
 دیکھا ابن بہت دور خیم شہر صقدر  
 کی عرض مدد کیو کہی اے خالق اکبر  
 عالم تھا خافت ابن شہنشاہ نجف سے  
 بجا کی ہوئی فوج آگئی پھر چاروں سے

۵۷

اک شکر و شکر مشک میں لچا نہ نہ آئیں  
 تلواریں جو باہر سے ہیں وہ نہ لکھائیں  
 میرے چہرے پر ہیں وہ کہان ہیں اور نہیں  
 جو در کماندار ہیں وہ تیرے گناہ ہیں  
 سوراخ کو در مشک میں اب دلی ہیں  
 پانی نہ پہنچ جائے کہیں آگ بجائیں

۵۸

اگر سے علی آتے ہیں سبیل تم پاس  
 اگر سے ہوئے میراں کی علی آتے ہیں عباس  
 اور غم نہ کھو جان کے جانیکا اور دھراس  
 پانی کے نہ پھینکے لگے اور گئی ہے یاس  
 تم کو دن سے جو رہا ابی تم کو کہے کہ یاس  
 میرا شک کیونکہ نہیں ہو کہ کہے کہ یاس

۵۹

اگر شکر کہتے ہیں میری پاس نہ آنا  
 سر کے نہ ہو منظور ہے اگر جان بچانا  
 کیا غم جو عدو ہو گیا ہے سارا امانا  
 مطلوب ہے تاخیر کے شکر اور دھراس  
 تلواریں جو دل اور جگر کا ہو میرا  
 در مشک میں دے آؤں تو کھو میرا

۶۰

گزار سے ہیں کی اور کہ سائی کی کہیں  
 عمر ایسے ہیں دیگر کہ مجھے تاقی و غیا  
 تیروں کی غم و مشک کے چھپاؤ اور اسینا  
 اسے ظالموں کو نہ نہیں چاہی کہ کیا  
 بے وقت دل آہست جان سب طرحی کا  
 پیاری دہی پانی ہو میں ابی علی

۵۷۵

یہ کہتے ہوئے آئے تھے عباسؑ کا شکر  
 چھپایا ہوا تھا چاروں طرف ظلم کا شکر  
 کی راہ جو تھی بڑھکے بیکار کے شکر  
 بان میری طرف میری طرف آؤ میرا درد  
 کس راہ سے جاؤں یہ نظر کر کے تھم کے  
 جا سکتے تھے پاس شہنشاہِ عالم کے

۵۷۶

کھڑا جو راہ کی جگہ شاہ کا شیدا  
 اک شخص ہوا ترکیب سے ادا بی کا  
 بن بست میں کٹ گیا دستِ دردِ دار  
 اوس ہاتھ میں مضبوط لپا تاج کا قبضا  
 راقون میں دبایا علم حق کے ولی نے  
 حکم کیا پھر فوج پر عباسؑ میں علی نے

۵۷۷

اک آن میں کی دردم دہم صفا عدل  
 وہ ہاتھ بھی جب ایک تھم گئے کاظم  
 اس شیر نے دانتوں میں لیا منگ کا تھما  
 خون اتنا ہلکا دم تھا جا نہ سا پھرا  
 سنبھلے جو در اچھلے یہ نقشہ نظر آیا  
 اک جبرِ شتم پر مبارک ہیں در آیا

۵۷۸

کیا کھینچ سکیں ہاتھ نہیں بچ سہ طاری  
 تھا اندر میں اس تیر کا وہ عاشق باری  
 مشتاقِ زمین سورج ادھر کر گیا باری  
 اپنی جڑ بڑا نکھوں کا انوکھو جاری  
 بی شک تو اشکوں کی جگہ کوئی اکھی  
 ان پیاسوں کی تقدیر یہ روایہ عباسؑ

۴۴

داؤن کی جو شکستہ چھینا زین پر تھکے  
گھوڑے کو دینے لگے کب پرچن لائے  
پیسون میں نہ جاؤں تجھے تقدیر شکر لائے  
اُن سب میں مری بات جو رہ جائے تو اچھا  
پانی کی طرح خون جو بہ جائے تو اچھا

۴۵

میدان میں کھڑے کہہ رہے تھے ہم تیرے  
ہر حرکت کی جھلک سے دم و دھڑکن  
ناگاہ بڑھاؤں سے اُن دشمن  
کھاؤں تھا سب زبردست و عظیم  
عیاں علیکارے جو کب نہ آیا

۴۶

جولا کہ جوں میں ہر زبان پر اُسکی داؤن  
تھا دیر سے منظور کہ پاس کے آؤن  
مطلوب یہ ہر صاف اکھڑ بکلاؤن  
نہی کسی طور دن کا تو ٹھانام ملے گا  
نہ آج کل کے کچھ بھون تو تو انعام ملے گا

۴۷

فرمایا کہ اس دم مراد تو نے دکھایا  
تیرے ہونے کو اور تیرا کیا  
انہوں میں جب ہاتھ مٹاؤں موت نہ آیا  
میرے نہ شجاعت کو بیماری گلارہ جائے  
میرے ضرب لگائے نہ تجھے جو صلا رہ جائے

۵۹۳  
 بہن کے تنگ رشتہ مستیا کے  
 سر کا دیکھ کر بھونک کر پوچھا کہ  
 گندہ اس نے اٹھایا جو بڑا بوجھ ہے  
 آپ در قریب جا کر لے لیں اسے  
 مگر اس نے لگا کر سر جان شہر دین کو  
 شہر اندر گیا زین پر آپ نے زین پر

۵۹۴  
 دی شاہ کو آدرا کہ عید آئیے آقا  
 مشتاق ہوں صورتِ نجیب کھلے آقا  
 تکلیف مرے واسطے فرمائیے آقا  
 اعدا میں بہت پاس، شاہ جائیے آقا  
 فادم کا بھی قاسم کی طرح حال نہ ہو چکے  
 تم قایم غلام آپ کا پاپاں نہ ہو جائے

۵۹۵  
 کہہ کر کہا شہر صدر اس کی ہے بیٹیا  
 سنتے ہی جیسے دردِ جگر میں مرے اٹھا  
 کی غرض چاہا جان کر سٹھوڑے سے آقا  
 فرمایا کہین کاٹ نہ لین ستم آرا  
 حشر کر گیا دنیا میں قیامت ہوئی ہے  
 مجھے مرے محبوب کے فراق ہوئی ہے

۵۹۶  
 کہہ کر یہ جدائی کا قلق لہے سہون کا  
 دل کتا ہے خون ہو گئے آنکھوں کی ہونٹوں کا  
 قہقہہ نہ ملے گئے تو میں زندہ نہ ہوں گا  
 جلدی چلو کچھ حال دل زار کوں لگا  
 میدان میں کہاں ہوں صدیاش تباہ  
 قربان پر چلے کے ذرا لاش تباہ

۵۹۷

یہ کہہ کے جو دوڑے سوئے منتقل شد صفدار  
ہمراہ چلے تمام کے بازو علی اکبر  
خبر نہ تھی کرا اور پہنچے تھے اسٹک برابر  
جب چار قدم چلے تھے تو اٹھا بھبی نہ جاتا تھا شرم علی مسکرا  
اٹھا بھبی نہ جاتا تھا شرم علی مسکرا  
کہہ جو اب اٹھلے تھے تو اٹھلے تھے تو

۵۹۸

چلائے تھے کسست ہو جالی کہ ہر آدن  
کسشت بین ہر ہر میں کہاں ہو نہ دشت جاؤن  
خود کے کیٹ جاؤ تو کیوں ہو گرن کھلن  
کیس ہون مدد کیسے بین کس کو بلان  
ہاتھوں سر غمان صبر کی اب چھوٹ گئی ہے  
خبر بندہ چارہ مکر ٹوٹ گئی ہے

۵۹۹

اسے فوج تم میرا مددگار کہہ رہا ہے  
کیون ظالموں وہ عاشق سرشار کہہ رہا ہے  
جب یہ پہلے ظلم کی تلوار کہہ رہا ہے  
بیارو مرے لشکر کا عہدار کہہ رہا ہے  
تلاؤ کہاں صاحب شمشیر کہہ رہا ہے  
کسشت مصیبت میں مرے شمشیر کہہ رہا ہے

۶۰۰

یہ کہتی ہو بس جانتے تھے شاہ شہنشاہ دگر  
عباس دلا در پہ ادھر چھپائے ہے پھر  
چھین جو تھوڑی تو بہت حال تھا ختم کر  
گھبرا کے سر کر لاشیں گر کر پڑ گئے شہر  
چھین جو تھوڑی تو بہت حال تھا ختم کر  
گھبرا کے سر کر لاشیں گر کر پڑ گئے شہر  
چھین جو تھوڑی تو بہت حال تھا ختم کر  
گھبرا کے سر کر لاشیں گر کر پڑ گئے شہر



نکاح  
 بنگاہ قریب سے شہر شہر و بنگاہ  
 خوف پس فاطمہ سے ہٹ گئے اعدا  
 کہہ نہ کہا میں یہ چاہیے کیا  
 شانوں سے جدا ہو کر تھیں بے بابا  
 شہر باوجود زار و آوارہ ہر طرف  
 آج وہ صوبہ بھائی کہا اور لکھنؤ شہر

نکاح  
 عیال و لاد سے لٹ کر تھکا لک  
 کچھ بات کر دیکھائی میں قربان تھا کہ  
 اسے میرا جو ان کے امری پیری کی کو سہا  
 ہے جو تم آج کا دن نے میرے تھیں ملے  
 بیکار ہو کر تن فاک میں گئی رہی اسے  
 جن سے مجھے قوت تھی وہ ہی آتھ لکھنؤ

نکاح  
 پیاہ سے مر سکھائی نہ تھیں زندہ  
 لکھنؤ کو چھوڑ کر گزرتی ہو تھوڑے  
 کہیں طے لگے ہاں تھوڑے زخم دکھا دو  
 زندہ ہو کہ رولت ہوئی آواز نہ سنا دو  
 بن بھی ابھی دنیا سے گذر جاؤ لکھنوی  
 منہ سے جو نہ بولو گے تو مر جاؤ لکھنوی

نکاح  
 کہ کہے قوزانوں سے منظر یہ کیا  
 عیال سے بے بن ہو کر کے کچھ جانے  
 زانو سے رکھا یہ کسے سر فاک کے  
 چھوڑا جو سب سید لکھنؤ کے  
 کی عرض کہ قریب اس میں سر مونہیں آقا  
 یہ قریب نہیں قابل زانو نہیں آقا

خطہ

ادرو دوسرے ہنگام وہ نزدیک ہوا شاہ  
حضرت کو راہ دیکھتے زمین پر پڑے تھے آہ  
بہر جا بیکجا ہر گھر میں بھر جا بیکجا فریشتہ دیجاہ  
کینو کینو سرور جمع کو مٹی میں بھرون میں  
سج سے آقا کی ماسی نکر دن میں

خطہ

من بچے خادم کی بہت ایک مہبت  
جان آگئی ہے ہونڈو پیہر ہونڈو کی حرطت  
میدان سے نہیں میرے اچانکی ضرورت  
خیمہ میں نہ بچا ہے گالی گاش کو حضرت  
میر اپنی سکنیہ ہے بھر ایلی آتش

خطہ

یہ کہہ کے عہد اردلاور نے قضا کی  
چلائے شہر دین مرے یاد رہے قضا کی  
فازی نے بہادر نے غضنفر نے قضا کی  
اگر ہے کہامشک دالم لے جاوے ٹپا  
تاخیمہ نہ دین پوپین گے ہم لے جاوے ٹپا

خطہ

اگر نہ اٹھایا تو علی شاہ دلاور  
مڑ کر کہا اے غریب ان برا در  
غم چھایا تھا یان زو جہ عباس کے دل پر  
گو دی بین سکنیہ کو لے چھٹی مضطر  
کہتی تھی غمراہ کو جاتی نہیں قضا  
مغزون کی صلا دیر لے آئی نہیں قضا

۱۱۵  
فصل  
قصہ گئی اور ڈیوڑھی پہننے ہی پھر آئی  
چلائے کہا خالق اکبر کی دوبارہ  
سب سے پہلی عباس سے اور شہر کی جدائی  
کس دوست سے جدائی کیلئے روزگار جہانی  
پیغام غم و درد و الم لائے ہیں اکبر  
عباس نہیں مشکل علم لائے ہیں اکبر

۱۱۶  
نزیب کو صدادی مری بلالی اور مراد  
بیوہ ہوئی جاجاج اسے اور سالہ نہاد  
شاہ دوسرے آتے ہیں مسند تو بچھاؤ  
باتم کہ کیلئے آئین حرم جسد بلاؤ  
سب خیر سلطان مدنیہ کو سنبھالیں  
گھر میں علم آہے سکینہ کو سنبھالیں

۱۱۷  
یقل تھا کہ میدان کی شاہ شہدائے  
پہلے کے قرین بادشاہ ہر دوسرے  
لے کر خوب شہر شامی محبوب خدا کے  
جلال کی سکینہ کہ بھولی جان چلا آئے  
پیشے کی نہیں آپ اگر یاد نگی یابی  
پیلے علی صغیر کیلئے یاد نگی یابی

۱۱۸  
نزیب بڑھایا علم احمد ختم  
تھی زوجہ ستھائے سکینہ بھی گھر بار  
نزدیک بلایا اور علی آئی وہ ناچار  
بھابھ کو نہانے لگیں بھائی کی عزادار  
تھا شہر کہ عباس دلاور نے قضا کی  
نہ سالہ پہنچتی ہو جو شیر خدا کی

فارس بنی بر سر کمر پر ہے جو بچھا کر  
صفت چھپی تھی جس جا اے بھلا دیا کر  
یونین نہ اب اسے کیجی نہ چار عیا کر  
جو چو دل الٹ جائے لگا جائے لگا کر  
ہانگ ادھر ہی غضب ہو گیا کھڑک لگائی بی  
جب کا کہ ترا سنا تو تھوڑا دھڑک لگائی بی

نہیں کیا جب یہی مریب ارشاد  
مناں بھی بیدیں نہ رہے عیالی وہ ناشاد  
مناں کے سوئے نہ رہے عیالی وہ ناشاد  
صاحب نہ مری فنا نہ ادا لاد کی یاد  
نہیں بھلا کہ گویا نہ میں جانتے تھے تم  
نہیں بھلا کہ گویا نہ میں جانتے تھے تم

آپ اہل دفاع کے گم گم نہ دنیا کی  
آپ اہل دفاع کے گم گم نہ دنیا کی  
آپ اہل دفاع کے گم گم نہ دنیا کی  
آپ اہل دفاع کے گم گم نہ دنیا کی  
آپ اہل دفاع کے گم گم نہ دنیا کی  
آپ اہل دفاع کے گم گم نہ دنیا کی

یہ سننا اور سنی ہوئی حیران  
یہ سننے لگی تھام کے شہسپہ کاداران  
یہ سننے لگی تھام کے شہسپہ کاداران  
یہ سننے لگی تھام کے شہسپہ کاداران  
یہ سننے لگی تھام کے شہسپہ کاداران  
یہ سننے لگی تھام کے شہسپہ کاداران

حلالہ

یہ کچھ بہت دوسے شہنشاہ خوش اطوار  
گودی میں سلینہ کو لیا اور کیا پسار  
ارشاد کیا کیا کون اسے کیسے دنا چار  
انہوں نے عدا ہو گئے اب تھے سے عیدار  
چھوڑا زمین کو شکر کے کنارے گئے بجائی  
میدان میں لاش ان کی ہوا رہے یہی حال

حلالہ

خاتون شہید اب نہ یہ احوال بیان کر  
جلس میں نمودار سے ہنگامہ خوش کر  
کیا کہ جو غم چھپائے ہیں تو ہونہ کنڈر  
کر عرفی عیدار سے لے شاہ کے یاد دہ  
منظر ہوں بہت جلد خبر کچھ میری  
با حضرت عباس مرد مجھے میری

حلالہ

بول نیاس میں خبر کی دھار کون کرے  
سوا حسین کے خبر اختیار کون کرے  
حسین آتے تھے عباس میں نہ اکبرین  
علامہ درود میں بیقرار کون کرے  
تباہ شدہ کی ہے سر کا ریلو کا مہینہ  
چوہ غم سے گئے کا دوبار کون کرے  
جس کا انکلا ب نظر کون کرے

علی کا شہر ترائی میں لے سوا ہے  
علی کا شہر ترائی میں لے سوا ہے  
حسین آتے تھے اندری میری پیکر  
حسین آتے تھے اندری میری پیکر  
حسین آتے تھے اندری میری پیکر  
حسین آتے تھے اندری میری پیکر  
حسین آتے تھے اندری میری پیکر  
حسین آتے تھے اندری میری پیکر

۱۳۶  
 شہزادہ شہر محبت تو سب اہم تھا جو  
 انبیاء صحیح ہوں تو صدرین عالمی ہے  
 خزانہ میں ڈھیلے تو رحمت کی تباہی ہے  
 ابن نمر ہر اسے وہ نیک بین سمجھ دیا  
 سر کیا شاہ نے اسے اسے اسے اسے

۱۳۷  
 نسل بعد نسل سے معبود کے قتل ہوئے  
 دعویٰ بخشش ملت کے سزاوارت ہوئے  
 جہان کی طرح ہی منور دل انگار ہوئے  
 جب میں شکل پر قاتل کا نام ہوئے  
 سارے فخر پر مجیب درخشاں ہوئے  
 خلق میں اپنے بزرگوں کے شکر ہوئے

۱۳۸  
 ان میں از کائنات کو مقابل ہوئے جرات الہی  
 چین دن پاس کے صدر سے منت الہی  
 بات بگھر کر لیا بیچے نجات الہی  
 یہ وہ ہیں حضرت الوہاب الہی  
 جب کہ جسے ہوں ان صبر و صبر الہی

۱۳۹  
 قلم و قلم میں کہ گھر کا طریقہ الہی  
 خود کھانہ نہ پیا پیا کی تکلیف الہی  
 ابن باطن ہوئے دشمن تو ظفر الہی  
 وضو اور ایسے کہ جواب الہی  
 بیعت عالمی بدین سے جواب الہی  
 جان بگھر کر لیا اور نہ اور الہی

۵۵  
 ان کو توڑ دین کے سبب اور سب سے پہلے  
 سب سے پہلے میں اور سب سے پہلے میں  
 جس دن وہ ملا نہ ہوا اور علی کے پاس  
 سب مل گئے رسول علی کے پاس  
 جس دن وہ ملا نہ ہوا اور علی کے پاس  
 سب مل گئے رسول علی کے پاس

۵۶  
 کس شباشت کو کچھ کام خدا کا شے  
 چاہی خوشنودی اللہ تعالیٰ شے  
 خود کیے فالتے تعمیر وطن کو کھلا شے  
 قول جو جس کی کیا اس کو نیا شے  
 ان پانچوں کو م خالق غفار شے  
 کرنا ہے میں لقب صادق الامراء شے

۵۷  
 وقت جب وعدہ مطلق کی وفا کا آیا  
 وقت غریب میں لیسہ شیر خدا کا آیا  
 صبح عاشور کہ پیغام قضا کا آیا  
 تیرے آئے گلے پہ گھم بلا کا آیا  
 قہر جاننا زخمی شہیدین وہ مراہ شے  
 شاہ فرما کے دو کت علی اللہ شے

۵۸  
 اگر کیا ہے ہر شے مرزا کا خلف  
 سب کو جو میں آ گیا جبراً و طوعاً  
 لشکر شام میں آیا بچے لگے ہر طرف سے  
 فوج اسلام میں تکیہ میں ہوتی بندھ گئی صف  
 شہر میں شہر کے شہر میں شہر کے شہر میں  
 شہر میں شہر کے شہر میں شہر کے شہر میں

ع

عالم دیدار عالم سرست کی ہو چکی یہ فوید  
 اس حق و کھجے سے صبح کا چہرہ تھا سفید  
 علم شاہ جواد چاہا بیکرانی امیب  
 صاف ظاہر ہوا جواب شرف کی نکلا خوشید  
 عور بچہ بدہ ہے اظہار محبت کی ہے  
 ہم وہ غرض سے نکلا لایہ دیات کی ہے

ن

نہیون آدمی عالم کسم غرضیہ جانا بند  
 اس کے آواز سے نہ تیار زمانہ غور بند  
 اسی سے مرے اگر درد کی ردا کا ہے بند  
 کہ یہ ہے عید صفر کی قبا کا چم بند  
 نام ہے مر اثر مہر پر بند  
 جی ہی احمد کے معراج کو وہ بند ہے

ل

عالم شاہ کی میدان میں طوفان بہار  
 چلی گئی ہے غنیوں کی چمک کر ہمار  
 ہر کہیں بیند گرد سے پتھر پتھر پر ہمار  
 صبح کی کھلتی کا ہونے لگا ہمار اظہار  
 دسہم یان سے ہو چکی ضیا جاتی ہے  
 دھوپ خستہ کے درخون پہ نظر آتی ہے

ط

عالم غم فتن کی چمکی ہے جان  
 این اسلام کی بدلتی ہے چمکی ہے شان  
 پہنچ پھٹی کا کھلا چوں ہے ہوتا ہی گمان  
 صوبہ بگ کی مانند سنہری ہے نشان  
 غارہ رنگ اس کا نیا عور کے چمکی ہے  
 پھول کھلتے گئے ہر باغ میں ہر چمکی ہے





علاء  
 پہلے آئیں حضرت علی کا عصا  
 جس پہلے میں نقاب پنج دیو سے سوا  
 ہر عیان سبز پھر اس کو خضر کی سدا  
 ہر سون سے چھین ایک کے روشن تپ  
 جب بندہ گون سے تر کرے عیان طور نہیں  
 علم باحوال غیب کے کچھ اور نہیں

علاء  
 بفتح عالم میں یہ پیدا ہوا ہے ازہر  
 اس کو پہلے پہل خضر میں نور کے  
 اس کی شاعری میں علم و دجور پہلے  
 کچھ خضر تو میں شیخ و خضر ہے  
 جو کون کی دیکھ دے وہ اس کے گلشن میں  
 چوب اپنی جید سے نشان ابک میں

علاء  
 کھل گئے دہان بھی سر شام کو کھل کر  
 دی صدا شام کو کھل کر کھل کر  
 ابتداء کھل کر کھل کر کھل کر  
 مستعد کھل کر کھل کر کھل کر  
 دن ہزار اور بھی اور کھل کر کھل کر

علاء  
 چھپ گئی دھوپ ہو انکھ شہر پر سایا  
 برقعے والے اور جاہلین اب اعزا  
 کچھ خیریت کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
 شاہ کے ساتھ رہ خضر غزنی در قفا  
 وہ بھی مادہ میں دنیا کے گدے کچھ  
 کہن باندھے ہوئے قیام میں غزنی

۵۷۷  
 فوج اعدا میں مبارزہ طبعی کا ہوا غل  
 مرنے کو جانے لگے پیر و سلطان پس  
 کام آئے رخصت جب تو بیچے بیل و درہن  
 دین تو بیچے لگا آک کر سیدان میں کل  
 دن میں تنہا پیر فاطمہ گھر آئے لگا

۵۷۸  
 دہیہ چلا کر صلہ ام کو بچائے کوئی  
 کیا کرین اب میں تو میر تباہے کوئی  
 پیلے میں باقی ذرا نہر سے لائے کوئی  
 ہم مسافر میں مود کے لیے آئے کوئی  
 دست دیا کھانچے میں صفتا ہی تباہی میں  
 غم کم ہو گئی ہے تو نہ ہوئے بازو میں

۵۷۹  
 دل سفر بایا غم و فتنے کے دفتر کھولیں  
 جن سے ہم چھپ گئے تھے جی کھول کے نکالیں  
 چھائی ہو گئی کہ الم اندون کی غور ہو میں  
 موت تو دیکھ لے اب بنوں کی فتنہ میں  
 حال راہوں کا ہی اندوہ کسی کیاد کھولیں  
 سب کو بھر ایک نظر کے ذرا کھولیں

۵۸۰  
 کہی تو وہی کہ سہ تربت اصغر لڑتا  
 بہر عباس علیہ السلام لڑتا لڑتا  
 کہی تو وہی کہ سہ تربت اصغر لڑتا  
 بہر عباس علیہ السلام لڑتا لڑتا  
 کہی تو وہی کہ سہ تربت اصغر لڑتا  
 بہر عباس علیہ السلام لڑتا لڑتا  
 کہی تو وہی کہ سہ تربت اصغر لڑتا  
 بہر عباس علیہ السلام لڑتا لڑتا



نور پاکھون کا اجالہ اندھ مس گھر کا تھا  
اس بی بی نہیں کہتا کہ مر اٹھیا تھا  
خاندان میں مسو جو بخارہ بہن تکیا تھا  
کہ عین بی بی گیتو بن جائے کیا تھا  
اگر ہم کہہ سکتا ایسا ہے کہ چھوڑا  
شکر ہے حضرت ایف کے ہر چھوڑا

[illegible]

۱۳۴  
 کہہ دینا کہ میری کہ جابری بی بی نے آؤ بی بی  
 ارشد کیا کہ آؤ بی بی نے آؤ بی بی  
 کہ آؤ بی بی نے آؤ بی بی نے آؤ بی بی  
 کہ آؤ بی بی نے آؤ بی بی نے آؤ بی بی

فوج بھرتی کرنے کے لئے شاہ راجہ جی کے پاس  
ہاتھی کو دی میں نے سب سے پہلے  
دل لیا تھا تب میں نے یہ حکم  
اب بھرتی کرنے کے لئے

۵۴۴  
 آئے بیٹے کے قرین شاہ کہ ہم ابن کرم یک فقیر تھیں ہم کرم ان کو  
 دی صدرا کو نظر آ رہا جو احوال صفت میں بیٹھ گیا اسی طرح وہ بہر تھیں ہم ان کو  
 اپنے کر کے اسرار امت شہرت صفت کی چین جو پیا پیا ان کو  
 بہت کم ہر شہر سے تشریف

۵۴۵  
 شاہین اور تم سے غیر تم آئے باہر  
 چو زینہ خون کی بدن لکڑوں کے صلہ پر  
 کی نظر جلا طوف پر کوئی آریا نہ نظر  
 صفت میں گھوڑے کو زور کی کھڑکھڑ  
 ایسے شاہان شہدین کی بی بیار ہوئے  
 قحطی زریبے رکھ کر جب کے تو اور ہوئے

۵۴۶  
 چلو کہ دیکھو کچھ غائب گئی خمیرین بن  
 کو اعدا متوجہ ہو پھر شاہ زین  
 پوڑھا غیظ کہ سنسان ہو سالار بن  
 غصہ انکار کا آنے لگا اہل شہر کو  
 نعرہ شیر اسدا اندھنے کیا گو نجار بن  
 آج گھوڑے کی جا بقی گری شکر کو

۵۴۷  
 جہ کے بیچے تول خوش نہ راحت پائی  
 پاؤں میدان میں بڑھایا کیا امت پائی  
 شہر کو یاد آ گیا وہ قوت بازو بھائی  
 جوش میں لانے لگا اور غم تیر پائی  
 اگر کیا و بیان کہ خود دہی نہ را د نہ کب  
 زنگ سیری میں جو ایسا کھاؤ نہ کب

۱۴۵  
 اس پیر چان گیا حق شہنشاہ انام  
 کر کیا قصہ کہ بال گردن کو فرو شام  
 کام دہیجے سب تی بنی رہ جانام  
 بون چوین چلی ہو جس طرح حیدر کی مہم  
 ایک ہی جست بنی تا فوج تمام  
 ایک ہی چوین چلی ہو جس طرح حیدر کی مہم

۱۴۶  
 شاہ نے پیر چان کی تیغ علی دار کیا  
 زین کی غنایت جی کی تیغ علی دار کیا  
 کیا تختہ اگر شمشیر دودم گھیرے لائے سب کو  
 جو ہر تیغ بیدار شد و کھائے سب کو

۱۴۷  
 ایسے اگر زین شمشیر قضا میں جو ہر گز نہ  
 اس طرح کاٹے کہ زین اسے خفا کا زور نہ  
 کچھ پیادہ کی بارش مال یہ شمشیر نہ  
 کہ بلابین ہو بد گار شمشیر نہ  
 کیا بار اور ارجی کا مٹی نہ کھلنا دے  
 عصر صاحب تیغ گار و نیم چلیا دے

۱۴۸  
 دیکھ کر پیر چان شام کی کام  
 کیون میں میان میں کیا کیجے کام  
 نہ شمشیر سے مطلق کیجے کام  
 قتل اعدا کو گردن کی فقط کام  
 سنٹی آؤں نہ تیوں کی آہ و فغان دے  
 عادت تمام نہیں پھر تی و جان دے

۱۴۵  
 پر چھپ جاتا بوندہ غیب کی تم کھانے لگے  
 ابروہ جب تو قضا ابرو صفت چھانے لگے  
 آ رہی آ رہی کہ ہر جزو تو مٹانے لگے  
 چاکل سی آ رہی کہ دل بربق کا تھانے لگے  
 کبھی دل میں دم جلوہ گر کی تھی کب  
 کہین شیشے میں آ رہی ہے پوری تھی کب

۱۴۶  
 جو گلزار تھے دل افن کے پھر افسردہ  
 سامنے آئے بھلا کس کا تھا یہ دل گردہ  
 ہر شے سی آ رہی کہ تو زرد کو کیا ہے مردہ  
 حج ہے یہ یک قضا اس کا ہے آگ و درہ  
 ایک پوچھو دم پوچھا رعبوں جاتی ہے  
 دیکھ کر دوسرے کی جان بھل جاتی ہے

۱۴۷  
 زوہر علی ان وقت جو ہی اس حرب  
 ہی غصہ آ رہی غم کی ہر حرب  
 ہر حرب چھپنے کے لئے ہر حرب  
 زوہر کو نہیں آ رہی کا وزین کو بھگا کر حرب  
 کہیں غم سے رہ رہے تیری کو زمین  
 اسی کیسے ہر اک بار سنبھلاتی ہو زمین

۱۴۸  
 کہے  
 کہیں غم کی طرقت شام خف  
 ان میں آ رہی شہر کہیں طرقت شام خف  
 جس کا ہے یہ جبریل کی دلت دی ہر صفت  
 جس جاہل ہوئی یاجن صفت غم کی تافت  
 غم اس مگر جو کہ جان چلی جاتی ہے  
 اسی کو اس کے چلنے کی صدا آتی ہے



۵۴۷  
دل بیان اس کا کھلا مار نفس ان قلعے  
پہن چکی ٹوہر کے کئی چلیے کہ کئی لوگ  
اور جو ہر براہ سے دل کے جو پھوپھوے  
راہ اور ذریعہ بھی دے گم خانہ میں بھی چھوئے  
رہیں روتا روتا میں مبدیہ میں پوری ہیں

۵۴۸  
قہر میں سر ضرب پٹی میں کہ پستی در زمین  
گردازی نہیں اس طرح پستی کہ زمین  
پہنچتے نہیں خبر کی کہ پستی کہ زمین  
غیر خستوں میں در ہر بار پستی کہ زمین  
اس قدر ہر کہ درخت کہ پستی کہ زمین  
کہ سان اور کہ کہ پستی کہ زمین

۵۴۹  
فرس شاہ بین شیر و نر کو سوا بہت ہے  
صف اولٹ دیا ہو یہ جان ہو قوت ہو  
خود و نر و شیر و نر کی قوت ہو  
خود و نر و شیر و نر کی قوت ہو  
خود و نر و شیر و نر کی قوت ہو  
خود و نر و شیر و نر کی قوت ہو

۵۵۰  
اٹھا جہنم قہر کا ہے اور دار کیا  
نور سے پھر کہ نیکوین ذرا جلوہ دیا  
جس کے ہر نہ کا نہ سامان تھا وہ بھی گیا  
یہ اشارہ تھا کہ سب کچھ کین عم کے ہیں  
کلم معبود کی جو چاہتے ہیں کہ ہیں

۱۲۵  
 کہ رہا تھامین دم حضرت شکر کی ندم  
 ہوسو اسانی کی شوری دلا گیا غم  
 کہ نظر آنے سے یہ غم کیا ہے  
 لطف نجانہ نہ دردمندس کا دکھانا ہے  
 یہ نسیانی کو بجا رون تو ابھی آ رہا ہے

۱۲۶  
 شوق سے کامیو بڑھا لے دوین باہر  
 کبھی غم پر نظر سے نہ بچے شکر  
 یہ نسیانی کی گردن عرض کہ اے جلد خبر  
 حال کو غم کر طبیعت جو عیاں بنیں  
 ہاؤں نہ پیر جان سے آئے میں دلا دیکر عین

۱۲۷  
 ساقیا اب تو میں اک جام لبالب لگا  
 ایک قطرہ بھی ہو کم تو بھلاک لگا  
 جب طرح پہلے دیا تھا مجھے اب کو لگا  
 جام کیا ہے تو غم میں شکر بوسب دو لگا  
 ساقیا مجھ سے کتنی جاتی میں زہار نہیں  
 جانتا ہوں کہ بھجے دینے میں کجا نہیں

۱۲۸  
 دل سے کہتا رہی کہ مشتاق بہت پیغم  
 کو ساقی کی کہ کہتا نہ ہے بار دم  
 کہ تو اتنی جاہلوں ہوں تو آرا کے علم  
 جام ہونٹوں کی ملا اور جام سے غم  
 حرم میں سے یہ بھر سوج کی بھی جان رہے  
 کہ دور دست نفس کیچھے کہتا نہ رہے

۱۵

کیا مہربان تو غرض کام آج تھو تو سہا  
 کب مری طرح دنیا ہو چھو سہا  
 عزیز دل اپنا دکھا دن بھر کون سے سہا  
 خود بخود باختر ترا میری طرف مٹنے لگا  
 پانچلے آئین بطے کے ابھی اڑنے لگا

۱۶

دببم صورت دہائے گرم ابھو رہے  
 سیکڑوں جام مٹھا جائے پیوری پڑے  
 نرسین شمع سے ملے تون سے پانچوڑے  
 ہم خدا میں نہ سمجھ کر اپنی کھٹے پڑے  
 عباد اللہ نبی ایک بچے پڑے  
 دین اپنا بچے ایمان بچے جائے پڑے

۱۷

نہنم میں نام تو سے سیکڑہ کا دار سلام  
 جب حکو عیش کی صحبت ہو تو پوچھا سلام  
 ایسی کیلئے درکار میں پائے جام  
 بھی اسی سے کی تنہا جو کیا کیے یہ کام  
 دوش دیدم کہ ملاک در نیخانہ زدند  
 دوش دیدم کہ ملاک در نیخانہ زدند

۱۸

بائے الفت ہو تو کیوں نہ شوہر کی  
 کہ جسے پاد کیا بلے طبیعت اس کی  
 بار و فرج بھی ڈر رہے وہ حرارت اس کی  
 بے پروا اڑتی ہو اندری قوت اس کی  
 سلطنت پہنچتی ہی کا رہا کرتی ہے  
 قول ندون کا جو خفت میں اڑا کرتی ہو

۵۵۵

میں ترے عاشقوں میں حضرت محبوب خدا  
آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و عیسیٰ  
شیت و ادیس و کائنات کا تری راگ ہے، سلیمان بھی  
اس کا چہ چاہا تو ملک میں ہی اور خود میں  
ہی یہ نرم دل عشاق کے انگور دن میں

۵۵۶

ساقیا تیری سے عشق کا کیا کناواہ  
گو کہ سال بہین دہوئی تو فرنگناہ  
اپن کی پکیر نہ پایا سے سجان اللہ  
س کی چوری ہو ہے کین مری زوید لگاہ  
جو مرا کام ہی ہر وقت کے چاہا بہین  
کچھ میں جام کو نظر دیکھتا ہے چاہا بہین

۵۵۷

میں کہنے کی نہیں رہی شکایت کوئی  
کہ ہو چکی نہیں عصیان تو اذیت کوئی  
نہ اپنے یہ تو نہ مقبول ہو طاعت کوئی  
اس کی ہنسنے دینا دین عبادت کوئی  
جیدہ ہر بار کروں مطلب ال یا جاؤں  
دیکھ جاؤں میں حج پر گشتا جاؤں

۵۵۸

کہا کہ نہیں میں ہوا کرتی ہی تو بے سر  
کچھ پایا کجاواہ شکر کو بے آل نظر  
دوستان نظموں کی شاید ہو مراد اور  
غیر شاہ شہزاد اور شہزاد  
نہ ہو جب دل کو یقین کی کجی نہ ہو  
نقد جان بھی جو کہے صرف تو ان نہیں

۵۶

میں نے بارہ بن کھلی پوچھی کہ جو چھوڑا تنگ  
لا دبا کی کوئی نہ ہو جو طبیعت کا دھنگ  
ہو وہ بے غور و غیب کر دین شے کی جسم ہر تنگ  
نہ کچھ ہو تو یہ حق آئین نظر ان کا زنگ  
بڑھ کے مٹتی ہوئی ان کو ہوش الیما بھیکو نہ دریا ہوش ہے  
ان کو ہوش الیما بھیکو نہ دریا ہوش ہے

۵۷

بے وقار کا بیان نہ ہو توین اس کی رہنمائی  
ابن یاقین کی فوجی کیجے زمانے کو پند  
جانبے میں حضرت ساقی کو پوچھا نہ ہے  
تق نہ تہا تم اچھا دیکھو سر کاٹے ہیں  
ضف میں سیکڑوں جلادوں کو کمر کاٹے ہیں

۵۸

پہلو ان ایک ابھی بھاگتا تھا اُسے لگا کر  
ہو گا بدنام کہان جا آؤ در کے مارے  
چاہی پڑی کہ بھی انسان نہ ت مارے  
موت نہ ہو کیجے انا رعیاں میں مارے  
شمر تک چاہی اب جسم سے جان دور مارے  
بھگتے ہو میں پوچھان گا یہ گمان دور مارے

۵۹

سب دیوے کے مانند وہ ایسا کو شاہ  
دی صدر الیہ کیجے کہا سب نے واہ  
اس طرٹ رہا اور ادھر کو گمراہ  
اس طرٹ شمر سر شد کا ادھر کو واہ  
غیظ کی آپ نظر ادب پر فوج مانے لگے  
اور کا زکے ہوئی نے ہوئے جانے لگے





RR

[illegible]

RE

[illegible]

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

Re

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



۱۵۵  
 لب لباب کے گزرا ہے کوئی جیسے کلام  
 جس نے تیرے کو وعدہ وفا کر دیا ہے کلام  
 تو بھی اب وعدہ وفا کر تو میری حمت تیری  
 کہ یہ ناما ہے کہ بخشی گئی امت تیری

۱۵۶  
 جان تیری تو غنڈے قابل نہیں ہے  
 میں تیری یاد سے خالی نہیں ہوں آٹھ پیر  
 جو مر حال ہو روشن ہو الٹی بھڑکے  
 پیسا ہوں قلندر تو تیرے محبوبانی دے

۱۵۷  
 شکر ہے تو نے مجھے مسکری طاقت دی ہے  
 عرض کر رہی ہے عفو اجازت دی ہے  
 اپنے الطاف سے تو میری شہادت دی ہے  
 تو ہی حافظ ہے مجھے تو ہی نے عزت دی ہے  
 عفو کا کام ہو روز جزا تم سے  
 نہ بولے مگر فرودین ہو سناٹا ہے

۱۵۸  
 آئی آواز جو کچھ عرض کیا ہے قبول  
 پاپ آدم کی گواہی میرا قبول  
 یہ صدا سن رہی ہیں حیدر کرار قبول  
 سب کو یہاں بویو تجا ہے تو امت کا  
 کہہ رہے نام قبالہ ہو ہر کشت کا

۱۰۰  
 ہرگز نہ ہو کہ آراستہ ہو شکر پیر  
 نہ کہ حق شناس نہ کہ دوست یار  
 ادب نگاہ نہ کہ پیر نہ کہ پادشاہ  
 خون اخلاص نہ کہ عین حق نہ کہ عالم

۱۷  
 ایک اٹھاسیڑی قومہ بانی جو کہ  
 اس عالم میں قیامت کے نایاب ہے  
 ہرگز روشن ہی زمانے کی ذرا سی غور  
 پس اللہ ربی کا نہ بدافعال کہیں  
 جس کو روشن کو نہ بدین لاش کو پاکی

ابو جعفر شہین گئی ہر سخت خبر  
کہ تیرے لیے ملکِ زیادہ مضطرب  
کہ تیرے لیے ملکِ عینِ شکر بن گیا  
کہ تیرے لیے ملکِ کرب و غمِ برب  
کہ تیرے لیے ملکِ کرب و غمِ برب  
کہ تیرے لیے ملکِ کرب و غمِ برب

پیشانی نزدیک بوجہ شکر کا وہ شکر لکھی  
 دوسرے عالمی لکھی تہذیب جہانی جہانی  
 ہر گھر گھر سے ہر کسی کی شہادت پائی  
 کہ جہان کی یہ تہذیب اور دنیا کی تہذیب  
 ہے جہان کی یہ تہذیب اور دنیا کی تہذیب  
 ہے جہان کی یہ تہذیب اور دنیا کی تہذیب

# سلام

ہے شہادت پر طبیعت اہل کب شہر کی  
 کر بلا میں لڑتے ہیں عباس کو فہم میں شور  
 لڑتے ہیں شاہدین اہل حرم میں مطمئن  
 ہو دل صخر کو عابد کی سیری کی خبر  
 حرم جو آیا سو شہ روز دم بولی حبیب  
 قید میں عابد تپتے ہیں تو چپکے سے کبھی  
 بعد اکبر یہ رسول اللہ کی آئی صدا  
 کر بلا میں تھا عینہ حال عابد کا وہی  
 کر بلا ہو چنے کہ عصیان کا مرض چلا رہا  
 خون اعدا رہن بھیلے گا یہ ثابت ہو گیا  
 کہ مہوں میں نہ لو لگا دیگا تو جو کچھ مجھے  
 خواب میں دیکھا رسول اللہ کو روئے ہو  
 روضہ حیدر پہ میں پہنچا فلک پر میں مسیح  
 جب سے سرشہ کا کٹا اور نام روشن ہو گیا  
 کر بلا کے واقعہ پہ ہو گئے رٹنی رسول

جو صدا کا نوین آتی ہے صدمہ تیر کی  
 چھوٹ پڑتی ہے علم ہونہیں یاں شہر کی  
 دم دم میدان کو آتی ہے صدمہ تیر کی  
 ایسی دھڑکن ہے کہ آواز آتی ہے زنجیر کی  
 ہے تعجب بکو تجر سہ سقد رتا خیر کی  
 بولنے لگتی ہیں کڑیاں خانہ زنجیر کی  
 خوب حرمت کی عینوں کھری تصویر کی  
 حالت اپنی فاطمہ صخرانے جو سحر کی  
 کس قدر خاک شفا نے جلد تیرے تاثیر کی  
 غیض شہ سحرخ نابینا ہوں شہر کی  
 پاس ہے خاک شفا حاجت میں کسیر کی  
 شہ کو ہے شوق شہادت فکر ہے تعبیر کی  
 رشک نا حق ہے ہندی پر مری تقدیر کی  
 شمع کو اس روز کی حاجت ہوئی گامبر کی  
 امت عاصی کے بخشے جانے کی تدبیر کی

زندگی میں قبر اقدس تک نہ پہنچا ابے شدید  
 سے کر لون گا زیارت حضرت شہیر کی

رشیہ صاحب کے چہلم کی مجلس میں جو چند بندہ اس بندہ رب مجید  
شدید نے کہہ کے پڑھے تھے ہدیہ ناظرین ہیں امید کہ حرم کے  
نام ایک سورہ فاتحہ کا ثواب ہریتہ ارسال فرمائیں

۴  
بلخ گل نہ ہوا گانگوسبان نہ رہا  
وقت کا اپنی جو تھا دلیل و حسان نہ رہا  
اب عجب کو غم صاحب بیان نہ رہا  
دل میں غم نہ رہا کہ آگیاں نہ رہا  
دل میں غم نہ رہا کہ آگیاں نہ رہا  
دل میں غم نہ رہا کہ آگیاں نہ رہا

۵  
جہاں تھا مملکت نظم کا سلطان وہ شہید  
جب کو دتا آکر اس صاحب بیان وہ شہید  
جب کہ مرنے کے کیا خشر کا سامان وہ شہید  
جب کہ چھوڑا نہ بھی شاہ کا دامان وہ شہید  
جب کہ مرنے کے کیا خشر کا سامان وہ شہید  
جب کہ چھوڑا نہ بھی شاہ کا دامان وہ شہید

۶  
وہ شہید کہ تھے شہید رانی  
شہر معبود کیا خوب سدا رانی  
شہر معبود کیا خوب سدا رانی  
شہر معبود کیا خوب سدا رانی  
شہر معبود کیا خوب سدا رانی  
شہر معبود کیا خوب سدا رانی

۴۷

وہ رشید راہ زمانے میں جو تھے مثل ایسے  
ایسے نام کے جو یہ کہہ تھے بلکہ ایسے ایسے  
نفس نامک کے تھے اب کیا تھے ایسے ایسے  
نفس نامک کے تھے اب کیا تھے ایسے ایسے  
نفس نامک کے تھے اب کیا تھے ایسے ایسے  
نفس نامک کے تھے اب کیا تھے ایسے ایسے

۴۸

نظم میں ان کی فضیلت تھی عشق کی مثال  
میں جو ان میں سے ہر ایک کو ایک ایسے مثال  
نظم میں ان کی فضیلت تھی عشق کی مثال  
میں جو ان میں سے ہر ایک کو ایک ایسے مثال  
نظم میں ان کی فضیلت تھی عشق کی مثال  
میں جو ان میں سے ہر ایک کو ایک ایسے مثال

۴۹

جب کہ معبود رہا فتنہ تھی عبادت ایسی  
کبھی پھر نہیں سہل کو سخاوت ایسی  
بات مانی نہ کسی کی بھی مروت ایسی  
اس زمانے سے مقابل ہوئے قوت ایسی  
کہ گئے صبر ولی ابن ولی کی صورت  
نہایت پھر نہیں سہل کو سخاوت ایسی

۵۰

عشق معبود تھا ایسا کہ بیان کی مشکل  
گو کہ نہ تھا رنہ ہون رہے تھے خالق کی شکل  
عشق معبود تھا ایسا کہ بیان کی مشکل  
گو کہ نہ تھا رنہ ہون رہے تھے خالق کی شکل  
عشق معبود تھا ایسا کہ بیان کی مشکل  
گو کہ نہ تھا رنہ ہون رہے تھے خالق کی شکل

۷۷  
 کجی تو حال محبت کا تھا تو اگر اس کی ہو کیا  
 جانتے تھے مجھے نذر نہ تھے میرے شہید  
 کجی تو چھل مجھے آکھوں کی نہیں تو نہ کیا  
 دسیاں تھا تو نگاہ جا زد وہ تو غم کھا گیا  
 ایک آنسو جو گر ازل مرال جائے لگا

۷۸  
 ساری ادا دے بڑھ کر تھی محبت مجھ کو  
 باتیں کرتے تھے بصیرت غنائت مجھے  
 الغرض اس کے سوا تھی انھیں الفت مجھ کو  
 گر دہم دل کی غوغائی کوئی نہیں دھو سکتی  
 حقیقت باب کی بھی ایسی نہیں ہو سکتی

۷۹  
 ایسے آدمی کی موت تھی سسر شام کو  
 تھی سوسائش کے عجیب کو نہ زمانے کی  
 دلاؤ شیفیتہ تھا اُن کے سبب سب بھر  
 بین جدھر جا تا تھا پھرتی تھی اُدھر اُن کی نظر  
 لطف سے اُن کے مری رنج مزا پاتی تھی  
 شاد رہتا تھا کوئی فکر نہ پاس آتی تھی

۸۰  
 اب بین ہی ہوں کہ تو تیری ادا کا خون  
 دوست غم کو کہ تجھ تھا جسے بین و شبن  
 نہیں بین جاؤں تو چھو نظر آتے ہیں چین  
 فکر مر مر کی اب میرے گلے کو ہے رس  
 ہر جو چھو حال زبان تک ہ نہیں لاسکتا  
 اب وہ وقت آیا کہ آدم مر نہیں پاسکتا

۵۷۷

ادن کی حالت کا بیان مجھ سے کیا تفصیل  
غم و اندوہ کثیر اور مری عم کی  
چوہہ معصوموں کو تھا عشق میں اس کی دیوہیں  
کر زانہ میں رہی چوہہ ہی دن کی دیوہیں  
تجین نرسے نہ لکھم مدد گار ہوئے  
پیشہ پیہ پیہ تھا وہ دیکھا ہو گیا ہوئے

۵۷۸

عافض پہلے شکم کا کہ تھے مومن کامل  
فاج و نقوہ نے مجھ کو کیا پھر مراد  
شب اسیر اطبا بھی تھی اور تھے عامل  
میں موت کی جج تیار دوا ہے مشکل  
نور بجایا جی بوجہ تھے تو نہ اچھا کرتے  
تھی یہی مری عبود بھلا کیا کرتے

۵۷۹

مٹی زبان بند نہ کچھ حال دل خسوں کہا  
بڑھ گیا ضعف بہت تھی نہ دوا اندر نہ غذا  
کچھ گلے سے نہ اترتا تھا اگر ممکن تھا  
قطرہ بانی دم آخر نہ گلے سے  
کیا کہوں کیجی دایس کی جو بھی صوت  
بڑھ نہ پایا ہے کھینچیں اب علی کیجی صوت

۵۸۰

اوشن میں آؤں گے کبھی نہ رہا  
اتنے سن میں موم غم بھی یہی مری خدا  
جاریہ جو صبر نہیں ہو ہو راضی بربا  
جائے کہ یہ بیان حال شہنشاہ ہوا  
ان کی بھل کر کوئی خلق میں غلط کو نہیں  
رہا نہ

پس کنن کا پناہ  
جو سہاویں کھن کا تھا اور  
نہیں تھے میں اور جب کہ وہ چاہتا تھا  
دشت غریب میں جو وہاں شہنشاہ کو  
مستقل پر سب عالم و گمراہ ہوئے  
تس سادات کو تیار وہ بدخواہ ہوئے  
گو دلا یا تھا خود انہوں نے  
تیر سب نے لگے جانی پیغام دیا

۵۷  
شہنشاہ کا کہ بدعہد ہے کیا کرتے ہو  
میں تو اس بات کو چھوڑ کر سب عیالو  
یوں کہ ہم کہہ چکے ہیں یہ پیچھے یا رو  
پایہ مرتے ہیں ذرا سا تو انہیں بانیاد  
است احمد خاں کا نا صحتوں میں  
رہنے سے قائمہ کیم کاٹ لو حاتم بن

۵۸  
میں کے یہ آگے بڑھاؤں تو تم کہے ہو  
اس سنگار سے شہنشاہ کی دیون  
جائے میں کہ نہیں آسکے کوئی  
بال دلا رہے ہیں کہ تم کہے ہو  
ایسے حاکم کے جو سر آپ کا جانیے  
عہد سے بانیے اور انجام بہت بانیے

۵۹  
میں کے یہ غصہ ہی جو ہے عہد اردہ  
جوئی بیباک وہ صدرا کو تجا ہی  
بڑھو کہ ضرر یا نہیں منہ میں تیرا  
خیر ہی میں کہ جاسا تو کہ نہیں چھپر  
ضعیف حق کی قسم کہ نہیں رجاہ ہے  
ہم یہ اندکے نہ نہیں آگاہ ہو



۵۷  
 فوج طاری جو ہوا جھلگ گیا وہ باری  
 تیش سادات کی پھر کر کے رکھا تیری  
 تیر لاکھ آئے نہ انصار نے تمہاری  
 اذن سے کیے گئے جنگ کو باری باری  
 یوں سے سارے دلیر دن بھرین مان لیا  
 جو گلیاں بیج رہے دردم سے میدان لیا

۵۸  
 بھیکو نارین کھڑے خستہ میں گئے  
 احمد و حیدر کرار کی خدمت میں گئے  
 دوست شہید کے تھے سیاہ و جھٹ میں گئے  
 جام کو شہر سے پیاسے کی محبت میں گئے  
 دیکھو سبھی کو شہید جو قربان ہوئے  
 اسی جگہ آئی جداسکے دیو جان ہوئے

۵۹  
 مومنو روکو کہ ایسا غصہ کیا ہنگام  
 کوئی باقی نہ رہا ہو گئے انصار کلام  
 تیر کھار علی صغر سا مولا ہے گلشام  
 زمین ہیں کیہ دہرائیں شہنشاہ زام  
 دیہم کوئی ہیں کیوں مدد کرنے کو نکلو  
 رہے ہیں آئیں تو ہم آپ عین مرنکو

۶۰  
 وقت اکبر و عباس کی جو بولوں  
 ملنے جاتے ہیں ہم کسی طرح شہادت چھوڑوں  
 چاہتے ہیں کہ کسی طرح شہادت چھوڑوں  
 کوئی چاہے ناظمہ زمر کے کیا خیرین چھوڑوں  
 جیتے جاتے ہیں جیتے جاتے ہیں جیتے جاتے ہیں  
 جیتے جاتے ہیں جیتے جاتے ہیں جیتے جاتے ہیں

۴۹

دورِ غیبِ کھڑے اور تھی شاہ زمان  
دل کو تھکے تھے بھٹکے چین و غمِ یارِ کمان  
لے آئیں وہاں سب کی بنائیں یہ چوں کہ لڑان  
چن چن تھی موشی اس گھر کی وہ روپوش  
وہ چرخِ رہ دینِ حریفِ غریبوں کے

۵۰

کھجی جلا کے یہ کتے میں کد کد کد  
نہیں تھے تو ختم کر نہایت ہون تیرے عیب  
چھوٹ کر تم سے بچ دالمین عیب  
اس جی بھر کے نہ رو نہ سوا لا شوقِ نصیب  
کھجی تھے میں کہ عیب میں خبر تھے نہین  
اس جی بھجی کو بہت سیاتے خبر نہین

۵۱

پوچھی تھی میں جو آوازِ شہنشاہِ اُم  
دور سے بیابانِ ختم ہوئے سب اہلِ اُم  
بڑھنے زینتِ صدادی تھیں تھی اُم  
ایک دم بھر کر یہ سب اُم  
بڑھنے زینتِ صدادی تھیں تھی اُم  
ایک دم بھر کر یہ سب اُم

۵۲

شاہِ غیبِ میں آئے تھے اخترِ بیک  
جایانِ اردن لگین اگر تھے ہر دوسرا  
یہ سوسویش تھے نہ کد کد کد  
غشی کی نوبت جو ہوئی شاہِ اُم  
یہ سوسویش تھے نہ کد کد کد  
غشی کی نوبت جو ہوئی شاہِ اُم

علم  
 زینہ علیہ السلام کون حال دل ناز  
 اسے بنی حجب کس لٹا کس آسے بار  
 تھے غمزدہ و زلفا ایک جلوہ بار  
 گداز و دوس میں رہے بڑی افسردہ  
 بنجران شستہ میں یہ گل مر و چھائے ہیں

علم  
 دوزخ نرینہ وہ کس تھا رسدہ  
 جو بہت کی تھا ان میں کہ تھے خشک گل  
 اسے عباس وہ چوٹی مرا شکر  
 طوبیہ کیا جسے اسے پہنچا کس  
 کہیں عین عیسیٰ بن خطاب ہزار  
 کہیں عین عیسیٰ بن خطاب ہزار

علم  
 زینہ علیہ السلام کون حال ناز  
 اسے بنی حجب کس لٹا کس آسے بار  
 تھے غمزدہ و زلفا ایک جلوہ بار  
 گداز و دوس میں رہے بڑی افسردہ  
 بنجران شستہ میں یہ گل مر و چھائے ہیں

علم  
 زینہ علیہ السلام کون حال ناز  
 اسے بنی حجب کس لٹا کس آسے بار  
 تھے غمزدہ و زلفا ایک جلوہ بار  
 گداز و دوس میں رہے بڑی افسردہ  
 بنجران شستہ میں یہ گل مر و چھائے ہیں

عقۃ  
جب بلندی پر گیا یکے پھر دین کا نام  
کہے ہاتھوں پہ بندہ ان کے پیر کا نام  
راہ انی بھی ہوگی کہ پیر کا نام  
پیر کا نام نہ ہو وہ عالم کے مانند ہوگا

عقۃ  
جب پر اخلق بناوے ستم آرا کا  
دل میں گیا اس میں سے کچھ نہ رہا  
سب کو فتنہ بھی میں نے کیا شاد ہو جا  
میں کیا اُن کی شادی عابد و سادہ  
کیا کہ سے مالا دار سادہ جو نہ پائے زیب  
شہر کے شیر کی توت ہو بلبل کے زین

عقۃ  
خیر شکر کہ اب آگیا آخر سنگلام  
میں ہو جائیگی میری ہر شے تمام  
پایں جو ہے میری ہر شے تمام  
شام تک نہ ہو گا تو ملے گا آرام  
شام تک نہ ہو گا تو ملے گا آرام  
شام تک نہ ہو گا تو ملے گا آرام  
شام تک نہ ہو گا تو ملے گا آرام

عقۃ  
گفتگو نہ بننا دسویں تہ شاہ  
آرٹے کیلئے عابد جا رہا شاہ  
تھا عساکر میں کر کے خوشی سے شاہ  
بہار کی فتنہ شیر کی نگاہ شاہ  
دور کر کے شہر کے کچھ سے شاہ  
لاہور آہستہ سے شاہ

۵۲۱  
کہا خود تائین تم کہیں لے اٹھے دیکر  
ضعف ایسا ہے کہ تم کا پیار تو نظر کی بجائے  
کیا نہ اداؤں تھیں اس لیے کہ تم نے  
ایسے لاف مینین چھوڑا وہم بھرا  
تو سوا اس کی روانہ کر کے  
تو سوا اس کی روانہ کر کے

۵۲۲  
عرف کی صبر تو حق ہے مگر  
دوست سیدنا ہیں جو تھے  
مگر یہ سیدنا ہیں جو تھے  
چاہے وہ میری بھیجی ہو  
چاہے وہ میری بھیجی ہو  
چاہے وہ میری بھیجی ہو

۵۲۳  
جو بھی گذری جو گذر جائے گی  
جس کا گزرتا ہے وہی جاتا ہے  
جس کا گزرتا ہے وہی جاتا ہے  
جس کا گزرتا ہے وہی جاتا ہے  
جس کا گزرتا ہے وہی جاتا ہے  
جس کا گزرتا ہے وہی جاتا ہے

۵۲۴  
مگر یہ بعد عجب ہیں کہ خیم الی شمر  
تو کیا کہ دن کا کہ نہیں لندہ زارا  
تو کیا کہ دن کا کہ نہیں لندہ زارا  
تو کیا کہ دن کا کہ نہیں لندہ زارا  
تو کیا کہ دن کا کہ نہیں لندہ زارا  
تو کیا کہ دن کا کہ نہیں لندہ زارا

۵۴۷

شہنشاہ نے فرمایا یہ مرغی خدا کا حبیب ہے  
 اس کی زبان پر یہی کلمات تھے کہ تو خدا کا حبیب ہے  
 تو اسے اپنے پاس رکھ کر اس کی خدمت میں حاضر ہو  
 اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی  
 خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں  
 اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی  
 تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر

۵۴۸

اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی  
 خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں  
 اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی  
 تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر  
 اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی  
 خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں  
 اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی  
 تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر

۵۴۹

اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی  
 خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں  
 اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی  
 تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر  
 اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی  
 خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں  
 اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی  
 تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر

۵۵۰

اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی  
 خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں  
 اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی  
 تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر  
 اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی  
 خدمت میں اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں  
 اس کی تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی  
 تعریف کر اور اس کی خدمت میں اس کی تعریف کر

۲۹  
آئے دیو دیوی کے تہذیب کی شاہ بد  
جو کہین دھوپ و میدانیں کہیں دیسا  
لو کہ اب بوسے شمع کی پرہ اگھا  
کر زمین پر چوٹی کی تارے نظر آئے گے

۲۰

[illegible]

9

اسے  
گر گئی بادِ باری جو ہوا یہ غوغا  
سبز دین گئی اس طرح کچھو کچھو سبزا  
نہ تھئی ساری زینِ نرون میں ناپی اُکا  
میل و گل کی محبت کے بیان ہوئے گلے  
چھوٹے فوارے عیان از از نہان ہوئے گلے

١٢

[illegible]

۳۳۳  
 بلبلین خوش بین حکیمین تہ نہ رو پھول  
 بیج سر سبز ہوا کھٹنے لگے بارے پھول  
 مخرج بین برین قبائین کہ بین لگا رہا پھول  
 لال مر ایک کا منہ ہے تو تیا لکنا ہے  
 شور و طاریں ہو کر نے بین بہت غصا ہے

۳۳۴  
 ناز کی تم کو پھول پونہ سدا سننے بین  
 کس طرح نالہ و بلب کی صدا سننے بین  
 کیا دہ کتنے بین معلوم کیا سننے بین  
 نقشہ عاشقی کا کہین بین بھی بھلا سننے بین  
 گر کہ منہ مخرج قبائیل ہوئی جاتی ہے  
 سرور و سرور ہوئے بین بننے ہی آتی ہے

۳۳۵  
 چچ پو بلبلین گل کیلئے بین دیوانی  
 ہو یہ دانی اسے کون کے نادانی  
 حُسن بین گل کے سوا گل کا نہیں تو زانی  
 دوسرا امر یہ جو حکم ہے یہ رانی  
 قدر عات کہ گئے گل کی یہ صدا زیا ہے  
 حکم ہر پھول کو نہ بچھون کی لگانے کا ہو

۳۳۶  
 اک حُسن شکر خیابان چاروں طرف کھلتے گل  
 چچ پو بلبلین گل کیلئے بین  
 اس طرح بھون بھون سننے سنواری گل  
 لگی پو پو خیابان کی ہوتی صورت با گل  
 اب ہر بار جو آسم کے ہیں جابا کہم آتا ہے  
 خبر ہا بالائے زمین فرشتہ نظر آتا ہے



۱۰۰  
 اے شاہین کی مشورتوں کا ہر پائین بفع  
 ست ہر چکر پہ گرتے ہیں کہ در کا باغ  
 اے جلی پھول ہوا ہے دل الہ کا باغ  
 اے جی میں اور خورشید کہ سطر داغ  
 عطر آج کا اسی لذت ہے احباب ہوا

۵۳۸  
اس طرح فضل باری کی ہوئی مہمانی  
ساری نعمتوں میں ضیافت کیلئے ہر پانی  
سب تر بننے لگے ہے کہ رسانی  
فراخ راہ کی اب کہ نہ لکے رسانی  
کی محبت تو ہوئے سب کمان خوار ہوئے  
ہر لمحہ دشمن تھے یہ اب دوست و فدا دار ہو گئے

۵۳۹  
 بخشنا ہو جسے بنی اللہ کی قدرت پر شمار  
 جلیبین دلا کر بنی ہر چھوٹی کی سنگت پر شمار  
 حبیبین دوست بن ہر ایک کی نہکت پر شمار  
 دل عشاق پر گئے رنگ کی نزاکت پر شمار  
 خدیب آفت کا اثر ہے کھینچ کے لا مار  
 کا کچھ دل کو توں باور  
 نہ نہنا ہر چھوٹی

९.

[illegible]

۴۲  
 پھول بولے ہیں عطرِ شمعِ شمع  
 سببِ جانے میں شمع کی شمع  
 یہ اثر پھیلا کر دھنک کی دھنک  
 جاکو خلق میں سب کی شمع  
 پھول شمعِ شمع کی شمع  
 جانو پھول کی شمع کی شمع

۴۳  
 بختِ شادی ہو کر ایک نینِ افسردہ  
 زندہ ہو جائیو جان آگے بول ہو مردہ  
 ایشیل کر کے کس کا بھلا دل گزردہ  
 سچ ہو کر فصلِ بہار اس کا ہر اک اوردہ  
 مدد آہ اس کا سدا ابر نظر آگے  
 جب یہ روئی ہو گی بھی برساتا ہے

۴۴  
 فضلِ بہاری تو نہا ہے علمِ شمع  
 طوقِ شمع کی شمع کی شمع  
 ددِ شمع کی شمع کی شمع  
 ایک کی شمع کی شمع کی شمع  
 رات دن ایتھو یہ پھول کی شمع  
 بختِ شادی ہو کر ایک نینِ افسردہ

۴۵  
 رنگ گل کی شمع کی شمع کی شمع  
 اس کا شمع کی شمع کی شمع  
 شمع کی شمع کی شمع کی شمع  
 شمع کی شمع کی شمع کی شمع  
 شمع کی شمع کی شمع کی شمع  
 شمع کی شمع کی شمع کی شمع

۱۶۴

عشق تو کی کوئی تعلق نہیں وہ دل ہی نہیں  
 ہو نہ اک پورہ نہیں جس میں وہ محفل ہی نہیں  
 اس طرح صاف یہ کہہ دینے سے محفل ہی نہیں  
 کوئی بلی نہیں کہ محفل ہی نہیں  
 کوئی طالب نہیں جس کا کوئی مطلوب نہ ہو

۱۶۵

کچھ غیب نہیں بھاری نے دکھائے جو ہر  
 شاخون میں پھول سفید ہیں چھریاں نہیں  
 خار میں سبز غنچوں کی گل میں کہیں گدھے ہیں  
 درمقدور طویران کہیں بھلائی کا لالہ ہیں  
 غنیمت خزان کہیں بھلائی کا لالہ ہیں

۱۶۶

کچھ عشق تو کوئی بلی کو لاکھڑائے بہار  
 پوچھا بتائی اس کو ترائے بہار  
 اندون کو کہہ دو ہر ایک چہن چاہے بہار  
 پوچھا کہ کوئی چہن چاہے بہار  
 پوچھا کہ کوئی چہن چاہے بہار  
 پوچھا کہ کوئی چہن چاہے بہار

۱۶۷

اگر خیالات سنو تو یہ بیان کے قابل  
 طبع مستحق بھی عاشق کی طوفان میں  
 حشر میں آپ گرفتار ہو اے عاشق پر دل  
 سارا اور سوز کی سبب بھول فراموش ہیں  
 غنیمت بلی کے لئے ہیں تو ہر لمحہ ہیں

۱۷۴  
 اتنی زیادہ باری کہ کوئی مستانہ  
 دودھ چلنیا کبھی اور کبھی تھم جانا  
 دسبہا سبزہ خواہیدہ کا وہ ٹھکڑا  
 نازد انداز سے یوں تاہن آتی کہ تہی ہو  
 جیسے حجلہ بین کوئی تازہ دوسری ہو

۱۷۵  
 ہر گیارہ شک جہان چو کوئی کثرت ہو چین  
 ایں گلزار میں خوش باش چین بیچ و چین  
 گو کہ چو کوئی عیسیٰ بیچ سودا و دہر چین  
 کوئی تہی جی تو جی ہی ہو کہ تہی چین  
 کیا کہن چین جو گستاخین کوئی آج چین  
 کس طرح اسے مریا تیرے دہر کا جاب

۱۷۶  
 تختہ سون کا کھلا تا کہ خدا کی قدرت  
 دیکھئے کہ کھڑے آگے جا کرین طاقت  
 عشق ہو باغ سے دوزون کی آہ کیا گشت  
 دوست کیا یزید بن آپس میں بہت ہے الفت  
 تو کوئی دوسرے اندوون کڈل جانید  
 خوب گزیرے گی جوئی ٹھین گزیرے دو

۱۷۷  
 تو ت نامیم کا سب کہ دکھانا ہے  
 جو مضامین کہ پوشیدہ تھی آتی ہیں نظر  
 زہن نے اپنی رسائی کہ گیا گردن پر  
 دل بڑھا حرج بر بھی تم ہوئی جاتی ہے  
 جسم میں خون زیادہ ہو یہ ملتے ہے  
 زہن نے اپنے خاطر جاب بھی اب کھلتا ہے

۲۵۰  
 یہی ہو گئے اور پھر اس کے بن جوئے  
 بڑھا اب کہ نور اس بھی اس کو چھوئے  
 خون تازہ لگے کہ اس کو بھی جوئے  
 کہ عجیب لگے کہ اس کو بھی جوئے  
 کہ اس کو بھی جوئے کہ اس کو بھی جوئے  
 کہ اس کو بھی جوئے کہ اس کو بھی جوئے

Per

نیزہ اس طرح کہ چھوٹا کدہ زین ہو گئی تھی  
کیا عجیب کہ اُٹ جائے زمانے کا ورق  
پوچھیں مسرخ کی چلی تھی چھوٹی کدہ زین  
سہل سے ملتے ہیں اپنے خوب نصیبین اٹھ  
فصل گنگ زین رسیا کی کہ چھوٹا جانا ہے  
خبر بھی اب ہم دربارِ نظر آتا ہے

১৩

۵۵  
وقت نامہ کیا کہ کون کیا میں بھلا  
اٹھا طوفان ہر اک باغ میں دریا پھیل گیا  
ماہ تابان ہوا اور پھول ہر اک چاندنی کا  
شب تاریک ہوا اور غم سیاہ لا لا  
چہ یہ گلزار کہ معبود کی اک صفت ہے  
ہر جگہ بس بیاہیں بھیڑے

Res

۱۵  
اغیانوں کے بھی دل اب بھر گئے کچھ  
وقت حق کا خونہ ادا ہے تیرا  
زلف سنبل بیڑی ہے ہر کسی کی  
تجربہ سب نے کیا ہے تو نے کیا



۵۱۱

افغان جنگ بواہی اور سب چھوڑ گئی ہوتی  
 کشت گئی سب سب بے اثر جنگ تھیں  
 کیا پورا باغ میں آئے کہ نہیں جانتا ہیں  
 پھول جب پھلتے ہیں خود کو نہیں جانتے ہیں  
 ایسی شکر تیرے کہ تم بندھا جاتا ہے  
 باغ بھی اب تو نفس چھوڑ کر نظر آتا ہے

۵۱۲

جیغ و گریہ نے دھنشنے لگے گھر پر ہوا  
 جو کماندار تھے گوشت و خون پھینک دیا  
 پہلو ان قہقہے تھے شہزادے کی ہمار  
 جہانے اس طرح کہ چلتے گئی گویا تار  
 دوست آپس میں جو ہو رہے گویا پار  
 جیغ ہی تھی کہ گریہ تھا سوار ایک پر ایک

۵۱۳

ایک دیکھ کر کہتا ہے کہ اب کیا ہو گا  
 جو پہلے چلے گئے وہ پہلطان عرب کیا ہو گا  
 اس قدر کہ گویا وہ غضب کیا ہو گا  
 زندگی قائم رہے جاگتے سب کیا ہو گا  
 بایں اہل ہندو نہیں ہیں خوف و لرزائی کی  
 جاگ جائے گی بھی طاقات نہیں رہے

۵۱۴

ایک جا بھٹے ہیں شہر تمام ارادہ عمر  
 خوف طاری ہوا سب کیلئے ہیں تھکے  
 جہانے کیلئے سامان کیلئے ہیں اکثر  
 اب ارادہ ہو کہ مصمم کہ اٹھا دے  
 بایں حاکم کے بھی جائے ہیں ذلت ہوگی  
 سچی جنگیں ہوں بلکہ جاہلین تو عزت ہوگی

۵۷۷

نہ کہ سیارہ در این آویخته طوفان  
سائنس نیلے دم پر کشی شکل میں جان  
کتنے ہیں دم جو بیکل جا کے ہو منتقل آسان  
عین آجا بادون کو جو بین آجائے

۵۷۸

ہنگام شورش نہایتان آریا  
جوق حیدر کا طوف وہ شہر دنیان آریا  
بقلمہ ایچم شجاعت کا ہر سلطان آریا  
فدائیں درم دم آئے ہر جی کو جو کئے

۵۷۹

کر سنو نہ یک جو پھر اسیر شاہ نجف  
دل بڑھایا جو عین نے دیر بھی کچھ صنف  
علم ادیب نے کئے نیچے شخص جلا آریا  
پا بھئی خوف یہ طاری کی کہ نظر آریا

۵۸۰

جو پھر مقدم اور شہر و سر  
ہر سر و شہر کی بیانیے لگے اہل حب  
ہر سر و شہر کی بیانیے لگے اہل حب  
ہر سر و شہر کی بیانیے لگے اہل حب



۷۹

تغییر بیان سے نکلی کہ پہلا منظر گلام  
ہر لہو موت کا باغ وچ آگیا نام  
میر غفر کر کے لکھنے کو بجایا خام  
ہر حسین جو ہر دن کا چہرہ تر تن چاہے  
اس کے ہاتھوں کسی بدکار کو آرام نہیں  
ماں لہو کی کشتی ہو بیان کام نہیں

۸۰

ازدہ محبوب کہ ہر طرح ہو اس پر شیدا  
جب کی دہشتیں یہ ہو وہ شخص ہو عاشق اک  
سائنس لے سکنا نہیں کھانے کو کی آگیا  
ہے وہ بیباک کسی تو نہیں کرتی پردا  
بجلی سینہ اعدا میں ہر پہلوئے دل کرے چلی آتی ہے  
گر ہر پہلوئے دل کرے چلی آتی ہے

۸۱

اس کی رفتار پہن سارے خیر عشق  
میں محبوب ہو غم کیون نہوں تو ہر عشق  
جان دیدیے میں بڑے بڑے خود اکثر عشق  
اس کی ہر ایک ادا پہن غم کرے عشق  
بنے عشق یہ کہنے سے اکھڑ کر چلی ہے  
ہر گھڑی کہنے سے اکھڑ کر چلی ہے

۸۲

اس کی تعریف تو انسان تو بالکل ہی محال  
جو ہر اس میں کہ لکھنے کو وہی اسکا حال  
کے خیر اور خیر ہر گھڑی کہنے سے اکھڑ کر چلی ہے  
جو ہر اس میں کہ لکھنے کو وہی اسکا حال  
کے خیر اور خیر ہر گھڑی کہنے سے اکھڑ کر چلی ہے  
جو ہر اس میں کہ لکھنے کو وہی اسکا حال

۱۲۱  
 اس کی تیرائی کی جو کھنکھائی ہو  
 بد بابر جو بدین لاشہ پیران  
 جان کے حاسدوں کی قتل جگہ پیران  
 کلک پیران ہو پیرانی کی بی بی

۱۲۲  
 اس طرح آج کے دن بھڑکے گئے  
 بادبان بھڑکے بھڑکے گئے  
 غرق خون اس کی سب پیران  
 غرق خون اس کی سب پیران

۱۲۳  
 شاہ جہان صف بگڑ گیا تیار گیا  
 بوجہ دار بگڑ گیا تیار گیا  
 بوجہ دار بگڑ گیا تیار گیا  
 بوجہ دار بگڑ گیا تیار گیا

۱۲۴  
 مار مار کر بھڑکے تیرے شاہ دو سر  
 لاکھ چارے تیرے شاہ دو سر  
 لاکھ چارے تیرے شاہ دو سر  
 لاکھ چارے تیرے شاہ دو سر

عاشق  
جیبی فرج تمام خاک کا پتہ ہوئی  
لاکھوں سرگ کی اس کی نذران بن ہوئی  
گر تھلا لارم تفضا کی بھی پتہ ہوئی  
جانبین کفار کی لکے یہ نور ہوئی  
میں دم دی ہو گیا دل میں نہیں کو جان کر

دعہ  
مج شاعر کی طرح سرورانی اس میں  
نہیں جو ہر تفضا کی کو نشانہ اس میں  
سرمید کہ یہ زور جوانی اس میں  
آج جو کبر غلبے وہ دیوانی اس میں  
پہچانیں گے جو ہر بی تو کلمہ کی

دعہ  
اس توجہ ہر دن کی ساز و آواز میں  
سراپہ میں تشبیہ کو تو میں جو کہ معلوم  
میں یہ کتا ہون کہ یہ راز میں عشق کی لفظ کا جرم میں  
ہر طرح میں شہساز عشق کی لفظ کا جرم میں  
میں یہ کتا ہون کہ یہ راز میں عشق کی لفظ کا جرم میں

دعہ  
اہل عرب ہر وقت خوشامد  
یوں نہ ہو کہ ہر وقت خوشامد  
کہ چاہیں وہ ہر وقت خوشامد  
وہ بیان میں ہر وقت خوشامد  
اس شہساز عشق کی لفظ کا جرم میں

۱۷۳  
 باراب تنج کا اٹھانین ایل سے ہے  
 شان معبود کی آتی ہو نظر اس سے  
 جو ہر اللہ کی قدرت کی آیت ہے  
 جس مشرق کی لہریں آئیں اس سے  
 جو کوئی دریا نہ ہو جس سے  
 دریا کا خون غلہ ہو کہین اس سے

۱۷۴  
 غنچل سن صبر کو نہ بھول کفن  
 علی کریم زین شہنشاہ کفن  
 جب دریا بہتے ہیں شہر کفن  
 جب مال کھنچتے ہیں دیو کفن  
 ضرب بوری جو پڑے گی تو آفت ہوگی  
 ضرب بوری جو پڑے گی تو آفت ہوگی

۱۷۵  
 ہمین پوچھی جاتے ہیں شہنشاہ زمان  
 سب کی صف آری ہو چکے ہیں زمان  
 سب کی صف آری ہو چکے ہیں زمان  
 سب کی صف آری ہو چکے ہیں زمان  
 سب کی صف آری ہو چکے ہیں زمان  
 سب کی صف آری ہو چکے ہیں زمان

۱۷۶  
 تنج اٹھ کے گریں اس کی سحر کو کاٹا  
 پوچھی سینہ میں جب قلب کا کاٹا  
 پوچھی سینہ میں جب قلب کا کاٹا  
 پوچھی سینہ میں جب قلب کا کاٹا  
 پوچھی سینہ میں جب قلب کا کاٹا  
 پوچھی سینہ میں جب قلب کا کاٹا



۱۷۵

وہ کہیں گے تجھے فرشتے ہیں سانی کو کیا  
کہتا منظور ہے دل سے مجھ کو کلمہ  
پیر پیر وہ ہیں گنگا کے سر پہ  
اس کو کہہ دو یہی پانی پاشاہ سفارش دے گا  
پیر سے کہہ دو کہ تجھے فرشتے ہیں سانی  
تجھے سے کہہ دو کہ فرشتے ہیں سانی

۱۷۶

لے خوش نصیب کہ ساری ہو سیکے حسن  
اب آرا کہ در شاہی دل میں چین  
لے سر پر آرا کہ شاہی دل میں چین  
لے الفتنہ سے کہہ دو کہ فرشتے ہیں سانی  
لے الفتنہ سے کہہ دو کہ فرشتے ہیں سانی  
لے الفتنہ سے کہہ دو کہ فرشتے ہیں سانی

۱۷۷

اب بیس کی جام سے عرفان سانی  
اب بیکان ہوش کہ پیر ابو الراق سانی  
چاہتہ ہوں کہ نہ ہو تر کہ میرا آن سانی  
خیر کہ نہ ہو تر کہ میرا آن سانی  
کہ میرا آن سانی کہ میرا آن سانی  
کہ میرا آن سانی کہ میرا آن سانی

۱۷۸

اب تو آیا کہ نہ ہو تر کہ میرا آن سانی  
اب تو آیا کہ نہ ہو تر کہ میرا آن سانی  
اب تو آیا کہ نہ ہو تر کہ میرا آن سانی  
اب تو آیا کہ نہ ہو تر کہ میرا آن سانی  
اب تو آیا کہ نہ ہو تر کہ میرا آن سانی  
اب تو آیا کہ نہ ہو تر کہ میرا آن سانی

۵۹۳

ساقیا دینہ کر دے مجھ الفت کی سیر  
میں میں عشق میں ہوں وہ مجھ کی کتاب  
دیکھ کر مجھ کی حالت احوال کا خراب  
ہو خوار ہو گیا ان اعضا دیکھ کر میں جواب  
اپنا پیچھا رہا ہے تو میرا نام مجھے

۵۹۴

نہ پہنچا ہوں میں ہو جان تو شام لانی تانی تانی  
روح بڑھ جائے تو تیری کو کبھی صبر دل تانی تانی  
ہوں میں شرم گوی میں بھی کامل تانی تانی  
تو تو واقف میری حالت ہوں جاں تانی تانی  
مجھ کو کم لیا کی امداد کو آنا تانی تانی  
ہاں وہ نظم سدا جا پانا تانی تانی

۵۹۵

میں وہ ہوں نشہ لکھا ہے شامی امہ  
مئے الفت میں سدا غرق ہو میرا خانہ  
نظم کا میری ملا لکھ میں بھی ہے گلستا  
مئے الفت میں غم میں جا رہا ہوں  
جوش میں غم میں جا رہا ہوں  
اور شامی کو تو کی گئی جا رہا ہوں

۵۹۶

ساقیا آنکھیں کی بڑی اس حالت  
آمد لکھیں جلدی آہی وقت جلست  
مگر کہ تو نزع ہو رہی ادھیاری  
پہ پہنچے ہی رہا تو جام شہر اس وقت  
دیکھ کر نام وہ میرا لکھ جائے جا رہا ہے  
ہاں وہ نہیں لکھے میری جا رہا ہے





نزل

ساقیا ہر شے الفت تری سب کو اگر غریب  
اس کو تیار کر دے عشق تو جو جی کا محبوب  
ای جی کو تو دور دیکھ کر جو ہر مطلب  
میں وہ سب کچھ کہیں نہ رہے کہ خوف از تیرا غریب  
جانتا ہوں کہ یہی تیری ایمان دہی جی

نزل

ساقیا تیرے سب سے عشق کی تعریف ہو گیا  
میرے دل میں تو نے جو کچھ کہہ دیا  
میرے دل میں تو نے جو کچھ کہہ دیا  
میرے دل میں تو نے جو کچھ کہہ دیا  
میرے دل میں تو نے جو کچھ کہہ دیا

نزل

تو ہی ساقی مرا بخود ترا میں نا کا انا شام  
شوق الیسا کہ ہے جاؤں تیری جگہ پر جاں  
تو ہی ساقی مرا بخود ترا میں نا کا انا شام  
شوق الیسا کہ ہے جاؤں تیری جگہ پر جاں  
تو ہی ساقی مرا بخود ترا میں نا کا انا شام

نزل

تو دیکھ لگا بہین جی بھر شکر ہے الفت  
ہم کو دیکھ لگا بہین جی بھر شکر ہے الفت  
ہم کو دیکھ لگا بہین جی بھر شکر ہے الفت  
ہم کو دیکھ لگا بہین جی بھر شکر ہے الفت  
ہم کو دیکھ لگا بہین جی بھر شکر ہے الفت

۱۷۹  
 طغیانِ کربلا کی شہادت  
 منہ سے کہیں نہیں بھی لکھا تو حسابِ الفت  
 کما حقہ کہیں نہیں بھی لکھا تو حسابِ الفت  
 منہ سے کہیں نہیں بھی لکھا تو حسابِ الفت  
 کما حقہ کہیں نہیں بھی لکھا تو حسابِ الفت

۱۸۰  
 چاہتا ہوں تو میری بات نہ کر  
 اپنی بات تو میری بات نہ کر  
 چاہتا ہوں تو میری بات نہ کر  
 اپنی بات تو میری بات نہ کر

۱۸۱  
 کہ جس آج مرے دل کی تنہا ہے  
 یہ کہ جس آج مرے دل کی تنہا ہے  
 کہ جس آج مرے دل کی تنہا ہے  
 یہ کہ جس آج مرے دل کی تنہا ہے

۱۸۲  
 شکر و شکر کہ دم بھر بھی نہیں ہوا کام  
 شکر و شکر کہ دم بھر بھی نہیں ہوا کام  
 شکر و شکر کہ دم بھر بھی نہیں ہوا کام  
 شکر و شکر کہ دم بھر بھی نہیں ہوا کام

۱۹۰

ابن طالب ہوں بوقت کی اور چھٹی ہوں  
 خاص بخاندان فرعون کی اور آئی ہوں  
 بن دہی کے اور جو میں کی اور آئی ہوں  
 گنجی لے اور بنی اسرائیل کی اور آئی ہوں  
 کے لئے تم غلامی کی اور آئی ہوں

۱۹۱

ابن تہیاب ہوں کہ اس وقت کی اور آئی ہوں  
 لاکھ بولنا ہوں کہ اب تو ہوتا ہی نہیں  
 دست و پا ہوں کہ اب تو ہوتا ہی نہیں  
 شہر سے دل میں چھپاؤ کہ اب تو ہوتا ہی نہیں  
 کہ اب تو ہوتا ہی نہیں کہ اب تو ہوتا ہی نہیں

۱۹۲

ابن تہیاب ہوں کہ اس وقت کی اور آئی ہوں  
 لاکھ بولنا ہوں کہ اب تو ہوتا ہی نہیں  
 دست و پا ہوں کہ اب تو ہوتا ہی نہیں  
 شہر سے دل میں چھپاؤ کہ اب تو ہوتا ہی نہیں  
 کہ اب تو ہوتا ہی نہیں کہ اب تو ہوتا ہی نہیں

۱۹۳

ابن تہیاب ہوں کہ اس وقت کی اور آئی ہوں  
 لاکھ بولنا ہوں کہ اب تو ہوتا ہی نہیں  
 دست و پا ہوں کہ اب تو ہوتا ہی نہیں  
 شہر سے دل میں چھپاؤ کہ اب تو ہوتا ہی نہیں  
 کہ اب تو ہوتا ہی نہیں کہ اب تو ہوتا ہی نہیں

سابقہ نو سببوں کی طرف توجہ مرکوز کیا گیا ہے۔

۱۱۱

۱۵  
جنتی بھائی خدیجہ بیگم پرنسپل ابراہیم بیگم  
دانش کو جو توت سید ذکریا علی سعید بیگم  
خفین میں شاہ اسماعیل بیگم  
اس کی سرپرست کے لئے لکھا ہے اس پر اس کے

۱۷۱  
 فوج اعدائین گھر میں تو ہشتاد ہزار  
 اور کرائے میں کم از کم دو لاکھ تین سو  
 ہزار تھی جن کی کھانہ دہی کرکھلا کر کھاتے  
 تھے۔ اسی وقت میں بھی اس وقت میں  
 کچھ اور بھی لکھنا چاہتا تھا مگر  
 اس وقت میں اس وقت میں اس وقت میں

علاء

چلے اس صف کی طرف اُس کو لپٹ مارا  
 زدیج آتا جو نہ تھا اس کو لپٹ کے مارا  
 در سے بھی کوئی بچا گا تو چھپ چکا مارا  
 صف کی صف لوٹ گئی باطن جو مٹ کے مارا  
 خون دین د خون سے آرا تا کہ کفار میں  
 قاتل بن خلیفہ جاوید اور تھوکر مارا

علاء

کسی بیکار کو لکھا سر کدھر جاتا ہے  
 جو بیایا ہی کہین موت سے ڈرتا ہے  
 تن کا کوئی پیش نہ کھپے کی خبر جاتا ہے  
 اور حسین علیہ السلام کی نظر جاتا ہے  
 جہانگیر سے تو سب کو نہ چھپا سکا جاتا ہے  
 جبکہ کی نظر نہ چھپا سکا جاتا ہے

علاء

کوئی تیروچ اٹھا اس کی نان کو کٹا  
 کی اگر بات کسی نے تو زبان کو کٹا  
 ڈرتے ڈرتے ہوا ادخا تو نشان کو کٹا  
 چھوڑ ڈالتے نہ کوئی تیرو کمان کو کٹا  
 وہ بھی گھبرا گئے اس تیغ نے دین کو کٹا  
 اس نے گویا ملک الموت کے بھی کٹا

علاء

گئے اس صف کی طرف شاہ بھی اس صف پر  
 اس شکار کو زخمی کیا لی اس کی خبر آئے ادھر  
 اور طرف پہنچے بھی اقلہ بھی پر اک باقی  
 معہ رت چار ہوا جا پر اس کی خبر آئے ادھر  
 اس طرح کر دیئے بین ظالموں کے سر کٹے  
 نظر آئے ہیں یہاں امت زمین پر کٹے



۵۱۲

فوج بن غل کر آیا غضب نے دو  
 رخ ہوئی نہیں کر شش فوج میں بیوہ  
 شہر مولوں کی سوا فوج یہ فوج نمود  
 ان کے نزدیک تو لشکر کی پہچان نہ بود  
 ان سے کی جنگ مضطر ہوئے تیار  
 غنیمت غنیمت میں قہار کے عیاں ہو

۵۱۳

فوج طاری آگے ہویش میں اعدا بالکل  
 ہے قہر کی صدا اور نہ آزداری دل  
 صیغہ کرتا ہو فوج میں جو پیش و دل  
 فوج رو بہ میں ہیں متوجہ جاگ کما  
 عورت ہوئے تھے جدا آج وہ سب چھوڑے  
 کب ہیں قہر میں کہ سب پیچھے چلے گئے

۵۱۴

کتنی سیدائیں بھانگی گئیے ان نعم زکرم  
 کہ سحر شوقی ہے نہ ہے شکر شاہ میں سلطان ام  
 روئے ہو کر اور شاہ میں سلطان ام  
 دھوکے میں نہ ہو کر بہت پس کی تھی تار  
 دھوکے میں نہ ہو کر بہت پس کی تھی تار  
 دھوکے میں نہ ہو کر بہت پس کی تھی تار

۵۱۵

دل میں رہ رہ کے خیال آتے ہیں کیا کیا  
 مہینے کے ہیں کبھی تو ہیں شاہ والا  
 اور بھی نہ رہو آگیا گویا غصا  
 دھیان آیا کہ غمزدار تھا چھوٹ گئے  
 حق کو دنیا میں اب نام و قہر چھوٹ گئے

۱۲۱

آئینِ بدلتی کبھی کہتے ہیں شائستہ نہیں  
سب عزیز و رفقا مر گئے ہم میں غمگین  
کہن اب اپا کی کہنے خون کی الودہ جبین  
خیر جم شکر معبود تہ تیغ ادا کرتے ہیں  
دعوتِ مطلق کا جو جو اداس کو درخشاں کرتے ہیں

۱۲۲

فانک عین کا مزارِ بعد علی اکبر کے  
زندہ درگزر کیا تجھ کو بخون نے مر کے  
میرا ہاتھوں پر لگا میرا علی صغر کے  
جیسے جو بھٹے ایک لڑکے بہت دیر کے  
میرا کنبہ لکھنے تھا یہ مہینہ کیسا  
موت منتظر ہوئی تو کبھی جھپٹ گیا کیسا

۱۲۳

زخمِ چن چن بہ لاکھوں نہیں تجھ کو ایذا  
جان جانے کا بھی تو فوٹے نہیں وصل  
بہانی زخمِ جو میں ان کی ہر تکلیف سوا  
ایک دل میں مرا میں دافع بہتر کرب  
یہی میں پہلے جا کر میرا ہر کرب  
ایک ایسا خون دافع عزیزین کہتے ہیں کہ

۱۲۴

کچھ دشمن تو سہا دینا اور ان کے کانفرنس  
دشمنی کا جو یہ بید نہیں نہ ظاہر انفرنس  
میرا یہ سستوں کے کاٹ لے سہا انفرنس  
کچھ یہ کچھ مجھ پر جیسی بن مظاہر انفرنس  
کس طرح چھوٹ کے ان کے گھر انفرنس  
دشمنوں کے کچھ لکھنے پر انفرنس انفرنس



۵۱۳۱

دیکھ کر مہر کی جانب بھی گئے تھے مگر امام  
ہم زبانی نہیں کہتے تھے کہ وہ دن ہو گا تمام  
جب یہ دیکھا کہ بہت دور نہیں ہے بلکہ آگے  
موجود ہے اور اس پر کیا کہ لا کھڑے آگے  
میں نے بھی کیا کہ میں شیشہ شکر اور  
میں نے بھی کیا کہ میں شیشہ شکر اور

۵۱۳۲

جب یہ دیکھا کہ وہ دن امام زکیا  
مستعد ہیں یہ سب کے سب گمراہ  
مگر یہ دیکھا کہ وہ دن امام زکیا  
مستعد ہیں یہ سب کے سب گمراہ  
مگر یہ دیکھا کہ وہ دن امام زکیا  
مستعد ہیں یہ سب کے سب گمراہ

۵۱۳۵

خون اڑا دیں کہ قاتل کی ہوتی انسانی  
صبر میں زخم آ رہے ہیں یہی نادانی  
ایک طرف نہ دیکھی یہی نادانی  
خون اڑا دیں کہ قاتل کی ہوتی انسانی

۵۱۳۶

نزدکین اہل خلیفہ میں شاہ مظالم  
میں یہاں سے کہہ دو چار طرف ہو یہ شرم  
کہتا ہے کہ یہاں سے کہہ دو چار طرف  
نزدکین اہل خلیفہ میں شاہ مظالم

۱۲۷  
 اس طرح جو بدتمیازی جو میدانِ قریب  
 قریب کین سن لے کر ہم نے اپنے قریب  
 کشتے اپنے کین کی دیاسی کسی شاہِ غریب  
 غم دل ہو رہی ہیں اور نہ اپنے اظہار کرد  
 تھے نہ اپنے اہلِ محرم

۱۲۷  
میں کتنا کہ مجھے شوق ہے کہ وہ مجھ پر  
ترک ہو جائیں شوق کی یہ کیفیتیں مجھ پر  
صنف بڑھتی ہے کہ ماحول ہوا ہے اب اس  
جاہلی کی مانند اس کا دل کا منہ میرا  
یہ ہے کہ میں اس کا دل کا منہ میرا

**۱۳۷**

دردِ گریزین مرغی غم اور نہ ہو نیکو کوئی  
جاکے عمارت سے تم میں جو اتنا کوئی  
فک ہے آج جو کچھ اور مرا علم نہ ہے  
تا وطن جب پہنچ جائیں گی یہ سب ہم رہا

مختصر جواب تو بیان کی نہیں چھین چلائی  
گزرا کر پڑا ہوا لکھا غیر ہوائی چلائی  
آئے بالائے زمین آئی یہ آرزو تھی  
آستین میں جس کے آگے کسی زمانہ آئے  
جہ

۱۲۱  
 جب کہ گھوڑے کی بالائے زمین ہ عرب سبب  
 ہوا دنیا کا عجیب حال بڑھو چوچ سبب  
 نہ کہ اسے زمین پہنچنے کی غم سبب  
 کہ وہ دنیا میں اپنی غیبی تحریر سبب  
 کب فقط احرار کا جان حزن کھوتے ہیں  
 عرش نظر ابراہیم کا ان فلک سے ہیں

۱۲۲  
 نہ کہ میں خاک غم میں شمشادہ میں  
 بنیں طبعی تعین کہ گھر سے ہوئے تھے زمین  
 شاہ سیاح سے جو تھے کھوکھلے زمین  
 قریب ہی جب ہوئی تیاب بہن زمین  
 پردہ کیا خیر ہی سے متقدم چادر آری  
 غم ہوا ایسا کہ بس غم کے باہر آری

۱۲۳  
 کہ بھائی کبھی اتنی غم نہ زمین کہین  
 کہ بھائی کبھی اتنی غم نہ زمین کہین  
 کہ بھائی کبھی اتنی غم نہ زمین کہین  
 کہ بھائی کبھی اتنی غم نہ زمین کہین  
 کہ بھائی کبھی اتنی غم نہ زمین کہین  
 کہ بھائی کبھی اتنی غم نہ زمین کہین

۱۲۴  
 کیا دن کے بھائی میں کینا دن  
 دل کو مضطر سے کس طرح سے اب بھائی دن  
 بھائی اس کی تو یہ بہتر کہ میں مر جاؤں  
 ذرا آواز تو دید میں کہ مر جاؤں  
 میں نہ ہو چوچ کی گلا شاہ کا کٹ جاؤں  
 غم چاہیہ کہ یہ کچھ مر چاہیہ

۱۴۵  
 ناگمان غوغا سے نزدیک ہو چکی نظر  
 زوڑتی پھرتی تھی ہر ایک طرف شہسوار  
 پوچھتی اک فکر کی جانب کو تو زیب کی نظر  
 دیکھتی ہوئی میں یہی پتہ نہیں شہسوار  
 ریت جاتی ہوئی زخموں میں پھری جاتی تھی

۱۴۶  
 اچھی پوچھتی تھیں نزدیک شہسوار  
 ناگمان سے کب تک رہتا تھا  
 بار بار پوچھتی تھیں وہ اہل غبار  
 دیکھ کر منہ کو دل زیب تنیاب آیا  
 پیسے کی قدر ہو یا بدوہ سیراب آیا

۱۴۷  
 اہل سب سے بڑا رکھا تو کیا رہا زیب  
 اور تم کا یہ کیا رہا تو کیا رہا زیب  
 میں نے دیکھا ہی ان کے ہاتھوں میں کہ غضب  
 اسی سے بد کیا کرتے تھے سلطان عرب  
 خود بھی سینہ فزا کر جین بولتے تھے  
 گلا منہ گلا گلا گلا جین بولتے تھے

۱۴۸  
 اور تم لگا رہے مانی نہ نفیحت افستوں  
 نہ ہی زیب ناشانی منست افستوں  
 ترک احمد سے تھی ظالم کو عداوت افستوں  
 جب پھر بھی جاتی تھی اک سروافستوں  
 شہسوار زیب ناشاد گلا دھرتی تھی

۱۲۹

بہ غضب کہنے لگا خلق امام ابراہیم  
اور پیرائے لگا خیر وہ لعین و مکار  
بہ غضب کہنے لگا اور چھپی تھی بھڑار  
اسے خوف غضب حق نہ کیا ظالم نے  
فرز زندی کاٹ لیا ظالم نے

۱۳۰

بہ کٹ گئی تین سو شانستہ دین  
شمر کے پیرائے لگا تھی کی زین  
ہوا زار یک جان آندھیاں سرورین  
رو کے ہر مریض تھے جو مدارج امین  
نیکیا امت احمدیے مدار ہے  
پیر کے امت احمدیے فرزند کو مارا ہے

۱۳۱

بہ شہید ابھی بیان کر رہا ہوں  
سب بے بین ہو گئی تھی کوہین دنیا کی خبر  
فہم مارے رک ایک کہ ہے شہد کی غایت کا اثر  
توہ کی کیا خبر ہے شہد کی غایت کا اثر  
بھولے لوں سے دامن امید ترا بھر گئے  
نام مداروں کے دفتر میں رقم کریں گے

۱۳۲

جو اٹھتی تھی طرے بیان کی تھی  
ہر اک پہ پورا تھی عجیب بیان ہے میری  
ناما تھی سے رشید آگاہ ہیں سب میری  
ان کا جو زبان تھی وہ زبان کی میری  
جو حال کی میرا سب پہ پوچھ جالی ہے  
آلام سوا بین دل کی پامالی ہے  
ساری قوت رشید کے ساتھ گئی  
ہائیں بین دل کی جا جالی ہے

## مختصر فقہ کتب موجودہ نور الاسلام پر بس باغ میر عشق لکھنؤ

### حاصل شریف لاکھٹا قویذی

عرض پن لکھ طول سوانح - وزن مشکل ماشہ خوشنا  
خوبصورت اعرابی - بچوں کے گارڈ میں لکھی گئی  
حلاوہ ڈیمبر ۱۰۱ مع ڈیمبر چاندی - ۱۰۱

### آیات محکمات

بڑے بھائی نواب حسن الملائکے رد شیعہ میں آیات دینا  
لکھی، چھوٹے بھائی مولوی سید حیر حسن صاحب نے لکھا  
جواب نیامت ادب رہنمائی کے عام فہم اردو میں دیا  
ہو اور جواب دیا ہو فلسفہ سچا تر بہترین چھپائی  
اور لکھائی جلد اول  
جلد دوم حصہ اول ص ۱۰۱

### تاریخ احمدی

بی نسبت مصروف طبع رہتا

بہلوی لکھتے ہیں کہ

ماہی احمدی لفظ خانہ دار نواب احمد حسین صاحب  
ذائقہ قطعی برائے زبان بالائے قیام لکھی - اس میں  
شان کی کوئی تاریخ آج تک دو زبان میں نہیں لکھی  
آئندہ جلد سے لکھ جائیگا کہ آئندہ جلد سے لکھ جائیگا

تاریخ کے تمام سہولتیں ان اوقات کو نہایت مختصر اور  
انداز سے لکھی گئی ہیں جس سے بڑی خوبی اس کتاب میں ہے  
کہ ہر ذائقہ کا حال مستر اور مستند کتابت و ادب کے  
دماغ پر اور اصل عبارتیں ان کتابوں کی حاشیہ پر درج  
کردی ہیں یا ایک ہی نثری اور عظیم انسان کو پیش  
کرنا تاریخ احمدی کا ترجمہ والا اہل ادب کی تمام مشہور  
کتاب کتب و تاریخ و احادیث سے واقف ہو جائے گا اور  
اس کا نام سے تاریخ احمدی کو خلاصہ انوار لکھنا چاہیے  
یا تاریخوں کا انسائیکلو پیڈیا۔

نواب صاحب نے اس تاریخ میں ہر ذائقہ نشان  
کامیابی سے قائم رکھا ہے میرے خیال میں آئندہ جلد  
اسلامی تاریخ کے بدل مضامین لکھے جائیں گے ان کے لئے  
تاریخ احمدی ایک تہراخذ ثابت ہوگی۔

قیمت ... صرف ... چار روپیہ

### سہرا ماست کے بارہ ورج

اس کتاب میں ائمہ شیعہ علیہم السلام کی امامت  
پر بحث پیش رفتی والی گئی ہے (مؤلفہ جناب  
نواب صاحب بریلوان) حجم ... قیمت ...

### کتاب الامۃ الخلافہ

اس کتاب میں امامت خلافت کا مفہوم من امتد  
من رسول ہوتا ثابت کیا گیا ہے (مؤلفہ جناب  
نواب صاحب بریلوان) قیمت ...

مطبع نور الاسلام رکاب لکھ باغ میر عشق لکھنؤ

## اُسوة الرسول

جناب خان بہادر مولوی سید اولاد حید صاحب حقیق  
بلگرامی کے ضد بگڑ قلم سے ہ جلون میں ہے  
علامہ شبلی نے سیرۃ النبی میں جن باتوں پر پردہ ڈالا ہے  
میں نے صنعت نے ان کو کافی ہموار سے اُچھ کر دکھایا ہے  
اسی شرت و لبط سے کھڑکڑی بڑی بڑی بیچ جلدیں  
ہوئی ہیں۔ پہلی دوسری جلدیں چھپتے ہی فروخت  
ہو گئیں۔ تیسری کو چند جلدیں باقی ہیں چارم و خبسم

کی صرف چند جلدیں باقی ہیں  
اُسوة الرسول جلد دوم  
جلد چارم  
جلد خبسم

شہید اسلام سوانح عمری جناب سید الشہداء مولانا  
جناب مولوی سید محمد ہارون صاحب قبلہ مرحوم کا غز  
سفید چمکا عمر  
اک کالم سوانح عمری جناب امام موسیٰ کاظمؑ پر بھیج جناب  
مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ صدر الافاضل کا غز  
سفید عمر

مظہیر مہ کر بلا جناب زینب صلوات اللہ علیہا کی  
مکمل سوانح عمری مع واقعات کر بلا کا غز چمکا سفید  
سوانح عمری حضرت سلیمان فارسی  
سوانح عمری ابو ذر غفاری رضا

## سوانح آل ہاشم

حضرت عبد مناف سے لیکر احقام دور عباسیہ تک  
کھٹوں میں صدیوں کے حالات ہیں، زمانہ کے مورخ  
جو دریا بہا گئے ہیں وہ مولف نے سمیٹ کر کوڑا  
بھرنے ہیں قیمت صرف ۱۲

## فاروق اعظم

حضرت عمر کی سوانح عمری ہے نہایت مہذب لہجہ  
مع اثبات کے صحیح واقعات ہیں۔ ہر فرقہ خوشی سے  
دیکھ سکتا ہے قیمت صرف ۸

## اصلاح المراسم

نقصان بیان مرسم اور حکم خیر عطاء کی اصلاح ہے  
گھر گھر رہنے کے قابل ہے بلا قیمت  
ان کتابوں میں کھنڈ کی سند زبان اور کھالی اردو کا خاص  
المصنف و اطراف اور خانہ جو عبارت دلکش ہو چوٹ ہو  
تقریب میں واقعات کی تفصیل، حقیقت کا اظہار، حالات  
کی تصریح کا درون کا مزہ۔ اور مزہ کی توجہ۔ طرازی باج  
شوقی سامنے کی لفظوں میں دور کی بات ہو۔ ہر بات توجہ کی  
محلج ہے دیکھنے کے لائق کتاب ہیں۔

سفر نامہ قسطنطنیہ و عراق و ایران  
از جناب سید بن عکری صاحب دینی کلکٹر۔ سلیق  
ترجمان فضل خانہ بغداد و مدرسہ اسلامیہ شین و بنیامند  
ہم احوام جناب مولانا سید بن حسن صاحب جمہور  
فتان آراء جناب مولانا سید بن حسن صاحب جمہور

ملنے کا پتہ: مطبع نور الاسلام کابلین باغ میہر شوق کھنڈ





CALL No. { ۸۹۱۶۲۳۱ } ACC. No. ۱۱۱۵  
 AUTHOR ریسہ  
 TITLE خانہٴ فکر بلوستان ریسہ

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME  
 OF ISSUE



## MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

### RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

